يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا
وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا

بشیر کہیئے، نذیر کہیئے انہیں سراج منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلام ربی! وہ میرے آقا کی زندگی ہے

شمائل و معمولاتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
اسسٹنٹ رجسٹرار (ر) جامعہ پنجاب، لاہور

بزمِ جمیل
سمن آباد، لاہور

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا
وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیۡرًا

بشیر کہیئے ' نذیر کہیئے انہیں سراج منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلام ربی ! وہ میرے آقا کی زندگی ہے

شمائل و معمولات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

اسسٹنٹ رجسٹرار (ر) جامعہ پنجاب لاہور

بزم جمیل، سمن آباد، لاہور

Marfat.com

110989

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

حقوق اشاعت محفوظ بحق مؤلف واولاد

زیر ظل عنایت : پیر طریقت ولی نعمت فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

نام کتاب : شمائل ومعمولات مصطفیٰ ﷺ

مؤلف : ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

نظر ثانی : محمد یٰسین قصوری نقشبندی

پروف ریڈنگ : محمد یٰسین قصوری نقشبندی

باراول : صفر المظفر 1428ھ ،مارچ 2007ء

تعداد : 500

صفحات : 128

پریس : اقرار خاں پرنٹرز بندر روڈ، لاہور

بک بائینڈر : محمد اصغر، مکان نمبر 11، محمدیہ سٹریٹ نمبر 20 ملک پارک، لاہور

ملنے کا پتہ : (1) دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیر ربانی، 5 اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ، نزد دربار داتا گنج بخش، لاہور فون:042-7313356/7225144

(2) ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نذ جچہ بچہ ہیلتھ سنٹر بالمقابل M-47 گلبرگ III لاہور موبائل نمبر 0300/4355778 گھر کا نمبر 042/5010308

(3) حاجی افتخار الحق مغل، فون: 042/7584030

(لاہور، پی۔سی۔او) مین بازار چاہ جموں والا نیو سمن آباد لاہور۔

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	انتساب	7
2	دیباچہ	8
3	تعارف مؤلف	10
4	مختر شخصیت	16
5	حمد باری تعالیٰ	20
6	نعت رسول مقبول ﷺ	21
7	شجرۂ نسب نبوی ﷺ	22
8	حلیہ مبارک	23
9	روئے مبارک	24
10	چشمان اقدس	25
11	ابرو مبارک	26
12	بینی مبارک	26
13	پیشانی مبارک	27
14	گوش مبارک	27
15	دہن اقدس اور لعاب مبارک	27
16	زبان مبارک	28
17	آواز مبارک	29
18	خندہ و گریہ مبارک	29
19	سر مبارک	30
20	گردن مبارک	31
21	ہاتھ اور بازو مبارک	31
22	سینہ و قلب مبارک	31
23	شکم اطہر	31
24	پشت مبارک	32
25	پاؤں مبارک	32
26	جسم بے سایہ اور قد مبارک	33
27	رنگ مبارک	33
28	بدن مبارک و بوئے خوش	33
29	موئے مبارک	35
30	عائلی زندگی	36
31	نکاح	36
32	براتیوں کو کھانا کھلانا	37
33	ولیمہ کرنا	37
34	عقیقہ کرنا	37
35	ختنے کرنا	38
36	اولاد سے محبت کرنا	39
37	بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا	39
38	اعزہ و اقارب سے حسن سلوک کرنا	40
39	مہمان نوازی کرنا	41
40	خوشی و غمی میں شرکت کرنا	41
41	معاشرتی تعلقات و صلہ رحمی	42
42	تیمارداری کرنا	42
43	ماتحتوں سے حسن سلوک	43
44	زیارت قبور اور فاتحہ خوانی کرنا	43
45	عورتوں کو وعظ و تبلیغ کرنا	44
46	خواتین کو کسب معاش کی اجازت	44
47	خواتین کی تبلیغی خدمات	45
48	خواتین کو مزارات پر جانے کی ممانعت	47
49	پردہ کی اہمیت	47
50	آداب لباس	48
51	سفید لباس کا استعمال	48
52	ریشمی کپڑے استعمال کی ممانعت	48

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
53	عمامہ سے نماز کی فضیلت	48	79	کھانے کا عیب ظاہر نہ کرنا	58
54	ٹوپی اور عمامہ کا اکٹھا استعمال	49	80	دوسروں کو کھانے میں شریک کرنا	58
55	قمیض کا استعمال	49	81	کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا	59
56	تہبند کا استعمال	49	82	برتن کو صاف کرنا	59
57	شلوار کا استعمال	50	83	مٹی کے پیالے میں کھانا	59
58	عبا و شیروانی کا استعمال	50	**84**	**مشروبات کے آداب**	60
59	لباس پہننے کا سنت طریقہ	50	85	تین سانس میں پینا	60
60	فرنگی تہذیب سے نفرت	51	86	مشک، ہینڈ پمپ، نلکے یا گھڑے کو منہ لگا	
61	موزوں کا استعمال	51		کر پانی پینے کی ممانعت	60
62	نعلین شریف کا استعمال	52	87	کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت	61
63	جوتا پہننے کا سنت طریقہ	52	88	زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا	61
64	سادہ بچھونے کا استعمال	52	89	وضو کا پانی کھڑے ہو کر پینا	61
65	**کھانے کے آداب**	53	90	سونے چاندی کے برتن کے استعمال کی	
66	کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا	53		ممانعت	62
67	دستر خوان پر کھانا	53	91	دائیں طرف سے شروع کرنا	62
68	بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا	54	92	پیتے وقت برتن میں سانس لینے کی ممانعت	63
69	اپنے سامنے سے کھانا	54	93	میٹھا اور ٹھنڈا مشروب استعمال کرنا	63
70	یک زانو بیٹھ کر کھانا	55	94	دودھ استعمال کرنا	63
71	جوتے اتار کر کھانا	55	**95**	**طب وطبابت**	64
72	روٹی کے ٹکڑے کھانا	55	96	طب کی تعلیم	64
73	مل بیٹھ کر کھانا	55	97	علاج معالجہ کرنا	64
74	سر ڈھانپ کر کھانا	56	98	دعا کرنا	65
75	انگلیوں کو چاٹنا	56	99	صدقہ وخیرات کرنا	65
76	کھانے کے بعد دعا کرنا	56	100	شہد سے علاج کرنا	65
77	کم کھانا	57	101	کلونجی سے علاج	66
78	کلی کرنا	58	**102**	آداب مسجد	**67**

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
103	تعمیر مسجد	67
104	مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ	67
105	مسجد سے باہر آنے کا طریقہ	68
106	مسجد کی نگرانی وصفائی	68
107	مسجد میں دوڑنے کی ممانعت	69
108	مسجد میں آواز بلند کرنے کی ممانعت	69
109	بیت الخلاء کا طریقہ	70
110	گھر میں داخل ہونے کا طریقہ	70
111	**آداب عبادت وریاضت**	**71**
112	امامت کی خدمات انجام دینا	71
113	وضو کرنا	71
114	مسواک کا استعمال کرنا	71
115	نماز کی اہمیت وفضیلت	72
116	نماز پنجگانہ	73
117	نماز فجر	73
118	نماز ظہر	74
119	نماز عصر	74
120	نماز مغرب	75
121	نماز عشاء	75
122	باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت	75
123	حالت نماز میں سر ڈھانپنا	75
124	نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت	76
125	بدبودار اشیاء کے استعمال سے احتراز	76
126	نماز کے بعد دعا مانگنا	77
127	نماز کیلئے صف بندی	78
128	نماز کیلئے صف بندی کی ترتیب	79
129	**حج بیت اللہ**	**80**
130	**آداب جمعۃ المبارک**	81
131	نماز جمعہ کی ابتداء	81
132	نماز جمعہ کی اہمیت وفضیلت	82
133	اصول شریعت کو اپنانا	85
134	غسل کرنا	86
135	صاف ستھرے کپڑے استعمال کرنا	86
136	خوشبو کا استعمال	86
137	تیل کا استعمال	87
138	چار رکعت سنت قبل نماز جمعہ	87
139	دو آدمیوں کے درمیان گھسنے کی ممانعت	87
140	عصا پر قیام کی حالت میں خطبہ دینا	88
141	دو زانو بیٹھنا	88
142	خطبہ توجہ سے سننا	88
143	دوران خطبہ گفتگو کی ممانعت	89
144	نماز ظہر اور نماز جمعہ دونوں کو ادا کرنا	89
145	نماز جمعہ کے بعد دعا کرنا	90
146	مصافحہ ومعانقہ کرنا	91
147	دوسرے کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت	91
148	**نفلی عبادات**	**92**
149	درس قرآن کا اہتمام کرنا	92
150	نماز تہجد	92
151	نماز اشراق	93
152	نماز چاشت	94
153	نماز اوابین	94
154	صلوۃ اللیل	94

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
155	صلوٰۃ التسبیح	95
156	نفلی روزے	96
157	نماز تراویح	96
158	اسمائے حسنیٰ کا ذکر کرنا	97
159	درود شریف کا ہدیہ پیش کرنا	97
160	بسم اللہ شریف کی کثرت کا وظیفہ	98
161	مراقبہ	99
162	قیولہ	100
163	دعا مانگنا	100
164	محفل ذکر کا انعقاد	101
165	وعظ کے لیے دن مقرر	102
166	اہل ایمان کو ایصال ثواب	103
167	اشاعت دین	104
168	جنازے مین شمولیت کرنا	104
169	سجدہ تعظیمی کی ممانعت	105
170	درس گاہ کا قیام	106
171	دینی تقریبات و محافل کا اہتمام کرنا	107
172	غیر شرعی تقریبات و محافل سے اجتناب	107
173	شمائل	108
174	حیاء	108
175	تنہا پسندی و تخلیہ	108
176	فضیلت علم و علماء	109
177	کتابت کتاب و سنت	109
178	مزدوری کرنا	110
179	سخاوت و فیاضی	110
180	شفقت و محبت	111
181	غریبوں کی معاونت	111
182	اہل مجلس سے یکساں برتاؤ	111
183	حاجت برآری	112
184	سیر و سیاحت	112
185	حُسنِ اخلاق	113
186	سادگی و میانہ روی	115
187	جاہ جلال نبوی ﷺ	116
188	حق گوئی و بے باکی	117
189	توکل وللھیت	117
190	انصاف پسندی و صلح جوئی	119
191	تحمل و بردباری	119
192	عیب جوئی کی ممانعت	120
193	نیک کام کی راہنمائی کرنا	120
194	ذوق خودکاری	121
195	سلام کہنے میں سبقت کرنا	121
196	ہجرت کرنا	121
197	داڑھی مبارک کی اہمیت	122
198	سرمہ لگانا	124
199	بالوں میں کنگھی کرنا	125
200	تبسم	125
201	شیریں گفتگو	125
202	مزاح کرنا	126
203	عقیدۂ ختم نبوت تمام علوم کا جامع	126
204	عقیدۂ ختم نبوت تمام مقاصد کی تکمیل کا سبب	127
205	آج کا عالم اسلام	128

Marfat.com

انتساب

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ صاحبزادہ
حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں
شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)

کے نام

بصد ادب و اخلاص و احترام

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

Marfat.com

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ ط

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

میں کیا اور میری اوقات کیا؟ کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فضائل بیان کروں، یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہی ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے فیوض و برکات سے مجھے کچھ تحریر کرنے کی ہمت اور توفیق بخشی۔ بچپن میں حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کو بحیثیت آئینہ سنت مصطفیٰ ﷺ دیکھا اور پھر اپنے پیر طریقت، رہبر شریعت الحاج صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی' سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کو اتباع سنت کی پابندی کرتے ہوئے دیکھا تو دل میں ولولہ پیدا ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی پیاری پیاری سنتیں لوگوں تک پہنچائی جائیں۔ یہی جذبہ مجھے تحریر کے میدان میں لے آیا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے راقم کو یہ توفیق بخشی کہ زیر نظر کتاب **"شمائل و معمولات مصطفیٰ ﷺ"** قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ راقم کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں مقبول و منظور فرمائے اور توشہ آخرت بنائے' آمین ثم آمین!

سرکار مدینہ ﷺ نے تمام شعبہ ہائے زندگی میں اپنے معمولات مبارکہ سے وہ مہک بھر دی جسکی نظیر نہیں ملتی۔ ممکن ہے صفحہ ہستی میں انمٹ نقوش چھوڑنے والوں کی تعداد ناقابل شمار ہو مگر نقوش ہائے سرکار مدینہ ﷺ کا جواب نہیں۔ قدم قدم پر مینارہ نور ہیں جن سے روزمرہ زندگی منور ہوتی ہے اور صراط مستقیم کی وہ کرن پھوٹتی ہے جس پر چل کر نہ صرف دامنوں کو مہکایا جا سکتا ہے بلکہ اس جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھ پاتے ہیں جن کا مقصود و مطلوب والضحیٰ چہرہ اور واللیل زلفین ہیں۔

Marfat.com

نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی زندگی مبارکہ تشنہ لبوں اور عشاق دونوں کیلئے یکساں تاثیر کی حامل ہے۔ آپ کے روزمرہ کے مشاغل دونوں کی اصلاح احوال کے لیے ہیں اور نہ صرف مسلم امہ کے لیے بلکہ غیر مسلم اقوام بھی ان جواہر ریزوں کی تعریف وتوصیف کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔

حضور ﷺ کی ذات والا صفات کائنات کی درجہ بندی میں بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ہے اور آج کل کے لیے نہیں بلکہ تاقیامت واجب التقلید ہیں جبکہ ان کے سوا کوئی ہستی بھی دائمی تقلید کے قابل نہیں سمجھی گئی، مگر وجہ کائنات کی تقلید نہ صرف باعث فخر ہے بلکہ ان کی غلامی میں ہی آزادی کا حقیقی تصور مضمر ہے، علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اس کتاب کی تیاری کے دوران 14۔فروری 2007ء کو ایک حادثہ کے دوران میری بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی تو کتاب کو مکمل کرنے میں میرے بیٹے محمد اویس ندیم بھٹی نے میری معاونت کی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا کی دولت سے نوازے آمین! ثم آمین! محمد یٰسین قصوری نقشبندی نے اس کتاب کی تیاری میں میری علمی معاونت فرمائی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور مجھ ناچیز کی یہ کاوش اپنی بارگاہ میں مقبول ومنظور فرمائے۔ آمین! ثم آمین۔

احقر: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی عفی عنہ

حال مقیم زچہ بچہ ہیلتھ سنٹر بھابڑہ،

بالمقابل M-47 گلبرگ III، لاہور

موبائل: 0300/4355778

محررہ: ہفتہ 13۔ صفر المظفر 1428 ہجری

13۔ مارچ 2007ء

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارفِ مؤلف

دورِ حاضر میں کچھ خوش قسمت شخصیات ایسی بھی ہیں جن کے وقت اور عمل میں اللہ تعالیٰ نے برکتیں رکھی ہیں۔ ان کا وقت رضائے الٰہی، خوشنودی مصطفیٰ ﷺ اور اشاعت دین کے لیے صرف ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی ہیں۔

جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری بروز بدھوار 1945ء میں گاؤں ''قلعہ غوث'' ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ والدین نے ''نذیر احمد'' نام تجویز کیا۔ آپ نو (9) بہن بھائی ہیں جن میں سے چھ بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ دوسرے بھائیوں کے نام یہ ہیں (1) عمر دین مرحوم (2) محمد اسحاق مرحوم (3) محمد اسماعیل (4) محمد حنیف (5) بشیر احمد مرحوم اور ڈاکٹر صاحب سب سے چھوٹے ہیں۔ بہنوں کے نام یہ ہیں: (1) فاطمہ بی بی (2) عمر بی بی (3) حاجراں بی بی۔ والد گرامی کا نام حسن الدین تھا اور مختصر شجرہ نسب یوں ہے: حسن الدین بن احمد دین بن نبی بخش بن کریم بخش بن محمد اسحاق رحمھم اللہ تعالیٰ۔

جناب ڈاکٹر صاحب تقریباً پانچ سال کے تھے کہ والد گرامی کا وصال ہو گیا۔ والدہ صاحبہ کی زیر شفقت و نگرانی قرآن پاک سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ پرائمری تک تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول تر ڈیوالی ضلع شیخوپورہ، نزد شرقپور شریف میں حاصل کی۔ 1964ء میں گورنمنٹ پائیلٹ ہائر سیکنڈری سکول، شرقپور شریف سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ 1966ء میں اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، لاہور سے ایف اے کا امتحان پاس کیا۔

Marfat.com

1968ء میں بی اے کا امتحان اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور سے پاس کیا۔ 1976ء میں والدہ ماجدہ انتقال فرما گئیں مگر ڈاکٹر صاحب نے ہمت نہ ہاری اور اپنا تعلیمی سفر جاری رکھا۔ 1978ء میں DHMS کا امتحان ہومیو پیتھک میڈیکل کالج آف پاکستان گڑھی شاہو، لاہور سے نمایاں حیثیت سے پاس کیا۔ 1982ء میں بائیو کیمک پریکٹشنرز سوسائٹی آف پاکستان کی فیلوشپ اختیار کی۔ 1984ء میں فارمیسی میں "C" Category کے طور پر رجسٹرڈ ہوئے۔ 1986ء میں ایم۔اے سیاسیات کا امتحان بطور پرائیویٹ امیدوار پاس کیا۔ 1986ء ہی میں فارمیسی میں اسسٹنٹ فارماسسٹ کا سرٹیفیکیٹ حاصل کیا۔ 1990ء میں CLS کا امتحان پنجاب لائبریری ایسوسی ایشن آف دیال سنگھ کالج، لاہور سے پاس کیا۔ 1993ء میں شیر ربانی اسلامک سنٹر، جامعہ مسجد قادریہ شیر ربانی 21۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ لاہور سے تین ماہ کا تربیتی کورس مکمل کیا۔ 1994ء میں آستانہ عالیہ شیر ربانی اسلامک سنٹر، ہجویری محلہ، نزد داتا دربار لاہور سے دوبارہ تین ماہ کا تربیتی کورس پاس کیا۔ 2000ء میں ایم اے پنجابی کا امتحان آزاد امیدوار کی حیثیت سے نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔ 2002ء میں بی اے لیول کا صحافت میں بطور ایڈیشنل مضمون پاس کیا۔ اس طرح ڈاکٹر صاحب نے 2000ء میں ڈبل ایم۔اے کر کے اپنی تعلیم مکمل کی۔ 2003ء میں آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ سمیت عمرہ کی سعادت حاصل کی، 21 جون 2003ء تا 13 جولائی 2003ء تک زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کی اور صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی مدینہ منورہ میں قائم کردہ "رباط شیر ربانی" کی زیارت کی۔ ڈاکٹر صاحب حج کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ سعادت جلد نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے ڈاکٹر صاحب کو دو بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا۔ بڑے صاحبزادے محمد سلیم کا تین سال کی عمر میں انتقال ہو گیا اور چھوٹا صاحبزادہ محمد اویس ندیم جامعہ پنجاب، لاہور میں ملازمت کر رہا ہے۔

Marfat.com

آپ کے اساتذہ میں سے چند مشہور ترین کے اسماء گرامی یہ ہیں: ماسٹر نیک محمد صاحب مرحوم آف شرقپور شریف، ماسٹر محمد دین صاحب مرحوم آف کلال، ماسٹر محمد انور قمر صاحب آف شرقپور شریف، ماسٹر محمد یوسف صاحب آف فیض پور، ماسٹر محمد انور صاحب، ماسٹر محمد عثمان صاحب، ماسٹر فقیر محمد صاحب آف بھینی نزد شرقپور شریف، ماسٹر لال دین صاحب، پروفیسر مظفر بخاری صاحب، پروفیسر محمد اختر صاحب، پرنسپل اسلامیہ ڈگری کالج سول لائنز لاہور، حضرت مولانا محمد اشرف صاحب آف قلعہ غوث، پروفیسر ضیاء المصطفیٰ قصوری صاحب۔

تحریری میدان میں متعارف کرانے والے حضرات کے نام یہ ہیں: محمد منشاء تابش قصوری آف مرید کے، قاضی ظہور احمد اختر صاحب آف پھلروان، ماسٹر محمد انور قمر صاحب آف شرقپور شریف، راقم الحروف (محمد یٰسین قصوری نقشبندی) ادارہ علم و ادب، شاہین کالونی، گلی نمبر 1، والٹن روڈ، لاہور، قدر آفاقی صاحب 306-2 ڈی ون، ٹاؤن شپ، لاہور، ماسٹر احمد علی صاحب آف موھلنوال' پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب، سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ بہاولپور و جامعہ پنجاب لاہور اور عبد السلام صاحب۔

پیر طریقت، رہبر شریعت فخر المشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی' سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیر سرپرستی ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ کی اشاعت کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس کے ممبران کے نام یہ ہیں: ماسٹر احمد علی صاحب، ابوالبقا قدر آفاقی صاحب، پروفیسر خالد بشیر صاحب، ملک محمد حیات صاحب، حافظ محمد عالم صاحب، محمد معروف احمد شرقپوری صاحب، قاضی محمد نور اللہ صاحب، صوفی اللہ رکھا صاحب اور سعید احمد صدیقی صاحب، ڈاکٹر

Marfat.com

صاحب بھی اس مشاورتی کمیٹی کے ممبر ہیں اس لئے ان حضرات سے ان کی خصوصی محبت ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے 20۔اکتوبر 1972ء کو جامعہ پنجاب لاہور میں ملازمت اختیار کی اور 9۔اکتوبر 2005ء کو 19 دن 10 ماہ اور 33 سال کی ملازمت مکمل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اسسٹنٹ رجسٹرار کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ڈاکٹر صاحب تصنیف وتالیف میں مصروف ہیں۔

راقم السطور (محمد یٰسین قصوری نقشبندی) کی یہ خوش قسمتی ہے کہ زیر نظر کتاب کا نام ''**شمائل و معمولات مصطفےٰ ﷺ**'' تجویز کیا جو ڈاکٹر صاحب نے پسند فرمایا۔ اس کتاب پر نظر ثانی اور پروف ریڈنگ کی سعادت بھی راقم کو نصیب ہوئی۔

آپ کے تین بڑے بھائی، فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے دست اقدس میں شرف بیعت حاصل کر چکے تھے۔ بڑے بھائی جناب محمد اسماعیل صاحب کی وساطت سے ڈاکٹر صاحب نے 1982ء میں حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں شرقپور شریف حاضر ہو کر شرف بیعت حاصل کیا۔ والدہ محترمہ جناب ڈاکٹر صاحب کے حق میں بہت سے دعائیں کرتی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی: ''**بیٹا آپ بذریعہ قلم کمائی ہوئی روزی کھائیں**'' اس کا مظاہرہ عملی طور پر یوں ہوا کہ پیر و مرشد حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کی زیر ادارت و زیر سرپرستی اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے ترجمان رسالہ ماہنامہ ''نور اسلام'' شرقپور شریف کو معیاری و مقبول عام بنانے کے لیے اپنی بساط کے مطابق عرصہ اکیس سال سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے ڈاکٹر

Marfat.com

صاحب کو تصنیف و تالیف کے میدان میں انقلابی خدمات انجام دینے کے لیے ہدایت و تلقین فرمائی، جس پر وہ کمر بستہ ہو گئے۔ موصوف دس کتابوں کے مصنف ہیں۔ وہ اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ تمام تصانیف اپنی جیب سے شائع کروائیں اور دو کتابوں کی تقریب رونمائی آستانہ عالیہ شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرقپور شریف میں ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تصانیف کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام عصر حاضر کے نام

2۔ انوار شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ

3۔ اسلام میں نماز کی اہمیت

4۔ شفاعت مصطفیٰ ﷺ

5۔ نماز کی اہمیت

6۔ حیات شیر ربانی، سنت نبوی ﷺ کا بہترین مرقع

7۔ درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ

8۔ پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی

9۔ حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بحیثیت آئینہ سنت مصطفیٰ ﷺ

10۔ شمائل و معمولات مصطفیٰ ﷺ

جناب ڈاکٹر صاحب کی والدہ محترمہ کو ایک عرصہ دراز سے پیٹ میں درد تھا۔ اطباء اور ڈاکٹروں سے علاج کروانے کے باوجود آرام نہ آیا۔ ایک دفعہ وہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شرقپور شریف میں حاضر ہوئیں۔ حضرت کا دم کیا ہوا پانی پیا اور لنگر کھایا جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے درد ختم کر دیا۔

Marfat.com

زیرِ نظر کتاب ''شمائل و معمولات مصطفےٰ ﷺ'' میں ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے تمام مندرجات کو شواہد اور دلائل کی روشنی میں پرکھ کر لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کی تالیف و ترتیب میں انہوں نے نہایت عرق ریزی اور محنت سے کام کیا ہے۔ کاوش مؤلف قابل ستائش ہے۔ امید ہے کہ وہ مزید جواہر ریزوں سے مستفید فرماتے رہیں گے۔ آئینہ سیرت مقدس پیشِ نظر رہے تو طالبان راہِ حق کو بھٹکنے کا احتمال نہیں رہتا۔ یہی آئینہ مؤلف نے پیش کیا ہے کہ ہر خاص و عام بھی اس سے مستفیض ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے' اجرِ عظیم سے نوازے اور مسلمانوں کے لئے نافع و مفید بنائے۔ آمین ثُم آمین۔

خاک درِ شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد یٰسین قصوری نقشبندی

ادارہ علم و ادب E-35/k' شاہین کالونی'

والٹن روڈ، لاہور

12۔ ربیع الاول 1428ھ

فون : 0300-4455710

Marfat.com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

مُخیّر شخصیت

جناب حاجی افتخار الحق مغل صاحب

حاجی افتخار الحق صاحب کا ایک شریف خاندان سے تعلق ہے اور دین اسلام، حضور ﷺ اور اولیاء اللہ سے ان کو دلی محبت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ سے دِلی لگاؤ کی وجہ سے مزارات پر حاضری ان کا معمول ہے۔ اپنی والدہ مرحومہ مغفورہ کی ہدایت کے مطابق حضرت شاہ عنایت ولی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری ان کا معمول ہے۔ اس طرح ان کو حضرت شاہ عنایت ولی رحمۃ اللہ علیہ سے اویسی نسبت ہے۔ اُن کے مزار پر جا کر جو بھی دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے پوری کرتا ہے۔ اپنی والدہ مرحومہ مغفورہ کی نصیحت کی روشنی میں راستے میں ہر آنے والی مسجد میں حسبِ توفیق چندہ ڈالتے ہیں۔ خفیہ اور ظاہرہ غربا، مساکین اور بیواؤں کی مدد فرماتے ہیں۔ کئی بیواؤں کا ماہانہ مقرر کر رکھا ہے۔ محلّہ کی مسجد میں باقاعدگی سے چندہ دیتے ہیں۔

حاجی صاحب کی والدہ مسماۃ ریشم بی بی مرحومہ مغفورہ کا غربا و مساکین کی مدد کرنا معمول تھا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا اُن کا شیوہ تھا۔ اُن کا دستر خوان بڑا وسیع تھا۔ ہر آنے والے سوالی کا سوال پورا کیا جاتا تھا۔ سخاوت کرنا اُن کا طرۂ امتیاز تھا۔ ہر ماہ دو دیگیں چاول پکوا کر تقسیم کرتی تھیں اور حضرت شاہ عنایت ولی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ایصالِ ثواب کرتی تھیں۔

حاجی صاحب کی والدہ مرحومہ مغفورہ کی موت کی داستان بھی قابلِ رشک ہے۔ خالقِ حقیقی سے ملنے سے کچھ عرصہ پہلے بیمار ہو کر بستر مرگ پر پڑ گئیں۔ یہ قانون قدرت ہے کہ ہر آنے والے کو واپس جانا ہے۔ 5۔ دسمبر 1996ء کو بروز جمعرات صبح گیارہ بجے کے

Marfat.com

قریب انہوں نے اپنی چھوٹی بہو روبینہ اور حاجی صاحب کو اپنے پاس بلایا اور اپنی بہو کو کہا کہ فلاں رنگ کا مکمل سوٹ لے کر آئے۔ جب وہ سوٹ لے کر آئیں تو سوٹ کے دوپٹے کا رنگ مختلف تھا اس کو انہوں نے واپس کر دیا اور کہا کہ ایک ہی رنگ کا سوٹ لے کر آئیں جب وہ دوبارہ سوٹ لے کر آئیں تو کہا کہ اس کو ان کے سرہانے رکھ دیں اور یہ وصیت فرمائی کہ یہ سوٹ اس عورت کو دیا جائے جو ان کو غسل دے گی۔ پھر مرحومہ اپنے بیٹے حاجی صاحب سے فرمانے لگیں کہ پانچ روپے اپنی جیب سے نکالیں اور دوپٹے کے ساتھ باندھ دیں تو حاجی صاحب نے پوچھا امی جان! یہ پیسے کس کو دینے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ راستے میں راہداری کے لیے ہیں اور پانچ روپے مرحومہ نے اپنی جیب سے نکالے اور حاجی کو پکڑا دیے اور فرمایا کہ یہ دس روپے غسل دینے والی عورت کو دیے جائیں حاجی صاحب نے اصرار کیا کہ وہ زیادہ روپے غسل دینے والی عورت کو دیں گے لیکن مرحومہ نے کہا کہ اتنے کافی ہیں حاجی صاحب نے کہا امی جان! ایسا کیوں کیا جا رہا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ دنیا سے ایک دن جانا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت خوش ہیں کہ اس کے سارے بچے شادی شدہ ہیں اور وہ اپنے گھروں میں آباد و شاد ہیں۔ حاجی صاحب رونے لگے تو انہوں نے کہا کہ وقت بہت کم ہے رونے کا وقت نہیں اپنے ماموں حاجی محمد طفیل کو بلا کر لاؤ۔ حاجی صاحب ان کو بلانے کے لیے نیا مزنگ لاہور چلے گئے اور ماموں حاجی محمد طفیل کو لے کر واپس آئے تو حاجی محمد طفیل نے دروازے میں داخل ہوتے ہی معافی کی درخواست کی تو فرمانے لگیں کہ اسی لیے میں نے تمہیں بلایا ہے اس دوران آپ کی تمام بیٹیاں اور بیٹے جمع ہو گئے۔ ان کی چھوٹی بہن عزیز بیگم بھی آ گئیں۔ مرحومہ کی صاحبزادی سرور سلطانہ نے سب کی طرف سے معافی طلب کی تو انہوں نے سب بچوں کو معاف کر دیا۔ حاجی صاحب کو وصیت کی کہ آج جمعرات ہے اور آج ہی رات کو ان کو سپرد خاک کیا جائے اور اُن کے بیٹے انہیں قبر میں اتاریں۔ انہوں نے

Marfat.com

اپنی چھوٹی بہن عزیز بیگم کو کہا ان کے پاؤں سیدھے کریں۔ انہوں نے مرحومہ کے پاؤں سیدھے کیے۔ مرحومہ نے قبلہ کے رخ خود ہی اپنے منہ کو موڑ لیا اور آنکھیں بند کر لیں' ان کے ہونٹ حرکت کر رہے تھے خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کلمہ شریف پڑھ رہی تھیں اس حالت میں ان کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کر گئی' اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیهِ رَاجِعُون ۔ان کی موت کی خبر سن کر محلّہ میں کہرام مچ گیا' پورا محلّہ ان کی موت پر سوگوار تھا وصیت کے مطابق ان کو اسی روز (جمعرات) شام کو یعنی 5 دسمبر 1996ء کو قبرستان نیا مزنگ لاہور میں سپردخاک کر دیا گیا۔ اور وصیت کے مطابق ان کی میت کو ان کے بیٹوں نے لحد میں اتارا۔

حاجی صاحب کے دادا عید محمد مرحوم و مغفور موضع ستراہ ضلع سیالکوٹ سے کسی زمانہ میں نقلِ مکانی کر کے بھونڈ پورہ ٹمپل روڈ لاہور میں آباد ہو گئے اور بطور گورنمنٹ ٹھیکیدار اپنا کام شروع کیا اور بہت دولت کمائی۔ 1934ء میں بھونڈ پورہ ٹمپل روڈ لاہور سے نقل مکانی کر کے نیا مزنگ لاہور میں آباد ہوئے۔ ان کے بیٹے محمد اسماعیل مرحوم و مغفور نے اسماعیل کالونی چاہ جموں والا نیو سمن آباد لاہور کی 1959ء میں بنیاد رکھی۔ حاجی صاحب 24۔ اکتوبر 1959ء کو نیا مزنگ لاہور میں پیدا ہوئے۔ 1978ء میں گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول' سمن آباد' لاہور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر اپنے پیشے سے منسلک ہو گئے۔ 15۔ مارچ 1982ء سے 1988ء تک سعودی عرب کے شہر دمام اور جموم میں رہے۔ وہاں پر تقریباً چالیس عمروں اور ایک حج اکبر کی سعادت حاصل کی۔ 17 جنوری 1991ء میں فرزانہ نامی لڑکی سے ان کی شادی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تین لڑکیاں عطا کی ہیں جو کہ زیرِ تعلیم ہیں۔ بڑی لڑکی کنزہ افتخار نویں جماعت کی طالبہ ہے۔ دو جڑواں لڑکیاں ریشم افتخار اور کومل افتخار کلاس سوم کی طالبات ہیں۔

حاجی صاحب کے والد محمد اسماعیل مرحوم و مغفور نیک سیرت انسان تھے۔ صوم وصلواۃ

Marfat.com

کے پابند تھے۔ اپنے پیشے میں خوب مہارت رکھتے تھے۔ اُن کے کئی شاگرد آج بھی زندہ ہیں جو اُن کی یادوں کو اپنے سینوں میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ حاجی صاحب کے والد مرحوم و مغفور متشرع تھے اور نماز پنجگانہ پابندی سے ادا فرماتے تھے۔ اگر نماز کی ادائیگی کے وقت امام صاحب موجود نہ ہوتے تو امامت فرماتے۔ جیسے حاجی صاحب کے والد مرحوم و مغفور کی وفات ہوئی اس کو شہادت کا درجہ حاصل ہے۔ اُن کی موت اس طرح واقع ہوئی کہ 7۔ اگست 1969ء بروز جمعرات اپنے ننیال موضع ستراہ ضلع سیالکوٹ اپنے ماموں کو ملنے کے لئے گئے عشاء کی نماز کی امامت کرائی اور جا کر مکان کی چھت پر سو گئے اور صبح کی نماز کی امامت کرنے لئے چھت سے اترتے ہوئے نیچے گر گئے۔ سر میں چوٹ ایسی گہری لگی کہ اس کی تاب نہ لاتے ہوئے 8۔ اگست 1969ء بروز جمعۃ المبارک اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ نیک لوگوں کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

مَیں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے حاجی افتخار الحق صاحب کو دن دگنی رات چوگنی ترقی سے نوازے اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

احقر

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

حال مقیم زچہ بچہ ہیلتھ سنٹر بھابڑہ،

بالمقابل M-47 گلبرگ III لاہور (پاکستان)

موبائل:0300/4355778

محررہ: جمعۃ المبارک 11۔ صفر المظفر 1428 ہجری

2۔ مارچ 2007ء

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

حمد باری تعالیٰ

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسماں تو نے
دکھائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے

نہیں موقوف خلاقی تری اس ایک دنیا پر
کیے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے

دلوں کو معرفت کے نور سے تو نے کیا روشن
دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے

محمد مصطفےٰ کی رحمۃ للعالمینی سے
بڑھائی یارب اپنے لطف اور احساں کی شاں تو نے

دیا اپنے کرم سے ریزہ مور ناتواں کو بھی
لگائے گر سلیماں کے لیے نعمت کے خواں تو نے

مئے لاتقنطوا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں
سیہ مستوں کو بخشی ہے حیات جاوداں تو نے

(مولانا ظفر علی خان)

Marfat.com

نعت شریف

سارے نبیوں کے عہدے بڑے ہیں
لیکن آقا کا منصب جدا ہے
وہ امام صف انبیاء ہیں
ان کا رتبہ بڑوں سے بڑا ہے
کوئی لفظوں میں کیسے بتا دے
ان کے رتبے کی حد ہے تو کیا ہے
ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے
صرف اللہ ان سے بڑا ہے
وہ جو اک شہر نور الھدیٰ ہے
جلوہ گاہوں کا اک سلسلہ ہے
جس کی ہر صبح شمس الضحیٰ ہے
جس کی ہر شام بدر الدجیٰ ہے
نام جنت کا تم نے سنا ہے
میں نے اس کا نظارہ کیا ہے
میں یہاں سے تمہیں کیا بتا دوں
ان کی نگری کی گلیوں میں کیا ہے
مستقل ان کی چوکھٹ عطا ہو
میرے معبود یہ التجا ہے
کوئی پوچھے تو یہ کہہ سکوں میں
باب جبریل میرا پتہ ہے

(فصیح الدین سہروردی)

Marfat.com

شجرہ نسب نبوی ﷺ

ابولقاسم، محمد (رسول اللہ ﷺ) بن عبداللہ بن عبدالمطلب (شیبۃ الحمد) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف (المغیرۃ) بن کلاب بن مُرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر (قریش) بن مالک بن النّضر (قیس) بن کنانہ، بن خزیمہ بن مدرکۃ (عامر) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدّ بن عدنان مدرکہ کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، ابن حزم نے عامر لکھا ہے، مگر ابن سعد وغیرہ نے عمرو نقل کیا ہے۔

اس حد تک تو نسب خود رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے اور اس سے اوپر کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا: یعنی نسب بتانے والے جھوٹے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے نسب کے سلسلے میں عدنان تک تو سب متفق ہیں، لیکن اس سے اوپر حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام تک ماہرین انساب میں اختلاف ہے کہ کتنی پشتیں ہیں۔ اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ بعض نساب، نسب بیان کرتے وقت اوپر کے صرف نامور اور مشہور آباؤ اجداد کا ذکر کر دیتے ہیں اور کم مشہور افراد کو درمیان سے حذف کر دیتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے سلسلہ نسب کی ہی ایک کڑی، جس سے آپ ﷺ کا سلسلہ پیدائش مربوط ہے، نجابت و شرافت اور عزت و نیک نامی کا پیکر ہے۔ آپ ﷺ کے تمام آباؤ اجداد اور اُمہات، یعنی والدہ ماجدہ، نانیاں اور دادیاں نہایت پا کباز، نیک اور باوقار خواتین تھیں۔ آپ ﷺ کا سارا سلسلۂ نسب محترم اور نامور بزرگوں پر مشتمل ہے۔ وہ سب کے سب سردار اور قائد تھے اور معاشرے میں بڑی معزز اور محترم حیثیت رکھتے تھے۔ شرافت نسبی آپ کی امتیازی خصوصیت ہے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 52_51)۔

110989

Marfat.com

حلیہ مبارک:

آنحضرت ﷺ کے حلیہ شریف کے بیان میں عرض مدعا سے پیشتر قارئین کرام کی آگاہی کیلئے امور ذیل کا بتادینا ضروری ہے۔

۱۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ کمال خُلق کی طرح کمال خلقت میں بھی اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کو حضور ﷺ کا مثل پیدا نہیں کیا اور نہ کرے گا۔

۲۔ جن بزرگوں نے حضور ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے۔ انہوں نے اگرچہ حضور ﷺ کے اوصاف کے بیان میں حسب طاقت بشریٰ بلغ انواع بلاغت و اکمل قوانین فصاحت سے کام لیا ہے، مگر غایت جسے وہ پہنچے ہیں یہی ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی صفات کی صرف ایک جھلک کا ادراک کیا ہے اور حقیقت وصف کے ادراک سے عاجز رہ گئے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ صورت وصف کو پیش کر سکے ہیں نہ حقیقتِ وصف کو۔ کیونکہ حقیقتِ وصف حضور کی خالقِ بے چوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

امام قرطبیؒ (متوفی ۶۷۱ھ) نے کتاب الصلوٰۃ میں کسی عارف کا کیا اچھا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کامل حسن ہمارے لئے ظاہر نہیں ہوا کیونکہ اگر ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں آپ کے دیدار کی تاب نہ لاسکتیں۔

۳۔ حضور کے اوصاف کے بیان میں جو تشبیہات وارد ہوئی ہیں۔ وہ صرف لوگوں کے سمجھانے کیلئے حسب عرف و عادت شعراء استعمال ہوئی ہیں کیونکہ حقیقت میں مخلوقات میں سے کوئی شئے آپ کی صفات خلقیہ و خُلقیہ کے مماثل و معادل نہیں۔

Marfat.com

۴۔ اعضائے شریف میں توسط و اعتدال جو حسن و جمال کا مدار اور فضل و کمال کا مبنٰی ہے۔ بطور کلیہ ہر جگہ ملحوظ ہے۔

چہرہ مصطفٰے اصل میں قرآن ہے عاشقوں کی تلاوت پہ لاکھوں سلام

روئے مبارک:

حضور اقدس ﷺ کا روئے مبارک جو جمال الٰہی کا آئینہ اور انوار تجلی کا مظہر تھا۔ پر گوشت اور کسی قدر گول تھا۔ اسی روئے مبارک کو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھتے ہی پکار اٹھے تھے۔ ''اُن کا چہرہ دروغ گو کا چہرہ نہیں'' اور ایمان لائے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے بڑھ کر خوبرو اور خوش خو تھے۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا چہرۂ مبارک چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا تھا۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا۔ آپ سرخ دھاری دار حلّہ پہنے ہوئے تھے۔ میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ کی طرف بیشک میرے نزدیک آپ چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ھ) نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے نقل کیا ہے کہ میں سحر کے وقت کپڑے سی رہی تھی۔ مجھ سے سوئی گر پڑی۔ میں نے ہر چند تلاش کی۔ مگر نہ ملی۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ کے روئے مبارک کے نور کی شعاع میں وہ سوئی نظر آئی۔ میں نے یہ ماجرا آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ''اے حمیرا سختی و عذاب ہے (تین دفعہ فرمایا) اس شخص کے لئے جو میرے چہرے کی طرف

Marfat.com

دیکھنے سے محروم کیا گیا"۔

حافظ ابو نعیم (متوفی ۴۳۰ھ) نے بروایت عباد بن عبدالصمد نقل کیا ہے کہ اس نے کہا۔ کہ ہم حضرت انس بن مالک کے ہاں آئے۔ آپ نے کنیز سے کہا۔ کہ دستر خوان لا۔ تا کہ ہم چاشت کا کھانا کھائیں۔ وہ لے آئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ رومال لا۔ وہ ایک میلا رومال لائی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تنور گرم کر۔ اس نے تنور گرم کیا۔ پھر آپ کے حکم سے رومال اس میں ڈال دیا گیا۔ وہ ایسا سفید نکلا گویا کہ دودھ ہے۔ ہم نے حضرت انس سے پوچھا۔ کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ رومال ہے جس سے رسول اللہ ﷺ اپنے روئے مبارک کا مسح فرمایا کرتے تھے۔ جب یہ میلا ہو جاتا ہے تو اسے ہم یوں صاف کر لیتے ہیں۔ کیونکہ آگ اس شے پر اثر نہیں کرتی جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے روئے مبارک پر سے گزری ہو۔ اعلیٰحضرت فرماتے ہیں:

چاند سے منہ پر تاباں درخشاں درود　　نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے　　اس چمک والی رنگت پر لاکھوں سلام
جس کے آگے چراغ قمر جھلملائے　　ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

چشمانِ اقدس:

آپ کی مبارک آنکھیں بڑی اور قدرتِ الٰہی سے سرمگیں اور پلکیں دراز تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی میں باریک سرخ ڈورے تھے۔ کتب سابقہ میں یہ بھی آپ کی ایک علامتِ نبوت تھی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جب آپ نے ۲۵ سال کی عمر شریف میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی طرف سے ان کے غلام میسرہ کیساتھ تجارت کے لئے ملک شام کا سفر کیا۔ اور بصرٰے میں نسطور راہب کے عبادتخانہ کے قریب ایک درخت کے نیچے اترے۔ تو راہب مذکور نے میسرہ سے حضور کی نسبت یہ سوال کیا۔ "کیا ان کی آنکھوں میں سرخی ہے؟ میسرہ نے جواب دیا۔ ہاں۔ اور وہ سرخی آپ سے کبھی جدا نہیں ہوتی۔

Marfat.com

غزوۂ احزاب میں خندق کھودتے وقت ایک سخت پتھر حائل ہو گیا تھا جسے حضور ﷺ نے کدال کی تین ضربوں سے اڑا دیا۔ پہلی ضرب پر فرمایا۔ کہ میں یہاں سے شام کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ دوسری ضرب پر فرمایا کہ میں یہاں سے کسریٰ کا سفید محل دیکھ رہا ہوں۔ تیسری ضرب پر فرمایا کہ اس وقت میں یہاں سے ابوابِ صنعاء کو دیکھ رہا ہوں۔ اسی طرح جب غزوۂ موتہ مین حضرات زید بن حارثہ و جعفر بن ابی طالب و عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم یکے بعد دیگرے بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ تو حضور اقدس ﷺ مدینہ منورہ میں ان واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور بیان فرما رہے تھے۔ امام اہل سنت رحمتہ اللہ تعالی نے فرمایا:

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود — اونچی بینی کی رفعت پر لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
ان کی آنکھوں پر وہ سایہ افگن مژہ — ظلّہ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ابرو مبارک:

آپ کی بھویں دراز و باریک تھیں۔ اور درمیان میں دونوں اس قدر متصل تھیں۔ کہ دور سے ملی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت حرکت میں آجاتی اور خون سے بھر جاتی۔

بینی مبارک:

آپ کی ناک مبارک خوبصورت اور دراز تھی اور درمیان میں ابھراؤ نمایاں تھا اور بنِ بینی (عرنین) پر ایک نور درخشاں تھا۔ جو شخص بغور تامل نہ کرتا اسے معلوم ہوتا کہ بلند ہے۔ حالانکہ بلند نہ تھی۔ بلندی تو وہ نور تھا جو اسے گھیرے ہوئے تھا۔

Marfat.com

پیشانی مبارک:

آپ کی پیشانی مبارک کشادہ تھی۔اور چراغ کی مانند چمکتی تھی۔

گوش مبارک:

آپ کے ہر دو گوش مبارک کامل و تام تھے۔قوت بصر کی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو قوت سمع بھی بطریق خرقِ عادت درجہ کی عطا کی تھی۔اسی واسطے آپ صحابہ کرام سے فرماتے کہ میں جو دیکھتا ہوں، تم نہیں دیکھ سکتے۔اور میں جو سُنتا ہوں، تم نہیں سن سکتے۔ میں تو آسمان کی آواز بھی سن لیتا ہوں۔امام اہل سنت فرماتے ہیں:

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان　　کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
میں کہوں یا نبی وہ کہیں امتی　　امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

دہن اقدس اور لعاب مبارک:

منہ مبارک فراخ۔رخسار مبارک ہموار۔دندان ہائے پیشین کشادہ اور روشن و تاباں جب آپ کلام فرماتے۔تو دندان ہائے پیشین میں سے نور نکلتا دکھائی دیتا تھا۔بزار (متوفی ۲۹۲ھ) و بیہقی نے بروایت ابو ہریرہؓ نقل کیا ہے کہ جب آپ ضحک فرماتے۔تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔آپ کو کبھی جمائی نہیں آئی۔

حضور کے منہ مبارک کا لعاب زخمی اور بیماروں کے لئے شفا تھا۔چنانچہ فتح خیبر کے دن آپ نے اپنا لعاب دہن حضرت علیؓ المرتضیٰ کی آنکھوں میں ڈال دیا۔تو وہ فوراً تندرست ہو گئے۔گویا درد چشم کبھی ہوا ہی نہ تھا۔

غارِ ثور میں حضرت صدیق اکبرؓ کے پاؤں کو کسی چیز نے کاٹ کھایا۔حضور ﷺ نے

Marfat.com

اپنا لعاب دہن زخم پر لگایا اسی وقت درد جاتا رہا۔

حضرت رفاعہ بن رافع کا بیان ہے کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا اور وہ پھوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنا لعاب مبارک ڈال دیا اور دعا فرمائی۔ پس مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل درست ہوگئی۔

حضرت محمد بن حاطب کے ہاتھ پر ہنڈیا گر پڑی اور وہ جل گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک اس پر ڈالا اور دعا کی۔ وہ ہاتھ چنگا ہوگیا۔

حضرت عمرو بن معاذ بن جموح انصاری کا پاؤں کٹ گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا لعاب مبارک لگا دیا۔ وہ اچھا ہوگیا۔ حضرت ابوقتادہ انصاری بیان کرتے ہیں۔ کہ غزوۂ ذی قرد (محرم ۷ھ) میں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے چہرے میں یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک تیر لگا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نزدیک آؤ۔ میں نزدیک ہوا تو آپ نے اس پر لعاب دہن لگا دیا۔ اس روز سے مجھے کبھی تیر و تلوار نہیں لگی اور نہ خون نکلا۔ امام اہل سنت نے فرمایا:

وہ زبان جس کی ہر بات وحی خدا　　چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرہ جان بنے　　اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

زبانِ مبارک:

آپ افصح الخلق تھے اور فصاحت میں خارقِ عادت حد کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپ کے جوامعِ کلم۔ بدائعِ حِکَم۔ امثالِ سائرہ۔ درر منثورہ قضایائے محکمہ وصایائے مبرمہ اور مواعظ و مکاتیب و مناشیر مشہور آفاق ہیں۔ ان کی تفصیل کا یہ محل نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کلام تمہارے کلام کی مانند نہ تھا۔ کہ بوجہ عجلت سامع پر ملتبس ہو۔ بلکہ آپ کا کلام واضح اور مبیّن ایسا تھا۔ کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر

Marfat.com

لیتا۔ حضرت ام معبد نے جو آپ کا حلیہ شریف بیان کیا ہے۔ اس میں یوں ہے۔ ''آپ کا کلام شیریں۔ حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ نہ حد سے کم نہ حد سے زیادہ۔ گویا آپ کا کلام لڑی کے موتی ہیں جو گر رہے ہیں''۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

آواز مبارک :

تمام انبیائے کرام خوبرو اور خوش آواز تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ ان سب سے زیادہ خوبرو اور خوش آواز تھے۔ آپ کی آواز میں ذرا گرانی پائی جاتی تھی۔ جو اوصاف حمیدہ میں شمار ہوتی ہے۔ خوش آواز ہونے کے علاوہ آپ بلند آواز اتنے تھے کہ جہاں تک آپ کی آواز شریف پہنچتی اور کسی کی آواز نہ پہنچتی تھی۔ بالخصوص خطبوں میں آپ کی آواز شریف گھروں میں پردہ نشین عورتوں تک پہنچ جاتی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا۔ کہ خطبہ سننے کے لئے بیٹھ جاؤ۔ اس آواز کو حضرت عبداللہ بن رواحہ نے جو شہر مدینہ میں قبیلہ بنی غنم میں تھے سن لیا۔ اور ارشاد نبوی کی تعمیل میں وہیں اپنے مکان میں دوزانو ہو بیٹھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے منیٰ میں خطبہ پڑھا۔ جس سے ہمارے کان کھل گئے۔ یہاں تک کہ ہم اپنی اپنی جگہ پر آپ کا کلام مبارک سنتے تھے۔ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ ہم آدھی رات کے وقت حضور ﷺ کی قرأت سنا کرتے تھے۔ حالانکہ میں مکان کے اندر چارپائی پر ہوا کرتی تھی۔

خندہ و گریہ مبارک :

حضور اقدس ﷺ عموماً تبسّم فرمایا کرتے تھے۔ تبسّم مبادیٔ ضحک سے ہے۔ اور

Marfat.com

ضحک کے معنی چہرہ کا انبساط ہے۔ یہاں تک کہ خوشی سے دانت ظاہر ہو جائیں۔ اگر آواز کے ساتھ ہو۔ اور دور سے سنا جائے۔ اسے قہقہہ کہتے ہیں۔ اگر آواز تو ہو۔ اور دور سے نہ سنا جائے تو ضحک کہتے ہیں۔ اگر بالکل آواز نہ پائی جائے تو اسے تبسّم بولتے ہیں۔ پس یوں سمجھئے کہ حضور ﷺ اکثر اوقات تبسّم کی حد سے تجاوز نہ فرماتے۔ شاذ و نادر ضحک کی حد تک پہنچتے۔ کیونکہ کثرتِ ضحک دل کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اور قہقہہ کبھی نہ مارتے کیونکہ یہ مکروہ ہے۔

سر مبارک :

سر مبارک بڑا تھا۔ یہ وہی سر مبارک ہے کہ جس پر قبل بعثت بطریق ارہاص و کرامت، گرما میں بادل سایہ کئے رہتا تھا۔ چنانچہ جب آپ مائی حلیمہ کے ہاں پرورش پا رہے تھے۔ تو وہ آپ کو کسی دور جگہ نہ جانے دیتی تھیں۔ ایک روز وہ غافل ہو گئیں۔ اور حضور ﷺ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ دوپہر کے وقت مویشیوں میں تشریف لے گئے۔ مائی حلیمہ تلاش میں نکلیں۔ آپ کو شیماء کے ساتھ پایا کہنے لگیں۔ ایسی تپش میں؟ شیماء بولی۔ ''اماں جان! میرے بھائی نے تپش محسوس نہیں کی۔ مَیں نے دیکھا۔ کہ بادل آپ پر سایہ کرتا تھا۔ جب آپ ٹھہر جاتے تو بادل بھی ٹھہر جاتا۔ اور جب آپ چلتے تو وہ بھی چلتا۔ یہی حال رہا یہاں تک کہ ہم اس جگہ آ پہنچے ہیں''۔ مائی حلیمہ نے پوچھا۔ بیٹی! کیا یہ سچ ہے۔ شیماء نے جواب دیا ''ہاں خدا کی قسم'' اسی طرح جب آپ بارہ برس کی عمر شریف میں اپنے چچا ابو طالب اور دیگر شیوخِ قریش کے ساتھ ملک شام میں تشریف لے گئے تو بحیرا راہب کے عبادت خانے کے قریب اترے۔ اس راہب نے آپ کو پہچان لیا۔ اور کھانا تیار کر کے لایا۔ اور آپ کو بلوایا۔ پس آپ تشریف لائے۔ اور آپ پر بادل سایہ کئے ہوئے تھا۔

Marfat.com

گردن مبارک :

گردن مبارک کیا تھی گویا بتِ عاج کی گردن تھی۔ چاندی کی مانند صاف۔

ہاتھ اور باوز مبارک :

کفِ دست اور بازو مبارک پُر گوشت تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ مَیں نے کسی ریشم یا دیبا کو آپ کے کف مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ اور نہ کسی خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جس کو باردو عالم کی پروا نہیں ایسے بازوں کی قوت پہ لاکھوں سلام

سینہ و قلب مبارک:

آپ کا سینہ مبارک کشادہ تھا۔ آپ کا قلب شریف پہلا قلب شریف ہے جس میں اسرارِ الٰہیہ اور معارفِ ربّانیہ ودیعت رکھے گئے۔ کیونکہ آپ بوجود صورت نوری سب سے پہلے پیدا کیے گئے۔ صدر معنوی کی شرح اور قلب اقدس کی وسعت کا بیان طاقت بشری سے خارج ہے۔ چار دفعہ فرشتوں نے آپ کے صدر مبارک کو شق کیا۔ اور قلب شریف کو نکال کر دھویا۔ اور اسے ایمان و حکمت سے بھر دیا۔ امام اہل سنت نے فرمایا:

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں غنچہ راز وحدت پہ لاکھوں سلام
نقطہ سِرِّ وحدت پہ یکتا درود مرکز دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

شکم اطہر:

آپ سواء البطن والصدر تھے۔ یعنی آپ کا شکم اور سینہ مبارک ہموار و برابر تھے۔ نہ تو شکم سینہ سے اور نہ سینہ شکم سے بلند تھا۔ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے شکم مبارک کو دیکھا۔ گویا کاغذ ہیں ایک دوسرے پر رکھے ہوئے اور تہ کیے ہوئے۔ حضور

Marfat.com

اقدس ﷺ کا بول و براز بلکہ تمام فضلات پاک تھے جیسا کہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ امام احمد رضا رحمتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا　　　اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

پشت مبارک:

آپ کی پشتِ مبارک ایسی صاف وسفید تھی۔ کہ گویا پگھلائی ہوئی چاندی ہے ہر دو شانہ کے درمیان ایک نورانی گوشت کا ٹکڑا تھا۔ جو بدن شریف کے باقی اجزاء سے ابھرا ہوا تھا۔ اسے مہر نبوت یا خاتم نبوت کہتے تھے۔ کتب سابقہ میں آپ کی علامات نبوت میں ایک یہ بھی مذکور تھی۔ حلیہ مبارک بیان کرنے والوں نے اس کی ظاہری شکل وصورت کے بیان کرنے میں اسے کئی چیزوں (مثلاً بیضہ کبوتر یا تکمہ چھپر کھٹ یا گروہ گوشت سرخ وغیرہ) سے تشبیہ دی ہے۔ تا کہ لوگ سمجھ لیں۔ سچ پوچھو تو یہ ایک سرِ عظیم اور نشان عجیب تھا۔ جو آنحضرت ﷺ سے مختص تھا۔ جس کی حقیقت کو رب العزت کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ امام عصر نے فرمایا:

روئے آئینہ علم پشت حضور　پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

پاؤں مبارک:

ہر دو پائے مبارک سطبر و پُر گوشت اور خوبصورت ایسے کہ کسی انسان کے نہ تھے۔ اور نرم وصاف ایسے کہ ان پر پانی ذرا بھی نہ ٹھہرتا بلکہ فوراً گر جاتا۔ ایڑیاں کم گوشت۔ ہر دو ساق مبارک باریک وسفید ولطیف گویا شحم النخل یعنی کھجور کا گابھا ہیں۔ جب آپ چلتے تو قدم مبارک کو قوت وتثبت اور وقار و تواضع سے اٹھاتے۔ جیسا کہ اہل ہمت وشجاعت کا قاعدہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چلنے میں مَیں نے آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا آپ کے لئے زمین لپٹتی جاتی تھی۔ ہم دوڑا کرتے اور تیز چلنے میں مشقت اٹھاتے۔ اور آپ بآسانی و بے تکلف چلتے۔ مگر پھر بھی سب سے آگے رہتے۔ بعض دفعہ حضور ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چلنے کا قصد فرماتے۔ تو اس

Marfat.com

صورت میں اصحاب آپ کے آگے ہوتے۔ اور آپ عمداً ان کے پیچھے ہوتے۔ اور فرماتے کہ میری پیٹھ فرشتوں کے لئے خالی چھوڑ دو۔ مجدد وقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جسم بے سایہ اور قد مبارک :

آپ نہ بہت دراز تھے نہ کوتاہ قد۔ بلکہ میانہ قد مائل بہ درازی تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ بہت دراز قد نہ تھے اور مائل بہ درازی ہونے کے سبب اوسط قد سے زیادہ تھے۔ مگر جب لوگوں کے ساتھ ہوتے۔ تو سب سے بلند و سرفراز ہوتے۔ حقیقت میں یہ آپ کا معجزہ تھا۔ کہ جب علیحدہ ہونے تو میانہ قد مائل بہ درازی ہوتے۔ اور جب اَوروں کے ساتھ چلتے یا بیٹھتے تو سب سے بلند دکھائی دیتے۔ تا کہ باطن کی طرح ظاہر و صورت میں بھی کوئی آپ سے بڑا معلوم نہ ہو۔ امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت ظل ممدود رافت پہ لاکھوں سلام
طائران قدس جس کی ہیں قمریاں اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سر سروراں خم رہیں اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام

رنگ مبارک :

رنگ مبارک گورا اور روشن و تاباں۔ مگر اس میں کسی قدر سرخی ملی ہوئی تھی۔ بعض روایتوں میں جو آپ کو اسمر اللون یعنی گندم گوں لکھا ہے۔ اس سے بھی یہی مراد ہے۔

بدن مبارک و بوئے خوش:

آپ کی جلد مبارک نرم تھی۔ ایک وصف ذاتی حضور میں یہ تھا کہ خوشبو لگائے بغیر

Marfat.com

آپ سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ کوئی خوشبو اس کو نہ پہنچ سکتی تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔ کہ جب آپ پیدا ہوئے۔ تو میں نے غور سے آپ کی طرف نگاہ کی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ آپ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہیں۔ اور آپ سے تیز بو کستوری کی طرح خوشبو آرہی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کستوری یا عبیر کو بوئے رسول اللہ ﷺ سے خوشتر نہ پایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا۔ اور عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا ہے۔ میں اسے اس کے خاوند کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس کوئی خوشبو نہیں۔ آپ کچھ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس موجود نہیں۔ مگر کل صبح ایک چوڑے منہ والی شیشی اور کسی درخت کی لکڑی میرے پاس لے آنا۔ دوسرے روز وہ شخص شیشی اور لکڑی لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ آپ نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں اپنا پسینہ ڈالنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ بھر گئی۔ پھر فرمایا۔ کہ اسے لے جا۔ اپنی بیٹی سے کہہ دینا۔ کہ اس لکڑی کو شیشی میں تر کر کے مل لیا کرے۔ پس جب وہ آپ کے پسینہ مبارک کو لگاتی۔ تمام اہلِ مدینہ کو اس کی خوشبو پہنچتی۔ یہاں تک کہ ان کے گھر کا نام بیت المطیبین (خوشبو والوں کا گھر ہو گیا)۔ امام وقت نے فرمایا:

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا — موج بحر سماعت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں — انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال — ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم — اس کی کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام
صاحب رجعت شمس و شق القمر — نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

موئے مبارک:

سر مبارک کے بال نہ تو بہت گھونگر والے تھے۔ اور نہ بہت سید ھے بلکہ دونوں کے بین بین تھے۔ ان بالوں کی درازی میں مختلف روایتیں آئی ہیں۔ کانوں تک۔ کانوں کے نصف تک۔ کانوں کی لَو تک۔ شانہ مبارک کے نزدیک تک۔ شانوں تک۔ ان سب روایتوں میں تطبیق یوں ہے۔ کہ ان کو مختلف اوقات واحوال پر محمول کیا جائے۔ یعنی جب آپ کٹوادیتے تو کان تک رہ جاتے۔ پھر بڑھ کر نصف گوش یا نرمۂ گوش یا شانہ تک پہنچ جاتے۔ اگر موئے مبارک خود بخود پراگندہ ہو جاتے۔ تو آپ ان کو دو حصے بطور مانگ کر لیتے۔ اور اگر از خود نہ بکھرتے۔ تو بحال خود رہنے دیتے۔ اور بہ تکلف مانگ نہ نکالتے۔

ڈاڑھی مبارک گھنی تھی۔ اسے کنگھی کرتے اور آئینہ دیکھتے۔ اور سونے سے پہلے آنکھوں میں تین تین بار سرمہ ڈالتے۔ مونچھ مبارک کو کٹوایا کرتے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ مشرکین کی مخالفت کرو۔ یعنی ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو خوب کٹواؤ۔ اخیر عمر شریف میں آپ کی ریش مبارک اور سر مبارک میں قریباً بیس بال سفید تھے۔ گلے اور ناف کے درمیان بالوں کا ایک باریک خط تھا۔ اس کے سوا شکم مبارک اور پستانِ مبارک پر بال نہ تھے۔ دونوں بازوؤں اور شانوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ میں بال زیادہ تھے۔ (سیرت رسول عربی، از علامہ نور بخش صاحب توکلی، تاج کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور، کراچی، راولپنڈی)

Marfat.com

عائلی زندگی

نکاح:

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو عورت کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد سوم: کتاب النکاح: باب 31)۔

آنحضرت ﷺ کے تمام اجداد و جدات کے نکاح سنت ابراہیمی کے مطابق انجام پائے تھے۔ اسلام نے سنت ابراہیمی کے نکاح کے طریقے کو رائج رکھا اور اسلام نے نکاح کی تمام بیہودہ رسموں کو ختم کر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے نکاح کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اسے اپنی سنت قرار دیا اور اس کے تارک کو وعید سنائی کہ وہ ہم سے نہیں۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں مجرد رہنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ ایک اور روایت میں نکاح کو تکمیل ایمان کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے انہی روایات کی بنا پر فقہا نے لکھا ہے کہ جذبات میں ہیجانی کیفیت اور نکاح کی قدرت ہونے پر نکاح فرض، بدکاری میں مبتلا ہونے کے اندیشے پر واجب اور حالت اعتدال میں نکاح سنت مؤکدہ (مگر نفل نماز سے افضل) ہے نکاح کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ نکاح جمعہ کے دن مسجد میں سادگی کے ساتھ کیا جائے (مختصر اردو دائرہ معارف اسلامیہ: دانش گاہ پنجاب لاہور: ص 862) سیرت نگاروں کی متفقہ رائے ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے حرم میں بارہ خواتین آئیں۔

جب نکاح کیا جائے تو یہ تصور پیش نظر رہنا چاہیئے کہ حضور ﷺ کی سنت مبارکہ کی ادائیگی کی جارہی ہے تاکہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل کیا جاسکے۔

Marfat.com

براتیوں کو کھانا کھلانا:

نبی کریم ﷺ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جب نکاح ہوا تو مجلس نکاح کے اختتام پر جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اٹھنے لگے تو نجاشی نے کہا کہ بیٹھ جائیے۔ سب لوگ کھانا کھا کر جائیں گے اور یہ بھی کہا کہ نکاح کے موقع پر کھانا کھلانا انبیاء علیہم السلام کی سنت رہی ہے۔ (معارف الحدیث کتاب المناقب والفضائل، حصہ ششم، ص334)۔

براتیوں کو کھانا کھلاتے وقت یہ تصور پیش نظر رہنا چاہیئے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت کی ادائیگی ہو رہی ہے تا کہ سنت کی ادائیگی کا ثواب مل سکے۔

ولیمہ کرنا:

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ولیمہ کرنا چاہئے اگر چہ ایک بکری ہی ذبح کی جائے۔ (بخاری شریف مترجم: جلد سوم: کتاب النکاح: حدیث نمبر153)۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش) کا کیا تھا۔ یہ ولیمہ آپ ﷺ نے ایک بکری ذبح کر کے کیا تھا۔ (بخاری شریف: جلد سوم: کتاب النکاح: حدیث نمبر154)۔ ولیمہ کرتے وقت حضور ﷺ کی سنت مبارک پیش نظر ہونی چاہیئے تا کہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو سکے۔

عقیقہ کرنا:

سنت ابراہیمی کے مطابق عربوں، بالخصوص قریش مکہ میں عقیقہ کا رواج تھا۔ چنانچہ جناب عبدالمطلب نے ساتویں دن اپنے لاڈلے پوتے کا عقیقہ کیا۔ اس موقع پر جانور ذبح

Marfat.com

کر کے قریش کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ کھانے کے بعد قریش نے پوچھا اے عبدالمطلب! آپ نے اپنے جس بیٹے کیلئے ضیافت کی ہے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں ان کا نام ''محمد'' رکھا ہے۔ (سیرت خیرالانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 69)۔

جب حضور ﷺ کے صاجزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سات روز کے ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کا عقیقہ کیا جس میں ایک مینڈھا ذبح ہوا۔ ابو ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ (جو کہ حجام تھے) نے بال اُتارے۔ ان بالوں کا وزن کر کے ان کے برابر چاندی مساکین میں صدقہ کی گئی اور بال زمین میں دفن کر دیئے گئے اور اُسی دن نام بھی رکھا گیا۔ (ایضاً)

عقیقہ کرتے وقت سنت نبوی ﷺ پیش نظر ہونی چاہیئے تا کہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو جائے۔

ختنہ کرنا:

ابن سعد نے ایک حدیث نقل کی ہے جس کی رو سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ تیرہ سال کی عمر میں ہو چکا تھا۔ اس حدیث سے بظاہر اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں ختنہ کی رسم رائج تھی۔ یہ بات مسلم ہے کہ ختنہ قبل از اسلام کی ان رسوم میں سے ہے جو حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہ السلام کی باقیات میں سے ہیں۔ احادیث میں جہاں دین فطرت کے خصائل کا بیان آیا ہے وہاں دوسرے امور کے ساتھ ختنہ کا بھی ذکر موجود ہے (مختصر اردو دائرہ معارف اسلامیہ: دانش گاہ پنجاب لاہور: ص 322)

ختنہ کرتے وقت سنت نبوی ﷺ پیش نظر ہونی چاہیئے تا کہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو سکے۔

Marfat.com

اولاد سے محبت کرنا:

اولاد سے محبت کرنا نہ صرف فطری تقاضا ہے بلکہ یہ سنت رسول اللہ ﷺ بھی ہے۔

یوں تو آپ ﷺ کے دل میں بنی نوع انسان کے لیے محبت وشفقت کے والہانہ جذبات پائے جاتے ہیں مگر چونکہ فطری طور پر انسان اپنے اہل وعیال اور قبیلہ کی نسبت سے پہچانا جاتا ہے، اسی بنا پر آپ ﷺ نے اپنی اولاد سے محبت اور شفقت کا ایک اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔ آپ ﷺ اپنے بچوں کو گود میں اٹھا لیتے۔ بعض اوقات کندھے پر بٹھا لیتے، سواری پر ہوتے تو اپنے آگے پیچھے انہیں سوار کر لیتے، ان کی پیشانی چومتے اور انہیں خیر وبرکت کی دعا دیتے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 261)۔ اولاد سے محبت کرتے وقت سنت رسول اللہ ﷺ پیش نظر رکھی جائے تا کہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو سکے۔

بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا:

آپ ﷺ ان والدین کی تعریف فرماتے جو اپنی اولاد بالخصوص بچوں کے لیے تکلیف جھیلتے اور انہیں آسائش بہم پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کو بچوں کی تعلیم وتربیت کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے ان والدین کو جو بالخصوص تین (یا دو) بچیوں کی تعلیم وتربیت کا اچھی طرح حق ادا کر کے ان کا مناسب گھرانوں میں نکاح کر دیتے ہیں، انہیں جنت میں داخلے کی بشارت دی ہے۔ آپ ﷺ کے نزدیک والد کا اپنے بچوں کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، 273-272)۔

بچوں کی تعلیم وتربیت کے وقت رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ حدیث پیش نظر رکھی جائے تا کہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو سکے۔

Marfat.com

اعزہ واقارب سے حسن سلوک کرنا:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ ﷺ نے ہمیشہ اپنی حقیقی ماں کی طرح سمجھا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جب مدینہ منورہ میں انتقال ہوا تو نبی کریم ﷺ نے نہ صرف ان کی نماز جنازہ پڑھائی بلکہ آپ ﷺ نے اپنی قمیض مبارک اتار کر انہیں پہنائی۔ ان کی قبر میں کچھ دیر کے لیے لیٹے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے آج جو بات کی ہے ہم نے اس سے قبل کبھی ایسا کرتے نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابو طالب کے انتقال کے بعد مجھ پر ان سے زیادہ کوئی شفیق اور مہربان نہ تھا۔ میں نے انہیں اس لیے اپنی قیمض پہنائی ہے تاکہ وہ جنت کے زیور پہنیں اور میں ان کی قبر میں کچھ دیر کیلئے اس لیے لیٹا ہوں تاکہ ان پر آسانی رہے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ: دانش گاہ پنجاب لاہور: ص 263-264)

آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی آغوش میں پالا۔ جوان ہونے پر اپنی سب سے زیادہ لاڈلی اور چہیتی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیاہ دیا۔ ان کی اولاد کو اتنا پیار اور اتنی شفقت دی کہ اولاد سے محبت و شفقت کی ایک نئی تاریخ رقم ہوئی۔ اس طرح ان کی ہمشیرہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ ﷺ حقیقی بہنوں جیسا سلوک فرماتے تھے عموماً دوپہر کو ان کے گھر یا ان کی والدہ کے گھر میں آپ ﷺ استراحت (قیلولہ) فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت جعفر بن ابی طالب آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اٹھ کر ان کو گلے لگایا اور ان کی پیشانی کو چوما غرضیکہ آپ ﷺ تمام رشتہ داروں سے بہت محبت و شفقت سے پیش آتے جس کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 264-263)۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتے وقت

Marfat.com

حضور ﷺ کی سنت کو پیش نظر رکھنا چاہیے تاکہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو سکے۔

مہمان نوازی کرنا:

حضور نبی کریم ﷺ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح بہت فیاض اور مہمان نواز واقع ہوئے تھے۔آپ ﷺ مہمان نوازی کو جزو ایمان قرار دیتے تھے۔آپ ﷺ کا گھر اچھا خاصا مہمان خانہ بنا ہوا تھا۔ان مہمانوں کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا جاتا تھا اور آپ ﷺ بنفس نفیس ان کی خدمت فرماتے تھے۔اکثر مہمان نوازی سے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے گھر والوں کو فاقہ کرنا پڑتا۔(سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور)۔مہمان نوازی کرتے وقت حضور ﷺ کی سنت کو پیش نظر رکھا جائے۔تاکہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو سکے۔

خوشی و غمی میں شرکت کرنا:

حضور نبی کریم ﷺ نے پورے انسانی معاشرے کو بحیثیت ایک کنبے ایک قبیلے اور ایک وحدت کے تصور کیا۔بنی آدم کو بلا امتیاز رنگ و نسل ان کے جائز اور فطری حقوق عطا کیے۔آپ ﷺ چونکہ خود یتیمی اور کسمپرسی کا زمانہ گزار چکے تھے اس لیے دوسروں کے دکھ اور غم کا آپ ﷺ بہت اچھی طرح اندازہ لگا سکتے تھے۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت کے مطابق آپ ﷺ زمانہ قبل از نبوت میں بھی ہمیشہ غریبوں محتاجوں اور بے کسوں کے ہمدرد، مسافروں کے بہی خواہ، بیواؤں اور ضعیفوں کے حامی و ناصر رہے۔ دوسروں کے ساتھ معاملہ کرنے میں ہمیشہ آپ ﷺ کی طرف سے پیش رفت رہی۔آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کفالت کی۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ ﷺ سے جو شفقت و محبت تھی اس کا الفاظ میں اظہار ناممکن ہے۔آپ ﷺ نے انہیں اپنی آغوش میں

Marfat.com

پالا۔ جوان ہونے پر اپنی سب سے زیادہ لاڈلی اور چہیتی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ان سے کر دی۔ ان کی اولاد کو اتنا پیار دیا کہ اولاد سے محبت وشفقت کی ایک نئی تاریخ رقم ہوئی۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ، پنجاب، لاہور، ص 264-263)۔

عزیز و اقارب کی خوشی و غمی میں شرکت کرتے وقت سنت رسول ﷺ کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

معاشرتی تعلقات وصلہ رحمی:

آپ ﷺ اس بات سے پوری طرح آگاہ تھے کہ خاندان اس معاشرہ کا ایک حصہ ہیں جو پوری بنی نوع انسان سے عبارت ہے اس لیے آپ ﷺ نے ان تعلقات کی خوش ادائی پر زور دیا اور آپ ﷺ خود بھی ان تعلقات کا حق ادا فرماتے رہے۔ آپ ﷺ نے خاندان کے ہر فرد سے آخر دم تک مروت و احسان کا سلوک جاری رکھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خاندان کا ایک فرد بنایا ہوا تھا اور ان کی والدہ کے گھر اکثر تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کئی برسوں کے بعد حبشہ سے لوٹے تو آپ ﷺ نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ﷺ سینے سے لگا لیتے اور فرماتے اے خدا! اسے علم و حکمت عطا فرما۔ اپنے رضاعی ماں باپ کو ہمیشہ اپنے اصلی والدین کی نظر سے دیکھتے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 135)۔ معاشرتی تعلقات قائم کرتے وقت سنت رسول ﷺ کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

تیمارداری کرنا:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو (صحیح بخاری مترجم، جلد سوم، کتاب المرض، حدیث 608)

Marfat.com

ماتحتوں سے حسنِ سلوک کرنا:

آپ ﷺ غلاموں کے متعلق فرمایا کرتے تھے ''یہ غلام بھی تمہاری طرح کے انسان اور تمہارے بھائی بند ہیں جن کو خدا نے تمہارا مطیع کر دیا ہے انہیں اپنے جیسا کھانا دو، اپنے جیسا کپڑا پہناؤ اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو۔ اگر ایسی صورت ہو تو پھر خود ان کی مدد کرو''۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر دن میں ستر مرتبہ بھی خادم غلطی کرے تو اسے معاف کر دیا جائے'' خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کو غلاموں کی بہبود اور تعلیم و تربیت کا بہت خیال رہتا تھا (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب لاہور، ص 270-271)۔ آپ ﷺ کے ذاتی خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ ''میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں گزارے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے ایک بار بھی نہیں پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا یا کیوں کیا ہے۔ آپ ﷺ ہمیشہ مجھ سے نہایت شفقت فرماتے تھے'' (نقوش، رسول نمبر 659)۔

ماتحتوں سے حسن سلوک کرتے وقت سنت رسول اللہ ﷺ کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

زیارت قبور اور فاتحہ خوانی کرنا:

سفر حج سے واپسی پر دو مہینے گزرے تھے کہ ایک روز آدھی رات کے وقت آنحضرت ﷺ یکا یک بستر سے اٹھے اور ایک خادم ابو رافع یا ابو مویصبہ کو ساتھ لے کر جنت البقیع کے قبرستان میں تشریف لے گئے اور اپنے پرانے رفقاء کے لیے دیر تک دعا و استغفار کرتے رہے (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 64)۔

زیارت قبور کرتے وقت نبی کریم ﷺ کی سنت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

Marfat.com

عورتوں کو واعظ و تبلیغ کرنا:

روایت ہے کہ خواتین نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے کوئی ایک دن مقرر فرمائیں جس دن ہم آپ کے ارشادات سن سکیں۔ اس پر آپ ﷺ نے ان کے لیے ایک الگ دن مقرر فرما دیا اس دن آپ ﷺ عورتوں کی مجلس میں تشریف لے جاتے اور ان کو وعظ و نصیحت فرماتے (سیرت خیرالانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 301)۔ نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے عورتوں کے لئے الگ دن مقرر ہونا چاہیئے۔

خواتین کو کسب معاش کی اجازت:

حضور ﷺ نے بعض مخصوص حالات میں عورت کو کسب معاش کی اجازت دی ہے۔ عورت اپنی ہنر مندی، ذہانت اور فطانت سے دوسرے کام بھی کر سکتی ہے بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین نے کھیتی باڑی، تجارت اور صنعت و حرفت میں بھی حصہ لیا ہے۔ مدینہ منورہ میں بعض انصاری عورتوں کا مشغلہ کاشتکاری تھا (سیرت خیرالانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ: جامعہ پنجاب لاہور: 556)

بعض صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما تجارت کے پیشہ سے بھی وابستہ تھیں۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تجارت وسیع پیمانے پر مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ حضرت قیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام انمار، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت مخربہ، حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہا عطر کی تجارت کرتی تھیں۔ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما مختلف صنعتوں سے بھی آگاہ تھیں۔ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں ہے کہ آپ کھالوں کی دباغت کا کام جانتی تھیں۔ حضرت زینت رضی اللہ تعالیٰ عنہا امور دستکاری میں ماہر تھیں۔ حضرت

Marfat.com

ریطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عبداللہ بھی دستکاری میں مہارت رکھتی تھیں۔ (ایضا) عورتوں کو کسب معاش کی اجازت سنت کے مطابق ہونی چاہیئے۔

خواتین کی تبلیغی خدمات:

خواتین نے اپنے دین کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (والدہ عمار یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو راہ حق میں ثابت قدم رہنے کی پاداش میں ابو جہل نے سخت تکالیف کا نشانہ بنایا اور بالآخر وہ راہ حق میں شہید ہو گئیں۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ: جامعہ پنجاب لاہور: 556)

خواتین نے غیر معمولی اور شدید ضرورت کے وقت جہاد میں حصہ لیتے ہوئے جس عزم و حوصلے کا مظاہرہ کیا اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ غزوہ احد میں جس وقت کفار نے عام حملہ کر دیا تھا اور آپ ﷺ کے ساتھ چند جانثار رہ گئے تھے تو اس افراتفری میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت کعب النجاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار جب آپ ﷺ کی طرف بڑھتے تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں اس طرح دشمنوں کو روکنے کی کوشش میں خود شدید زخمی ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر ان کی شجاعت کی تعریف فرمائی۔ غزوہ خندق میں حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب نے جس پامردی سے ایک یہودی کو قتل کیا اور قلعہ میں موجود عورتوں کی حفاظت کی وہ حیرت انگیز ہے۔ ان کے متعلق غزوہ احد میں بھی دشمن پر نیزے سے حملہ کرنے کی شہادت ملتی ہے۔ غزوہ حنین میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ حال تھا کہ وہ خنجر لئے پھرتی تھیں تا کہ جہاں کوئی دشمن دین نظر آئے وہ اس کا پیٹ چاک کر دیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے ساتھ حضرت اُمّ

Marfat.com

سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر انصاری عورتوں کو جنگوں میں لے جاتے تھے اور وہ سپاہ اسلام کو پانی پلانے اور زخمیوں کو مرہم پٹی کرنے کی خدمات انجام دیتی تھیں۔ (ایضا557)

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے ساتھ غزوہ احزاب، غزوہ خیبر، غزوہ خندق میں شریک ہوئیں۔ جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ زخمی ہوئے تو اُن کا علاج بھی وہی کرتی رہیں۔ حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت معوذ بھی آپ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئیں مجاہدوں کو پانی پلانا، جنگ میں کام کرنے والوں اور زخمیوں کو مدینہ منورہ پہنچانا ان کے ذمہ تھا۔ (ایضا)

غزوہ احد کے موقعہ پر اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زخمیوں کو پانی پلایا۔ غزوہ احد کے موقعہ پر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی یہی خدمات انجام دیں اور جب آپ ﷺ زخمی ہوئے تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہی زخم کو چٹائی کی راکھ سے بھرا تھا اور حضرت حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش بھی آپ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شامل ہوئیں۔ غزوہ احد میں پانی پلانا اور زخمیوں کو مرہم پٹی کرنا ان کے ذمہ تھا۔ حضرت ام زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور چند دوسری عورتوں نے غزوہ خیبر کے موقع پر چرخہ کات کر مسلمانوں کی مدد کی۔ وہ میدان جنگ سے تیر اٹھا کر لانے اور مجاہدین کو ستو پلانے پر مامور تھیں۔ (ایضا۔ص 558)

بعض عورتوں نے دین حق کی مدافعت شمشیر و سنان سے کی جبکہ بعض نے یہ فریضہ اپنی زبان و بیان اور درہم و دینار سے ادا کیا۔ اروی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عبدالمطلب کے بارے میں روایت ہے کہ اپنے بیٹے کو حضور ﷺ کی مدد کرنے اور آگے بڑھنے کی ترغیب دلاتی تھیں۔ (ایضا) سنت کے مطابق عورتوں کو دینی خدمات کا موقع ملنا چاہیئے۔

Marfat.com

عورت کو مزارات پر جانے کی ممانعت:

جب عورت مزار پر جانے کے لیے گھر سے ارادہ کرتی ہے۔ اس پر لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔ سوائے روضہ انور ﷺ کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ اور عظیمہ قریب الواجبات ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو میرے مزار کریمہ کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی''۔ دوسری حدیث اس طرح سے ہے ''جس نے حج کیا اور میرے مزار کی زیارت کو نہ آیا بے شک اس نے مجھ پر جفا کی'' (فاضل بریلوی اور امور بدعت، ص185)۔

چونکہ عورتوں کو مزارات پر جانے کی اجازت نہیں اسلئے انہیں مزارات پر نہیں جانا چاہیئے۔

پردہ کی اہمیت:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عورت پردہ میں رہنے والی شے ہے جب وہ باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے''۔ (مختصر کتاب الکبائر: امام شمس الدین ذہبی: وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد مملکت سعودی عرب: ص56) امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت جب اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم الشان ہوتی ہے، عورت کے لیے رضائے الٰہی کے حصول کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ چراغ خانہ رہے اور شوہر کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ (ایضا)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''عورت پردہ میں رہنے والی چیز ہے اور جب وہ اپنے گھر سے باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے، حالانکہ وہ اپنے گھر کی کوٹھری میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے قریب ترین رہتی ہے''۔ (ایضا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا''۔ (ایضا)

Marfat.com

آدابِ لباس

سفید لباس کا استعمال:

حضور ﷺ کو رنگوں میں سفید رنگ کا لباس زیادہ پسند تھا۔ حضور ﷺ کے ہر عمل میں سادگی کا پہلو نمایاں تھا۔ آپ ﷺ کا لباس سادہ مگر صاف ستھرا ہوتا تھا۔ کپڑوں میں عموماً آپ ﷺ کو سفید رنگ کا کپڑا زیادہ پسند تھا اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے "سفید رنگ کے کپڑوں کو لازم پکڑو، اسی لباس کو زندہ پہنیں اور اسی لباس میں مردے کو کفنایا جائے"۔ ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے سفید لباس کو خیر اللباس قرار دیا (مختصر اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، صفحہ 199)۔ لباس بناتے وقت سنت کے مطابق سفید لباس کو ترجیح دینی چاہیے۔

ریشمی کپڑے کے استعمال کی ممانعت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ریشم کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو (صحیح بخاری شریف مترجم۔ جلد اول: کتاب الجمعہ: 839)۔ مردوں کو ریشم پہننے کی اجازت نہیں اسلئے مردوں کو ریشمی لباس سے گریز کرنا چاہیے۔

عمامہ سے نماز کی فضیلت:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی 70 رکعتوں سے افضل ہیں" (فیضان سنت بحوالہ مسند الفردوس)۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے"۔ (فیضان سنت بحوالہ دیلمی)۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "عمامہ باندھو! تمہارا حلم (بردباری) بڑھے گا"۔ (فیضان سنت بحوالہ

Marfat.com

حاکم وطبرانی)۔عمامہ پہن کرنماز پڑھنے سے 70 گنا ثواب بڑھ جاتا ہے اسلئے عمامہ پہن کرنماز پڑھنی چاہیئے۔

ٹوپی اور عمامہ کا اکٹھا استعمال کرنا:

ٹوپی پرعمامہ شریف باندھنا سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ نبی کریم ﷺ ٹوپی پر عمامہ شریف باندھتے تھے۔شملہ بعض اوقات کندھے پراور بعض اوقات دونوں کندھوں کے درمیان ڈال لیتے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: ''ہم میں اور مشرکین میں یہی فرق ہے کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں''۔(سنن ابوداؤد شریف،حدیث نمبر 4078)۔سنت نبوی ﷺ کے مطابق ٹوپی پرعمامہ پہن کرنماز ادا کرنی چاہیئے۔

حضور نبی کریم ﷺ عمامہ کے علاوہ کبھی خالی سفید ٹوپی بھی پہنتے تھے۔گھر میں پہننے کی ٹوپی سر مبارک سے چپٹی ہوئی ہوتی تھی۔آپ ﷺ سفر میں اٹھی ہوئی باڈر والی ٹوپی استعمال فرماتے۔سوزنی نما سلے ہوئے کپڑے کی دبیز والی ٹوپی بھی پہنتے۔(محسن انسانیت ﷺ نعیم صدیقی،صفحہ 93)۔ گھر میں خالی سفید ٹوپی پہننا سنت ہے اسلئے گھر میں خالی سفید ٹوپی ہی پہننی چاہیئے۔

قمیض کا استعمال:

آپ ﷺ کو لباس میں کسی قسم کا تکلف پسند نہ تھا تاہم آپ ﷺ کا لباس چادر، قمیض اور تہبند ہوتا تھا۔آپ ﷺ کی کتان سے بنی ہوئی قمیض کی آستینیں کلائی کے جوڑ تک ہوتی تھیں۔(سیرت خیر الانام ﷺ :اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب،لاہور،ص199)۔کرتا پہننا سنت نبوی ﷺ ہے اسلئے کرتا پہننا چاہیئے تاکہ سنت کی ادائیگی ہوسکے۔

تہبند کا استعمال:

آپ ﷺ تہبند باندھتے تھے جو کہ اگلی جانب سے نیچے اور پچھلی طرف سے کسی قدر اونچا

Marfat.com

اور ناف سے نصف پنڈلی تک ہوتا تھا۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، صفحہ 199)۔ تہبند پہننا سنت ہے اسلئے تہبند بھی پہننا چاہیئے تا کہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو سکے۔

شلوار کا استعمال:

حضور ﷺ نے کبھی کبھی شلوار بھی پہنی ہے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شلوار کو خصوصی طور پر پہنا تھا۔ (سیرت سید لولاک ﷺ از قدر آفاقی صفحہ نمبر 82)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے چار درہم کے بدلے شلوار خریدی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور ﷺ بھی شلوار پہنتے ہیں؟ فرمایا "میں اس کو پہنتا ہوں، سفر میں اور حضر میں بھی، رات اور دن میں کیونکہ مجھے ستر پوشی کا حکم دیا گیا ہے۔ شلوار سے زیادہ پردے والا کپڑا اور کوئی نہیں۔ (ضیاء النبی ﷺ از کرم شاہ الازہری جلد 5، صفحہ 578)۔ شلوار پہننا بھی سنت رسول اللہ ﷺ ہے اسلئے شلوار پہننی چاہیئے۔

عبا و شیروانی کا استعمال:

حضور نبی کریم ﷺ کو لباس میں کسی قسم کا تکلف پسند نہ تھا۔ بعض اوقات آپ ﷺ شامی عبا بھی ملبوس فرماتے تھے۔ جس کی آستینیں تنگ ہوتیں تو آپ ﷺ نیچے سے بازو نکال کر دھویا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ شیروانی قبا بھی استعمال فرمائی جس کی جیب اور آستینوں پر دیبا کی سنجاف تھی ۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، جلد 19، ص 92-91)۔ عبا اور شیروانی پہن کر سنت رسول اللہ ﷺ وادا کرنا چاہیئے۔

لباس پہننے کا سنت طریقہ:

لباس پہننے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ کرتا پہنتے وقت پہلے دایاں ہاتھ بازو میں

Marfat.com

ڈالے اور پھر بایاں ہاتھ بازو میں ڈالے۔ حضورﷺ ہر کام دائیں ہاتھ سے کرتے تھے اور کرتا پہنتے وقت بھی دایاں ہاتھ پہلے بازو میں ڈالتے اور پھر بایاں ہاتھ بازو میں ڈالتے اور امتیوں کو بھی اس کی تعلیم دی۔ (محسن انسانیت ﷺ: از نعیم صدیقی: ص92)۔ لباس پہنتے وقت سنت کے مطابق ابتداء دائیں طرف سے کرنی چاہیئے۔

فرنگی تہذیب سے نفرت کرنا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ'' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اسے کٹوا دیتے (بخاری شریف مترجم: جلد سوم: حدیث 836)

ابو مسلمہ اور سلیمان بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک یہود اور انصاریٰ خضاب نہیں کرتے'' لہٰذا تم ان کی مخالفت کیا کرو (ایضاً۔ حدیث 842) انگریزی تہذیب سے نفرت کرنا فرمان نبوی ﷺ ہے اسلئے انگریزی تہذیب سے نفرت کرنی چاہیئے۔

موزوں کا استعمال:

حضور نبی کریم ﷺ کو موزے استعمال کرنے کی عموماً عادت نہ تھی۔ مگر نجاشی نے (غالباً چرمی) موزے بھیجے تو آپ ﷺ نے استعمال فرمائے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے ان موزوں کو بھی پہنا جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور ہدیہ پیش کیے تھے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، صفحہ 199)۔ نبی کریم ﷺ نے موزوں کا استعمال کیا ہے اسلئے موزے بھی استعمال کرنے چاہیئے تا کہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو جائے۔

Marfat.com

نعلین شریفین کا استعمال:

حضور ﷺ بالوں والی، بالوں کے بغیر اور پیلے رنگ کی نعلین مبارک پہنتے تھے (الانوار فی شمائل نبی مختار)۔ چونکہ نبی کریم ﷺ پیلے رنگ کے نعلین مبارک پہنا کرتے تھے اسلیئے پیلے رنگ کا جوتا پہن کر سنت کا ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔

جوتا پہننے کا سنت طریقہ:

جوتا پہننے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ جوتا پہلے دائیں پاؤں اور پھر بائیں پاؤں میں پہنا جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص جوتا پہنے تو پہلے سیدھے پاؤں میں پہنے اور جب جوتا اتارے تو الٹا اتارے۔ یعنی پہننے میں پہلا جوتا دائیں پاؤں کا ہونا چاہیے اور اتارنے میں پہلا جوتا بائیں پاؤں کا۔ (مشکوۃ شریف مترجم: جلد دوم حدیث نمبر 4190)۔ سنت کے مطابق جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں پہننا چاہیئے۔ اور اتارتے وقت پہلے بایاں جوتا اور پھر دایاں جوتا اتارنا چاہیئے۔ اس طرح سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

سادہ بچھونے کا استعمال:

آپ ﷺ کھجور کی چٹائی پر لیٹتے تھے جس کے نشان آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پڑ جاتے تھے۔ ایک رات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گدے کو نرم کرنے کے لیے اس کی چار تہیں بنا دیں مگر آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ سابقہ حالت پر لگانے کا حکم دیا (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 92

Marfat.com

کھانے کے آداب

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا، ہاتھ دھونا محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ طریقہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے۔ (فیضان سنت، ص 783 بحوالہ طبرانی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے، وضو کرے یعنی ہاتھ دھو کر کھائے اور جب اٹھایا جائے اس وقت بھی وضو کرے یعنی ہاتھ دھو کر کھائے''۔ (فیضان سنت، صفحہ 783 بحوالہ ابن ماجہ)۔ سنت کے مطابق کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے چاہئیں۔ تاکہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو سکے۔ نیز تنگ دستی دور ہو سکے۔

دستر خوان پر کھانا:

دستر خوان پر کھانا کھانے کے متعلق حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ:

"عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَكَلَ سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَلَهٗ مُرَقَّقٌ وَلَا اَكَلَ عَلٰی خِوَانٍ قَطُّ قِيْلَ لِقَتَادَةَ فَعَلٰی مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی طشتری میں کھایا ہو، یا پتلی روٹی (چپاتی) کھائی ہو، یا کبھی میز پر کھانا کھایا ہو۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ

Marfat.com

پھر آخر وہ کس چیز پر کھاتے تھے؟ جواب دیا کہ دستر خوان پر۔(بخاری شریف مترجم اردو، جلد سوم، کتاب الاطعمہ حدیث 353)۔ سنت کے مطابق کھانا دستر خوان پر کھانا چاہیئے تا کہ برکت اور شفا حاصل ہو سکے۔

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا:

سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ اَبِى سَلَمَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ غُلَامًا فِى حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِىْ تَطِيْشُ فِى الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طُعْمَتِىْ بَعْدُ

ترجمہ: وہب بن کیسان نے حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لڑکپن میں رسول اللہ ﷺ کے زیر کفالت تھا جبکہ میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، برخودار بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد اس طریقے سے کھاتا رہا ہوں۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد سوم، کتاب الاطعمہ، حدیث 343)۔ سنت کے مطابق بسم اللہ پڑھ کر کھانا چاہیئے۔

اپنے سامنے سے کھانا:

قَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد سوم، کتاب الاطعمہ، باب 227)۔ سنت کے مطابق اپنے سامنے سے کھانا چاہیئے تا کہ سنت بھی ادا ہو جائے اور ادب بھی ملحوظ خاطر رہے۔

Marfat.com

یک زانو بیٹھ کر کھانا:

پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمۃ اللہ علیہ اس ضمن میں فرماتے ہیں ''کھانا کھانے کا مستحب اور سنت طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں گھٹنے کو کھڑا اور بائیں گھٹنے کو بچھا کر کھانا کھایا جائے۔ (ضیاء النبی، از پیر کرم شاہ الازہری)۔ سنت کے مطابق یک زانو بیٹھ کر کھانا چاہیئے۔

جوتے اتار کر کھانا:

نبی کریم ﷺ جوتے اتار کر اور دستر خوان بچھا کر کھانا نوش فرمایا کرتے تھے۔ (محسن انسانیت ﷺ: از نعیم صدیقی)۔ سنت کے مطابق جوتے اتار کر کھانا چاہیئے۔

روٹی کے ٹکڑے کھانا:

زمین پر گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھانا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے اٹھا کر صاف کیا اور کھالیا۔ ارشاد فرمایا ''اے عائشہ! عزت دار چیز کی عزت کیا کرو''۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کا رزق چھین لیتا ہے تو وہ واپس نہیں کرتا۔ (بحوالہ سنن ابن ماجہ)۔
سنت کے مطابق زمین پر گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے اٹھا کر کھانے چاہیئیں اس میں شفا ہے۔

مل بیٹھ کر کھانا:

نبی کریم ﷺ کو افراد کا الگ الگ بیٹھ کر کھانا ناپسند تھا۔ آپ ﷺ مل کر کھانا کھانے کو پسند فرماتے تھے اور اکٹھے ہو کر کھانے کی تلقین فرماتے تھے کہ اس میں برکت ہے۔ (محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی: ص 113)۔ سنت کے مطابق اکٹھے بیٹھ کر کھانا چاہیئے تا کہ دلوں میں محبت پیدا ہو۔

Marfat.com

سر ڈھانپ کر کھانا:

ننگے سر کھانا خلاف سنت ہے اس لیے سر ڈھانپ کر کھانا چاہیے۔(صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد سوم: کتاب الاطعمہ: حدیث نمبر 422)۔ سنت کے مطابق سر ڈھانپ کر کھانا چاہیئے تاکہ شیطان کھانے میں شامل نہ ہو سکے۔

انگلیوں کو چاٹنا:

ہاتھ پونچھنے (صاف کرنے) سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا ترجمہ: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو جب تک انگلیوں کو (خود) چاٹ نہ لے یا (کسی اور کو) چٹا نہ لے اس وقت تک نہ پونچھے۔(صحیح بخاری شریف مترجم: جلد سوم: کتاب الاطعمہ حدیث 420)۔ سنت کے مطابق کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرنا چاہیئے تاکہ شفا حاصل ہو سکے۔

کھانے کے بعد دعا مانگنا:

حضور ﷺ کھانے کے بعد دعا مانگا کرتے تھے۔ خالد بن معدان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے۔"اس میں تعریف خدا کی ہے، بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی۔ اے ہمارے رب! ایسی تعریف جو ختم نہ ہو، نہ ایسی جو ایک بار ہو کر رہ جائے اور نہ ایسی جس کی حاجت نہ رہے"۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد سوم: کتاب الاطعمہ: حدیث 422)۔

Marfat.com

کھانے کے بعد سنت کے مطابق دعا مانگنی چاہیئے ۔ کھانا کھانے کے بعد دستر خوان سے اٹھ کر علیحدہ ہونا سنت رسول اللہ ﷺ ہے اس پر عمل کرنا چاہیئے ۔

حضور ﷺ کھانے کی مجلس سے بہ تقاضا مروت سب سے آخر میں اٹھتے ۔ دوسرے لوگ اگر پہلے فارغ ہو جاتے تو ان کے ساتھ ہی آپ ﷺ بھی اٹھ جاتے (محسن انسانیت ﷺ از نعیم صدیقی صفحہ 113)۔

سنت کے مطابق کھانے سے فارغ ہو کر اٹھنا چاہیئے ۔

کم کھانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ (ایک دن) رسول کریم ﷺ کے ہاں ایک مہمان آیا جو کافر تھا رسول کریم ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری دو ہنے کا حکم دیا ۔ بکری دوہی گئی اور اس کافر نے اس دودھ کو پی لیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے دوسری بکری دوہی گئی وہ اس کا دودھ کو بھی پی گیا ۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا ۔ رسول کریم ﷺ نے اس وقت بھی اس کے لئے ایک بکری دو ہنے کا حکم دیا ۔ بکری دوہی گئی اور اس نے اس کا دودھ پی لیا ۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بکری دو ہنے کا حکم دیا (بکری دوہی گئی) لیکن (اب) وہ اس کا پورا دودھ نہ پی سکا ۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں'' ۔ (مظاہر حق جدید، جلد چہارم: حدیث 15)

واضح رہے کہ کم کھانے کی عادت اختیار کرنا، عقلاء باہمت اور اہل حقیقت کے نزدیک مستحسن و محمود ہے مومن کی شان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ صبر و قناعت کو اختیار کرے ۔ زہد و ریاضت کی راہ اختیار کرے اور اپنے معدے کو اتنا خالی رکھے جو نورانیت دل، صفائی باطن اور شب بیداری کے لئے ممد و معاون ہو ۔ سنت کے مطابق کم کھانا چاہیئے تا کہ عبادت میں خلل پیدا نہ ہو ۔

Marfat.com

کلی کرنا:

سوید رضی اللہ عنہ راوی کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر جانے کیلئے نکلے تو جب ہم صہبا کے مقام پر پہنچے۔ تو حضور ﷺ نے کھانا طلب فرمایا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں صرف ستو ہی پیش کیے جا سکے۔ ہم نے بھی وہ پھانکے اور آپ ﷺ کے ساتھ کھائے۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کلیاں کیں۔ پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری شریف: جلد سوم: کتاب الاطعمہ: حدیث نمبر 419)۔ سنت کے مطابق کھانے کے بعد کلی کر کے منہ اور دانتوں کو صاف کرنا چاہیئے تاکہ دانت خراب ہوں نہ منہ میں بدبو پیدا ہو۔

کھانے کا عیب ظاہر نہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کبھی بھی کھانے کو برا نہیں کہا اگر آپ ﷺ کو رغبت ہوتی تو اس کو کھا لیتے اور اگر ناپسند فرماتے تو اس کو چھوڑ دیتے (مظاہر حق جدید: جلد چہارم: حدیث 14)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ کھانے کی چیزوں کے سلسلہ میں آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جو چیز آپ ﷺ کو پسندیدہ ہوتی اس کو آپ ﷺ رغبت کے ساتھ کھا لیتے اور جو چیز آپ ﷺ کو مرغوب و پسندیدہ نہ ہوتی تھی اس کو نہیں کھاتے تھے۔ یہ نہیں تھا کہ جو چیز پسندیدہ نہ ہوتی اس کو برا کہتے اس میں عیب نکالتے۔ سنت کے مطابق کسی کھانے کو برا نہیں کہنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے رزق میں کمی ہو سکتی ہے۔

دوسروں کو کھانے میں شریک کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "دو آدمیوں کا

Marfat.com

کھانا تین آدمیوں کو اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو کافی ہوتا ہے"۔ (مظاہر حق جدید: جلد چہارم: حدیث 16) سنت کے مطابق کھانے میں دوسروں کو شامل کر کے سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل کر لینا چاہیئے۔

کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا:

بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔ جامع الصغیر میں یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھاؤ کیونکہ گرم میں برکت نہیں ہوتی۔ (مظاہر حق جدید: جلد چہارم: حدیث 78) سنت کے مطابق کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے معدے کی بیماریاں پیدا نہیں ہوتیں۔

برتن کو صاف کرنا:

طبرانی نے یہ روایت کی ہے کہ جس شخص نے رکابی اور اپنی انگلیوں کو چاٹا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں سیر کرے گا (مظاہر حق جدید: جلد چہارم: حدیث 79)۔ سنت کے مطابق کھانے کے برتن کو چاٹ کر صاف کرنا چاہیئے۔ اس سے بیماری میں شفا ملتی ہے۔

مٹی کے پیالے میں کھانا:

حضور ﷺ کو دسترخوان پر چھوٹی چھوٹی پیالیوں اور طشتریوں میں کھانا ڈال کر رکھنا ناپسند تھا۔ سونے چاندی کے برتنوں کو بالکل حرام قرار دے دیا تھا۔ آپ ﷺ کانچ، مٹی، تانبے اور لکڑی کے برتنوں کو استعمال فرماتے رہے۔ (محسن انسانیت ﷺ از نعیم صدیقی: صفحہ 113)۔ مٹی کے پیالے میں کھانا کھا کر سنت کی ادائیگی کرنی چاہیئے۔ مٹی کے پیالے میں کھانا کھانے سے بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

Marfat.com

مشروبات کے آداب

پانی اللہ تعالیٰ کی بہت ہی بڑی نعمت ہے اس کے بغیر کسی جاندار کا زندہ رہنا ممکن نہیں۔ ہر جاندار چیز پانی پیتی ہے۔ مسلم اور غیر مسلم بھی پانی پیتے ہیں لیکن مسلمانوں کا پانی پینے کا طریقہ غیر مسلموں سے جدا ہے۔ مسلمان سنت نبوی ﷺ کے مطابق پانی اور مشروب پیتے ہیں جس سے ان کی جسمانی اور روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں اور توشہ آخرت کا سامان پیدا ہوتا ہے۔

تین سانس میں پینا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پانی پینے کے دوران تین بار سانس لیتے تھے۔ (مظاہر حق جدید، شرح مشکوٰۃ شریف مترجم اردو: حدیث۔1)

مسلم نے ایک روایت بیان کی ہے کہ ''آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ کئی سانس میں پانی پینا اچھی طرح سیراب کرتا ہے اور پیاس بجھاتا ہے۔ بدن کو صحت بخشتا ہے اور خوب ہضم ہوتا ہے اور معدہ میں بڑی آسانی کے ساتھ جاتا ہے''۔ (مظاہر حق جدید، شرح مشکوٰۃ شریف مترجم اردو: باب الاشربہ: علامہ نواب قطب الدین خاں دہلوی: حدیث۔ 1) سنت کے مطابق پانی تین سانس میں پینا چاہیے۔

مشک، ہینڈ پمپ، نلکے یا گھڑے کو منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت:

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشک، ہینڈ پمپ، نلکے، گھڑے کے دہانے (منہ) سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (ایضا۔حدیث۔2)

Marfat.com

کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت:

کھڑے ہو کر پانی پینا سنت کے خلاف ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر نہ پانی پیئے اگر کسی نے بھول سے کھڑے ہو کر پی لیا تو اس کو چاہیئے کہ وہ قے کر ڈالے (ایضاً۔ حدیث۔4)

زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں زمزم کے پانی کا ایک ڈول لے کر آیا تو آپ ﷺ نے اس کو اس حالت میں پیا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تھے۔ (ایضاً۔ حدیث۔6)

وضو کا پانی کھڑے ہو کر پینا:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ (ایک دن) انہوں نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر لوگوں کے معاملات و مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے کوفہ کی ایک بلند و کشادہ جگہ پر اپنی مجلس قائم کی (اور وہاں لوگوں کے جھگڑوں اور معاملوں کو سن سن کر فیصلے کرتے رہے) یہاں تک کی عصر کا وقت آ گیا۔ جب (وضو کے لئے) پانی لایا گیا تو انہوں نے (اپنی پیاس بجھانے کے لئے وضو سے پہلے اس پانی میں سے) پیا اور پھر انہوں نے (وضو کے لئے) اپنا منہ اور اپنے ہاتھ دھوئے اور راوی نے ذکر کیا کہ (انہوں نے) اپنا سر کا مسح اور اپنے پاؤں دھوئے اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کھڑے ہوئے اور وضو کا بچا ہوا پانی اس حالت میں پیا کہ وہ کھڑے ہوئے تھے اور پھر فرمایا کہ بعض کھڑے ہو کر پینے کو کراہت محمول کرتے ہیں یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے جب

Marfat.com

کہ حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے جیسا کہ (ابھی) میں نے کیا ہے۔ (ایضاً۔ حدیث۔7)۔سنت کے مطابق وضو کا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہیئے۔

سونے چاندی کے برتن کے استعمال کی ممانعت:

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص چاندی کے برتن میں پینے کی کوئی چیز پیتا ہے تو اس کا یہ پینا اس کے علاوہ اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرے گا کہ اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ کو نمٹ نمٹ اتارے گا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص چاندی اور سونے کے برتن میں کھاتا اور پیتا ہے (اس کا حشر بھی یہی ہوگا)'' (ایضاً: حدیث۔9)

دائیں طرف سے شروع کرنا:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول کریم ﷺ (جب ہمارے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ) کے لئے گھر کی پلی ہوئی ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اور اس دودھ میں کنوئیں کے پانی میں ملایا گیا جو انس رضی اللہ تعالیٰ کے گھر میں تھا۔ پھر یہ دودھ کا پیالہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں سے آپ ﷺ نے کچھ دودھ پیا۔ (اس وقت) آنحضرت ﷺ کی بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے اور دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! یہ بچا ہوا دودھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیجئے''۔ لیکن آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو عنایت فرمایا جو آپ ﷺ کی دائیں طرف بیٹھا تھا۔ اور فرمایا کہ ''دایاں مقدم ہے اور پھر دایاں''۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ (آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ) ''یاد رکھو! دائیں طرف کے زیادہ حقدار ہیں۔ لہٰذا دائیں طرف والوں کو دیا کرو یعنی جب یہ تمام ہو گیا

Marfat.com

کہ دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں تو تم بھی دائیں طرف والوں کی رعایت ملحوظ رکھا کرو کہ دینے میں انہی سے ابتدا کرو" (ایضاً: حدیث۔11) کوئی چیز تقسیم کرتے وقت ابتداء دائیں طرف سے کرنی چاہیئے۔

پیتے وقت برتن میں سانس لینے کی ممانعت:

پیتے وقت برتن میں سانس لینا منع ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ (پانی وغیرہ پیتے وقت) برتن میں یا پیالہ وغیرہ میں سانس لیا جائے۔ یا پھر پھونک ماری جائے (ایضاً: حدیث۔15) سنت نبوی ﷺ کے مطابق پیتے وقت برتن میں سانس نہیں لینا چاہیئے۔

میٹھا اور ٹھنڈا مشروب استعمال کرنا:

حضور ﷺ کو میٹھا اور ٹھنڈا مشروب بہت پسند تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے نزدیک پینے کی چیزوں میں ٹھنڈی میٹھی چیز بہت پسندیدہ تھی (ایضاً: حدیث۔20) سنت کے مطابق میٹھا اور ٹھنڈا مشروب استعمال کرنا چاہیئے۔

دودھ استعمال کرنا:

حضور ﷺ نے فرمایا کھانے پینے میں دودھ بہترین چیز ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کسی شخص کو دودھ پینے کو ملے تو وہ یوں کہے: اے اللہ ہمیں ہمارے اس دودھ میں برکت عطا فرما اور ہم کو اس سے زیادہ پینے کو دے کیونکہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے جو خدا سے مانگی جاسکے (ایضاً: حدیث۔21) فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق کھانے پینے میں دودھ بہترین چیز ہے اسلیئے دودھ کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

طب و طبابت

طب کی تعلیم:

طب کی تعلیم حاصل کرنا نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری اس کی شفا بھی اتاری ہے۔

عطار بن ابی رباح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کی شفا بھی اتاری ہے''۔ (یعنی دنیا میں ہر بیماری کیلئے سامان شفا موجود ہے) (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد 3: کتاب الطب حدیث 638)۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق طب کی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔

علاج معالجہ کرنا:

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کہ عجوۃ جنت کے میووں سے ہے اور اس میں شفا ہے، زہر ہے اور کماۃ ایک قسم ہے من کی جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اور پانی یعنی عرق اس کا شفاء ہے آنکھ کے درد کی۔ (ترمذی شریف مترجم اردو: جلد اول: ص 745)

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے بہتر تمہاری دواؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی ہے اور پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت ﷺ منہ میں دوا ڈالی آپ ﷺ کے دو اصحاب نے پھر جب افاقہ ہوا فرمایا: آنحضرت ﷺ نے دوا ڈالو ان کے منہ میں پھر سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی سوا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ (ایضاً۔735) علاج کرنا سنت ہے اس لئے بیماری کے دوران علاج کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

دعا کرنا:

کسی بیمار کیلئے دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرمائے سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

جب کوئی بیمار حضور ﷺ کے پاس آکر بیماری سے شفایابی کیلئے دعا کا طلب گار ہوتا تو حضور ﷺ اس کی شفایابی کیلئے دعا فرمایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ اس بیمار کو شفا عطا فرما دیتا تھا۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ: جامعہ پنجاب، لاہور: ص: 517)

آپ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے صحت یابی کی دعا فرمائی تو ان کی شدید بیماری دور ہوگئی۔ انہی کے بارے میں منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے مستجاب الدعوات ہونے کی دعا مانگی۔ فرمایا کہ: "اے اللہ جب سعد تجھ سے دعا مانگیں تو ان کی دعا قبول فرما"۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ ان کی ہر دعا قبول ہو جاتی تھی۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، صفحہ 517)۔ بیمار کے لئے دعا کرنا سنت ہے اس لئے بیمار کے لئے شفاء کی دعا کرنی چاہیئے۔

صدقہ و خیرات کرنا:

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "صدقہ بلا کو دور کر دیتا ہے"۔ (مشکوۃ شریف مترجم جلد اول، باب صدقہ کی فضیلت حدیث 29-1793)۔

شہد سے علاج کرنا:

شہد سے علاج کرنا فرمان نبوی ﷺ ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کو شہد اور حلوہ (میٹھا کھانا) مرغوب تھا۔ آپ ﷺ جب نماز عصر پڑھانے کے بعد مسجد سے گھر واپس آتے تھے تو بیویوں کے گھروں میں

Marfat.com

جاتے تھے اور ان سے کسی ایک کے پاس زیادہ وقت گزارتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے اور وہاں معمول سے زیادہ دیر لگائی۔ کیونکہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ کو شہد کا شربت پلایا جس سے آپ ﷺ کو قدرے دیر ہوگئی۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 614)۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں کچھ ہے یا تمہاری دوائیوں میں کوئی بھلائی ہے تو پچھنے لگوانے یا شہد پینے یا آگ سے داغ لگوانے میں ہے۔ یعنی جو چیز مرض سے موافقت کرے لیکن میں داغ لگوانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد 3، کتاب الطب، حدیث 643)۔

شہد سے علاج کرنا سنت نبوی ﷺ ہے اس لئے بیماری کی حالت میں شہد سے علاج کرنا چاہیئے۔

کلونجی سے علاج:

کلونجی سے علاج کرنا فرمان نبوی ﷺ ہے۔ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لازم پکڑو تم اس کالے دانہ یعنی کلونجی کو اس لیے کہ اس میں شفاء ہے ہر مرض کی مگر سام اور سام موت ہے۔ (ترمذی شریف مترجم اردو: جلد اول: ص 731) کلونجی سے علاج کرنا فرمان نبوی ﷺ کے مطابق ہے اس لئے بیماری میں کلونجی سے علاج کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

آدابِ مسجد

تعمیرِ مسجد:

جب نبی کریم ﷺ مکہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو مدینہ منورہ کے قریب قباء کے مقام پر کچھ دنوں کے لیے قیام فرمایا اور وہاں سب سے پہلی مسجد قباء تعمیر کی جس کا قبلہ بھی آنحضرت ﷺ نے متعین فرمایا۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور: ص 127)۔

مدینہ منورہ پہنچ کر آنحضرت ﷺ نے پہلا کام یہ کیا کہ خالی میدان کو جو دو یتیم بچوں کی ملکیت تھا قیمتاً حاصل کیا۔ وہاں مسجد نبوی اور اپنے کنبے کے لیے چند حجروں کی تعمیر انجام دی۔ (ایضاً) سنت کے مطابق مسجد بنانا سنت نبوی ﷺ ہے اس لئے مسجد بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ:

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں مسجد میں رکھنا اور باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف غنیۃ الطالبین میں تحریر فرماتے ہیں۔ مقدس مقامات، مسجدوں میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں داخل کرنا چاہیئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دایاں پاؤں پہلے مسجد میں رکھتے اور نکلتے

Marfat.com

وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھتے۔ (بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب 288 حدیث 453)۔

سنت کے مطابق مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر داخل کرنا چاہیئے پھر بایاں پاؤں۔

مسجد سے باہر آنے کا طریقہ:

مسجد سے باہر آنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے بایاں پاؤں باہر رکھا جائے اور پھر دایاں پاؤں مسجد سے باہر رکھا جائے لیکن جوتے میں پہلے دایاں پاؤں ہی ڈالنا چاہیے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھتے اور باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر رکھتے۔ مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ حتی الامکان اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے مثلاً طہارت، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے میں (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد اول: کتاب الصلوٰۃ حدیث 411) سنت کے مطابق مسجد سے باہر آتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا چاہیئے پھر دایاں پاؤں۔

مسجد کی نگرانی وصفائی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ فوت ہوگئی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ فوت ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے

Marfat.com

مجھے کیوں نہیں بتایا۔ لہٰذا مجھے اس مرد یا عورت کی قبر بتاؤ۔ آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس پر نماز پڑھی۔ (بخاری شریف مترجم اردو: جلد اول: کتاب الصلوٰۃ، حدیث 441)۔ مسجد کی صفائی کرنا سنت نبوی ﷺ ہے اس لئے مسجد کی صفائی میں حصہ لینا چاہیئے۔

مسجد میں دوڑنے کی ممانعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ اور تمہارے لیے سکون اور اطمینان لازم ہے۔ پس جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد اول: کتاب الجمعہ: حدیث 859) مسجد میں دوڑنا منع ہے اس لئے مسجد میں دوڑ کر نہیں آنا چاہیئے۔ بلکہ آرام اور سکون سے آنا چاہیئے۔

مسجد میں آواز بلند کرنے کی ممانعت:

مسجد میں بلند آواز سے بولنا آداب مسجد کے خلاف ہے۔ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری ماری۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو یا کہاں رہتے ہو؟ دونوں عرض گزار ہوئے اہل طائف سے۔ فرمایا کہ اگر تم اس شہر میں رہنے والے نہ ہوتے میں تم دونوں کو سزا دیتا کیونکہ تم رسول اللہ ﷺ کی

Marfat.com

مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔ (بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر 453)۔ مسجد میں آواز بلند کرنا آدابِ مسجد کے خلاف ہے۔

بیت الخلاء کا طریقہ:

بیت الخلاء میں جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

بیت الخلاء میں جانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بیت الخلاء میں جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں داخل کرنا اور پھر دایاں پاؤں۔ رفع حاجت سے فارغ ہو کر بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر رکھے اور پھر بایاں پاؤں۔ (محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی: ص 115)۔

سنت کے مطابق بیت الخلاء میں جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر داخل کرنا چاہیئے پھر دایاں پاؤں۔

گھر میں داخل ہونے کا طریقہ:

حضور نبی کریم ﷺ حتی الامکان اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد اول: کتاب الصلوٰۃ: حدیث۔ 411)۔

گھر میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اور پھر بایاں پاؤں اندر رکھنا اور گھر سے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں اور پھر دایاں پاؤں باہر رکھنا سنت رسول مقبول ﷺ ہے۔ (ریاض الصالحین صفحہ 292)

Marfat.com

آدابِ عبادات

امامت کی خدمات انجام دینا:

امامت کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی امامت فرمائی یہاں تک کہ مرض الوفات میں بھی جب تک طاقت رہی نمازوں کی بدستور امامت فرماتے رہے۔ پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کے حکم سے آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں سترہ نمازوں کی امامت فرمائی۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ: جامعہ پنجاب لاہور: ص 164 - 165)۔ امامت سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں کرنی چاہیئے۔

وضو کرنا:

نعیم مجمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا۔ انہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''قیامت کے روز میرے امتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث پنج کلیان کہہ کر بلائے جائیں گے جو تم میں سے اپنی چمک بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اسے بڑھانی چاہیئے (صحیح بخاری شریف مترجم: جلد اول: کتاب العلم: حدیث 136) وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اس لئے نماز ادا کرنے سے پہلے وضو کرنا چاہیئے۔

مسواک استعمال کرنا:

مسواک آپ ﷺ کی تمام زندگی کا معمول رہا یہاں تک کہ آخری گھڑیوں میں بھی

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کا منشا پا کر آپ ﷺ کو مسواک کرائی جس سے چہرہ مبارک فرطِ مسرت سے تمتمانے لگا۔ آپ ﷺ کو مسواک اس قدر پسند تھی کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں امت کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا لازمی حکم دیتا۔ آپ ﷺ ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرماتے اور ہر وضو میں اچھی طرح مسواک فرماتے اور دوسروں کو بھی آپ ﷺ یہی تلقین فرماتے کہ اگر ہر نماز کے لیے تازہ وضو نہ کیا جا سکے تو مسواک ضرور کر لینی چاہیے۔ سونے سے پہلے بھی مسواک کرنا آپ ﷺ کا معمول تھا اسی طرح جب بھی آپ ﷺ سو کر بیدار ہوتے تو ضرور مسواک فرماتے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 207)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کا استعمال اپنے لیے لازم کر لو کیونکہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ (فیضان سنت بحوالہ بخاری شریف) مسواک کرنا نبی کریم ﷺ کی پیاری سنت مبارکہ ہے۔ اس لئے وضو کے ساتھ مسواک کرنی چاہیئے۔

نماز کی اہمیت وفضیلت:

نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے جو کہ ایمان لانے کے ساتھ ہی نافذ ہو جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا نماز کے بارے میں ارشاد ہے کہ "سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا"۔ (بہار شریعت جلد سوم، صفحہ 7)۔ بقول شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

؎ روز محشر کہ جاں گداز بود   اولین پرسش نماز بود

انسان اشرف المخلوقات ہے اس لیے اس کی عبادت اور نماز بھی سب مخلوق کی

Marfat.com

عبادتوں پر فوقیت رکھنے والی ہونی چاہیے۔ کائنات میں جمادات، حیوانات، نباتات، چرند اور پرند بھی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عبادات کرتے ہیں۔ جمادات بے حرکت ادب سے نماز کے پہلے رکن قیام کی حالت میں دائمی کھڑے ہیں۔ حیوانات نماز کے دوسرے رکن رکوع کی حالت میں رہتے ہیں۔ چاند، سورج اور ستارے اپنی گردش کو سدا جاری رکھنے پر مامور ہیں۔ پانی، رعد، سایہ وغیرہ ہر مخلوق کا ایک طرز عبادت ہے جو نماز میں سمو دیا گیا ہے۔ غرض مسلمان کی نماز، کائنات کی نمازوں کا متوازن خلاصہ اور مجموعہ ہے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 208)۔

نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے رسول ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی ایک نشانی ہوتی ہے اور ایمان کی نشانی نماز ہے (احمد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ عہد جو ہمارے اور منافقوں کے درمیان ہے وہ نماز ہے جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے کفر کیا (احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ)۔

نمازِ پنجگانہ:

حضور نبی کریم ﷺ کو تمام زندگی نماز کے اہتمام کا بڑا خیال رہا۔ آپ ﷺ کے نزدیک سب سے عمدہ عمل نماز کا اول وقت پر ادا کرنا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی مبارک میں ایک نماز کے سوا (اور وہ بھی سفر کے دوران میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نیند آ جانے کی وجہ سے) کوئی نماز قضا نہ ہوئی۔ فرض نمازیں مسجد میں با جماعت اور نفل نمازیں گھر میں تنہا پڑھنا آپ ﷺ کو پسند تھا۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 208)۔

نمازِ فجر:

نماز فجر تاخیر سے پڑھنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے مگر ماہ رمضان میں جلدی پڑھنا

Marfat.com

سنت ہے۔ حضور ﷺ فجر کی نماز اتنی روشنی میں ادا فرماتے تھے کہ پاس بیٹھنے والا دوسرے کو پہچان سکتا تھا لیکن رمضان کے مہینہ میں آپ ﷺ فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھتے تھے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 208)۔

نمازِ ظہر:

ظہر کی نماز گرمیوں میں ذرا دیر سے اور سردیوں میں ذرا جلدی پڑھنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز ذرا دیر سے یعنی سایہ کے پانچ قدموں سے سات قدموں کے درمیان اور سردیوں میں ذرا جلدی سایہ کے تین قدموں سے پانچ قدم کے درمیان پڑھا کرتے تھے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 209)۔

نمازِ عصر:

نماز عصر اول وقت میں ادا کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے تھے جب کہ سورج کی روشنی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، سیدہ، طاہرہ، زاہدہ، عابدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں موجود ہوتی اور ایک شخص مدینہ منورہ کے انتہائی علاقے سے ہو کر سورج کے زرد ہونے سے قبل واپس پہنچ جاتا تھا۔ (ایضاً)۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عمر بن العزیز کے ساتھ نماز عصر پڑھی۔ پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں عرض گزار ہوا چچا جان! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا کہ نماز عصر اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز کا وقت ہے جو ہم آپ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد اول: کتاب مواقیت الصلوۃ: حدیث 519)

Marfat.com

نمازِ مغرب:

مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا مغرب کی نماز جلدی پڑھنے کا معمول تھا، یہاں تک کہ نماز کے بعد تیر گرنے کی جگہ دکھائی دے سکتی تھی۔ (ایضاً)۔

نمازِ عشاء:

حضور نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز کبھی تاخیر سے اور کبھی جلدی ادا فرماتے تھے۔ (ایضاً)

باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت:

نماز باجماعت ادا کرنے سے نماز کا ثواب ستائیس گنا بڑھ جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ باجماعت نماز کو تمہارے تنہا نماز پڑھنے کی نماز پر پچیس درجے فضیلت ہے اور نماز فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ شعیب نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اسے ستائیس گنا فضیلت حاصل ہے (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد اول: کتاب الاذان: حدیث 617) فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق نماز باجماعت ادا کر کے ستائیس گنا ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔

حالت نماز میں سر ڈھانپنا:

سر ڈھانپ کر نماز ادا کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے

Marfat.com

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عام معمول عمامہ پہننے کا تھا۔ گو بعض روایتیں ایسی موجود ہیں کہ آپ ﷺ نے صرف ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی ہے لیکن آپ ﷺ کے عام معمول کو دیکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ کا یہ عمل کسی عذر کی بنا پر ہو گا۔ بلا عذر کھلے سر نماز پڑھنا مکروہ ہو گا (جدید فقہی مسائل: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، ص 58-57، بحوالہ درمختار، ص 87 مطبوعہ بکلی)۔ ننگے سر نماز ادا کرنا مکروہ ہے اس لئے سر ڈھانپ کر نماز ادا کرنی چاہیئے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت:

نمازی کے سامنے سے گزرنا ارشاد نبوی ﷺ کے خلاف ہے۔ اس کا بڑا سخت گناہ ہے۔

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد نے انہیں حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کیلئے بھیجا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت ابوجہیم نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ آگے سے گزرنے کی نسبت چالیس سال تک کھڑے رہنے کو بہتر شمار کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو یاد نہیں آیا کہ سعید نے چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد اول: کتاب الصلوٰۃ: حدیث 483)۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کا سخت گناہ ہے۔

بدبودار اشیاء سے احتراز:

نبی کریم ﷺ کو فطری طور پر ظاہری و معنوی آلودگی سے شدید کراہت تھی۔ اگرچہ ایک وضو کے ساتھ متعدد نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں مگر حضور ﷺ ہر نماز

Marfat.com

کیلئے الگ وضو فرماتے۔ اگرچہ آپ ﷺ کے جسم مبارک کو فطری طور پر خوشبو کی ضرورت نہ تھی لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ کے استعمال میں خوشبو ہمیشہ رہی۔ اس نظافت طبع کا نتیجہ تھا کہ آپ ﷺ کو بدبودار اشیاء سے نفرت تھی۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب لاہور: ص 228-229)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص لسن کھائے، پھر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص لسن پیاز اور گندنا (بدبودار ترکاریاں) سے کوئی شے کھائے وہ ہماری مساجد میں ہمارے نزدیک نہ آئے۔ (جامع ترمذی، جلد دوم، ابواب الطعام، آداب طعام، حدیث 18)

فرمان نبوی ﷺ کے مطابق بدبودار اشیاء کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیئے۔

نماز کے بعد دعا مانگنا:

حضور ﷺ دعا کو عبادت کا مغز قرار دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جو خدا سے نہیں مانگتا خدا اس پر غضبناک ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ خود رسول اللہ ﷺ کو دعا کا بڑا اہتمام رہتا۔ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر یوں عاجزی سے دعا مانگتے جس طرح کوئی مسکین کھانا طلب کرتا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان تھا کہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پھیلا کر دعا مانگنی چاہیئے، نہ کہ ہاتھ الٹے کر کے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 214)۔

Marfat.com

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان کیلئے خط میں لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرتے ہی ہر نماز کے بعد کہتے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے اور اسی کیلئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کوئی شان والا اپنی مرضی سے نفع نہیں پہنچا سکتا کیونکہ شان کا عطا کرنے والا تو ہے۔ (بخاری شریف، مترجم اردو، جلد سوم، حدیث 1256)۔

نماز کے بعد دعا مانگنی سنت ہے اس لئے نماز کے اختتام پر دعا مانگ کر سنت رسول اللہ ﷺ ادا کرنی چاہیئے تا کہ سنت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو سکے اور حاجت روائی بھی اللہ کی طرف سے ہو جاتی ہے۔

نماز کے لیے صف بندی:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ ہماری صفوں کو برابر کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے (صفوں کی درستی کیلئے) دیکھا تو ایک شخص کا سینہ اور لوگوں سے آگے نکلا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں پر فرق پیدا کر دے گا''۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''نماز کو درست اور مکمل ہونے میں صفوں کی درستی بھی داخل ہے''۔ روایت یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفوں کی درستی کیلئے ایک شخص کو مقرر کرتے تھے اور جب تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر نہ ہو جاتی کہ صفیں برابر ہو گئی ہیں اس

Marfat.com

وقت تک ''اللہ اکبر'' نہ کہتے تھے۔ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس بات کی حفاظت و نگہداشت کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کا نام لے کر فرمایا کرتے تھے ''تم آگے بڑھو اور تم پیچھے کو ہٹو''۔ (ترمذی شریف)۔ سنت کے مطابق نماز صف باندھ کر ادا کرنی چاہیئے۔

نماز کے لیے صف بندی کی ترتیب:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (یعنی نماز کیلئے جماعت کھڑے ہونے تک) ہمیں برابر کرنے کیلئے ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے ''برابر برابر ہو جاؤ اور مختلف (یعنی آگے پیچھے) نہ ہو کہ خدا نہ کرے اس کی سزا میں تمہارے قلوب باہم مختلف ہو جائیں۔ فرماتے تھے: ''تم میں سے جو دانشمند اور سمجھدار ہیں وہ میرے قریب ہوں۔ ان کے بعد وہ لوگ ہوں جن کا نمبر اس صفت میں ان کے قریب ہے کھڑے ہوں اور ان کے بعد وہ لوگ جن کا درجہ ان کے قریب ہو''۔ (معارف الحدیث صفحہ 207 بحوالہ مسلم شریف)۔

حضرت ابو مالک الاشعری سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا حال بیان کروں؟ پھر بیان کیا کہ آپ ﷺ نے پہلے مردوں کو صف بستہ کیا۔ اس کے پیچھے بچوں کی صف بنائی پھر آپ ﷺ نے ان کو نماز پڑھائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہی طریقہ ہے میری امت کی نماز کا۔ (ایضاً صفحہ 210، بحوالہ ابوداؤد)۔

Marfat.com

حَجِ بیت اللہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے۔ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ برائیوں سے پاک حج۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول: کتاب المناسک، حدیث 1422)۔

حضور ﷺ نے خود بھی حج کیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ازواج مطہرات نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ حج وعمرہ کی سعادت حاصل کی۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور: ص 211)

ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے صرف ایک حج، دو عمرے اور ایک عمرہ قران ادا فرمائے۔ ابن کثیر اور دوسرے بہت سے سیرت نگاروں نے عمرہ صلح حدیبیہ کو شمار کر کے ان عمروں کی تعداد چار تک بیان کی ہے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، صفحہ 211)۔

Marfat.com

آدابِ جمعۃ المبارک

نماز جمعہ کی ابتداء:

امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ ابھی مکہ معظّمہ ہی میں تھے کہ جمعہ کی اجازت ہوگئی تھی مگر وہاں نماز جمعہ ادا نہ کی جاسکی۔ نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد سب سے پہلا جمعہ بنو سالم بن عوف کی بستی میں پڑھا۔ ایک اور روایت کے مطابق مسجد نبوی شریف کے بعد دوسری مسجد جس میں سب سے پہلے جمعہ پڑھا گیا وہ بحرین کے علاقے میں جوائی نامی شہر میں مسجد عبدالقیس تھی۔ (مختصر اردو دائرہ معارف اسلامیہ: جامعہ پنجاب، لاہور: ص 249)

ابن ماجہ کی روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر آج اس جگہ، اس دن، اس ماہ اور اس سال نماز جمعہ فرض کر دی ہے جو یوم قیامت تک فرض رہے گی۔ لہذا جس کسی نے اس نماز کو سہل انگاری سے چھوڑ دیا یا اس کا انکار کیا تو خدا تعالیٰ اس کی حالت کو کبھی مجتمع نہیں کرے گا اور نہ اس کے کام میں برکت دے گا۔ ایک اور جگہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بلا عذر تین بار نماز جمعہ ترک کی اللہ تعالیٰ اس کے دل کو آلودہ کر دے گا''۔ (مختصر اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 249)۔

نماز جمعہ میں فرض رکعت کی تعداد دو ہے جو آنحضرت ﷺ سے امت نے قولاً و عملاً متواتر نقل کی ہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نماز سفر اور نماز فجر دو دو رکعات ہیں۔ نماز جمعہ میں دو رکعت ہیں جس میں قصر نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے یونہی ارشاد ہوا ہے۔ (الخصائص، جلد 3، صفحہ 446)۔

Marfat.com

نماز جمعہ کی اہمیت وفضیلت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O (الجمعہ۔9)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کی اذان دی جائے (تم کو پکارا جائے) تو نماز کی طرف جلدی چلو اور خرید و فروخت کو ترک کر دو اور یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کریمہ کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں کہ اے ایمان والو! اے وہ لوگو! جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور اس کے واحد و یکتا ہونے کی تصدیق کی۔ جب جمعہ کے دن اذان کے ذریعہ تم کو نماز کیلئے بلایا جائے تو نماز جمعہ کے لیے جلد چلو اور اذان کے بعد خرید وفروخت بند کر دو۔ اگر تم اس بات کو سچ جانتے ہو کہ تجارت کے مقابلے میں جمعہ کی نماز تمہارے لیے بہتر ہے۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ یہودیوں نے مسلمانوں پر تین باتوں سے اظہار تفاخر کیا اولاً وہ کہتے تھے کہ ہم اللہ کے دوست اور اس کے محبوب ہیں تم نہیں۔ ثانیاً ہماری تو کتاب ہے تمہاری کوئی کتاب نہیں ہے۔ ثالثاً ہمارے لیے یوم السبت (ہفتہ کا دن) خاص ہے اور تمہارے لیے کوئی دن خاص نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہودیوں کی تکذیب فرما دی اور ان کے دعوؤں کو رد کر دیا اور اپنے نبی مکرم ﷺ کو حکم دیا:

Marfat.com

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (الجمعہ۔6) ترجمہ: اے یہودیو! اگر تمہیں یہ خوش فہمی ہے کہ سب لوگوں میں سے صرف تم لوگ ہی اللہ کے دوست ہو تو تم موت کی تمنا کرو (کہ موت کے بعد تم کو اپنے محبوب یعنی خدا تعالیٰ سے مل کر خوشی ہونی چاہئے)۔ان کے دوسرے دعویٰ کی تردید اس طرح فرمائی:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ (الجمعہ۔2) ترجمہ: اللہ ہی نے ان ان پڑھ لوگوں میں ایک عظیم الشان پیغمبر ان ہی میں سے معبوث فرمایا اور یہودیوں کی (جن کو صاحب کتاب ہونے پر ناز تھا) اس طرح مذمت فرمائی۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ترجمہ: جن لوگوں پر تورات اتاری گئی ان کی حالت ایسی ہے جیسے گدھا بڑے بڑے دفتر اٹھائے ہوئے۔(یعنی بے عمل) اور ان کے تیسرے دعویٰ (یوم سبت پر تفاخر) کی تردید میں فرمادیا:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ (الجمعہ۔9) اور اس کے بعد ارشاد فرمایا: وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَیْهَا (الجمعہ۔11) اگر ان کو کوئی تجارت یا کھیل کی بات نظر آجاتی ہے تو اس کی طرف بڑھ جاتے ہیں (پھیل جاتے ہیں) صورت واقعہ یہ ہوئی کہ مدینہ کو کوئی قافلہ (تجارت) آتا تو لوگ تالیاں اور نقارے بجا کر اس کا استقبال کرتے اور لوگ اس قافلہ کو دیکھنے کیلئے مسجد سے نکل کر باہر چلے جاتے۔جب ایک روز ایک قافلہ آپہنچا تو بہت سے لوگ مسجد سے نکل گئے۔صرف بارہ مرد اور ایک خاتون مسجد میں رہ گئیں۔اس کے بعد ایک قافلہ اور آیا۔جب بھی یہی صورت ہوئی کہ سب لوگ سوائے

Marfat.com

بارہ مرد اور ایک خاتون کے مسجد سے باہر آ گئے اس کے بعد دحیہ بن خلیفہ کلبی اسلام لانے سے قبل شام سے کچھ سامان تجارت لے کر مدینہ منورہ آیا۔ اس کے پاس کئی طرح کا سامان تجارت تھا۔ اس کے استقبال کیلئے مدینہ والے تالیاں اور نقارہ بجاتے باہر نکلے۔ اتفاقاً مدینہ میں اس کی آمد جمعہ کے دن ایسے وقت ہوئی جب کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔ لوگ (اسکی آمد کا غوغا سن کر) خطبہ چھوڑ کر اس کی طرف چلے گئے۔ اس وقت حضور ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو! مسجد میں کتنے آدمی ہیں''۔ لوگوں نے عرض کیا بارہ مرد اور ایک خاتون۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر یہ بھی نہ ہوتے تو ان سب کی ہلاکت کیلئے پتھروں پر نشان لگا دیئے جاتے۔ آسمان سے پتھر برستے اور جس پتھر پر جس کا نام ہوتا وہی پتھر اس شخص کو ہلاک کرتا یعنی سب کے سب پتھروں سے ہلاک کر دیئے جاتے۔ اس آیت میں نقارہ اور تالیاں بجانے کو لہو سے تعبیر فرمایا ہے۔ ''تجارۃ'' سے وہی تجارتی مال مراد ہے جو دحیہ کلبی لے کر آیا تھا۔ جو لوگ مسجد میں ٹھہرے رہے تھے ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ (غنیۃ الطالبین مترجم اردو: مترجم حضرت شمس بریلوی: ص 433)

علاء بن عبدالرحمٰن نے بالا سناد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''روز جمعہ سے زیادہ بندگی اور عبادت والے دن میں نہ سورج طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا (یعنی روز جمعہ عبادت و بندگی کیلئے ہر دن سے افضل و برتر ہے)۔ زمین پر چلنے والا ہر جاندار (سوائے جن وانس) کے روز جمعہ سے ڈرتا ہے (کیونکہ قیامت جمعہ کے دن ہو گی) جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے آنے والے لوگوں کو ترتیب وار درج کرتے ہیں۔ اول نمبر پر ایسا شخص ہوتا ہے جیسے اونٹ قربانی کرنے والا۔ دوسرے نمبر پر

Marfat.com

گائے کی قربانی کرنے والا اور تیسرے نمبر پر ایسا شخص جس نے بکری کی قربانی کی ہو۔ پھر ایسا جیسے کسی نے مرغی اللہ کی راہ میں دی ہو۔ پھر ایسا جیسے کسی نے انڈا پیش کیا ہو۔ جب امام خطبہ پڑھنے کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے تو وہ کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے''۔ (ایضاً)

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر دن جس میں آفتاب طلوع اور غروب ہو جمعہ کا ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن جنت سے زمین پر اتارے گئے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس گھڑی میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرے گا۔ (غنیۃ الطالبین مترجم اردو: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ص 434-433)۔

اصول شریعت کو اپنانا:

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جمعہ کے روز موئے زیر ناف کو صاف کرو، ناخن کاٹو اور مونچھوں کو پست کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فطرت کے کاموں میں سے موئے زیر ناف کا صاف کرنا، ناخن کا کاٹنا اور مونچھوں کا پست کرنا ہے۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد سوم، کتاب اللباس، ص 342) ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پیدائشی یا فطری پانچ باتیں مسلمان پر لازم ہیں (1) ختنہ کروانا، (2) موئے زیر ناف کی صفائی کرنا، (3) مونچھیں کٹوانا (4) ناخن تراشنا اور (5) بغلوں کے بال اتارنا (صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد سوم، کتاب اللباس، ص 343)۔

Marfat.com

غسل کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضیٰ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 830)۔ جمعہ کے روز سنت کے مطابق غسل کرنا چاہیئے۔

صاف ستھرے کپڑے استعمال کرنا:

حضور ﷺ نئے کپڑے خدا کی حمد اور شکر کے ساتھ عموماً جمعہ کے دن پہنتے، کپڑوں میں سب سے بڑھ کر سفید رنگ مرغوب تھا۔ فرمایا: ''حق یہ ہے کہ تمہارے لیے مسجدوں میں بھی اللہ کے سامنے جانے کا بہترین لباس سفید ہے''۔ فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو اور سفید ہی کپڑے سے اپنے مردوں کو کفن دو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں۔ (محسن انسانیت ﷺ: نعیم صدیقی: ص 94-93)۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''تم لوگوں میں سے اگر کوئی جمعہ کی نماز کیلئے علاوہ کاروباری یا محنت مزدوری کے لباس کے دو اور کپڑے بنالے تو کوئی حرج نہیں ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف مترجم اردو جلد اول، حدیث 1296)۔

جمعہ کے روز صاف ستھرے کپڑے پہن کر سنت رسول اللہ ﷺ ادا کرنی چاہیئے۔

خوشبو کا استعمال:

عمرو بن سلیم انصاری نے فرمایا کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ پر گواہی دیتا ہوں کہ اور انہوں نے فرمایا! میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا: ''جمعہ کے روز خوشبو لگانا ہر بالغ پر واجب ہے جب کہ میسر ہو (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: کتاب الجمعہ، جلد اول، حدیث 833)۔ سنت کے مطابق جمعہ کے روز خوشبو استعمال کرنی چاہیئے۔

تیل کا استعمال:

نماز جمعہ کے وقت تیل کا استعمال کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز جمعہ کے لئے تیل استعمال کیئے بغیر نہ جاتے گھر جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالت احرام میں ہوتے۔ (موطا امام محمد رحمتہ اللہ علیہ مترجم: ص 15 -152)

سنت کے مطابق جمعہ کے روز تیل لگانا چاہیئے۔

چار رکعت سنت قبل نماز جمعہ:

نماز جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت پڑھتے اور درمیان میں سلام نہ پھیرتے (سنن ابن ماجہ شریف)۔

سنت کے مطابق نماز جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرنی چاہیئے۔

دو آدمیوں کے درمیان گھسنے کی ممانعت:

جمعہ کے روز پچھلی صفوں کو پھلانگ کر اگلی صفوں میں بیٹھنا سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے بلکہ سنت یہ ہے کہ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے۔

حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا: جو جمعہ کے روز غسل کرے اور جتنی ہو سکے پاکی حاصل کرے۔ پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ پھر روانہ ہو اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پس نماز پڑھے جو اس کیلئے لکھی گئی ہے۔ پھر جب امام نکل آئے تو خاموش رہے۔ تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔ (بخاری شریف جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 861)۔

فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہیں گھسنا چاہیئے۔

عصا پر قیام کی حالت میں خطبہ دینا:

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب میدان جنگ میں خطبہ دیتے تو کمان پر دیتے اور جب جمعہ کے دن دیتے تو عصا پر دیتے (سنن ابن ماجہ شریف)۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر بیٹھتے، پھر کھڑے ہو جاتے جیسے تم اب کرتے ہو۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو، جلد اول، کتاب الجمعہ، حدیث 871)۔

دوزانو بیٹھنا:

خطبہ کے دوران دوزانو بیٹھنا فرمان نبوی ﷺ کے مطابق ہے۔ بہار شریعت میں ہے کہ خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔ (بہار شریعت بحوالہ عالمگیر، درمختار وغیرہ)

خطبہ توجہ سے سننا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

''جب جمعہ کا روز ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں۔ جلد آنے والوں کی مثال اونٹ کی قربانی دینے والے جیسی ہے پھر اس جیسی جو گائے کی قربانی دے، پھر دنبہ، پھر مرغی، پھر انڈا جب امام نکل آئے تو اپنی ڈائریاں بند کر کے وعظ و نصیحت کو غور سے سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد اول: کتاب الجمعہ: حدیث 880)

فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق خطبہ غور سے سننا چاہیئے۔

دورانِ خطبہ گفتگو کی ممانعت:

خطبہ کے دوران خاموش رہنا ارشادِ نبوی ﷺ کے عین مطابق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جب تم جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی''۔ (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول: کتاب الجمعہ، حدیث 885)۔ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق دورانِ خطبہ خاموش رہنا چاہیئے۔

نمازِ ظہر اور نماز جمعہ دونوں کو ادا کرنا:

ابو العالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا عبد اللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے دن ہم امیروں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز جمعہ کو دیر سے پڑھتے ہیں۔ کہا ابو العالیہ نے کہ عبد اللہ بن صامت نے میری ران کو ایک تھپکی دی جس نے مجھے تکلیف دی اور کہا عبد اللہ بن صامت نے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا تو ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری ران کو

Marfat.com

بھی تھپکی دے کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز اپنے وقت پر (ظہر کی) پڑھ لو اور اس کے ساتھ ہی (جمعہ) پڑھ لو۔ جمعہ نفلی ہو جائے گی۔ ابوالعالیہ نے کہا اور عبداللہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ران کو بھی اپنا ہاتھ مار کر تھپکی دی۔ (مقیاس الصلوۃ: مولانا محمد عمر اچھروی: باب الجمعہ: ص260)

مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہوا کہ جمعہ اگر بشرائط خود صحیح نہ ہو تو جمعہ کو باجماعت پڑھا جائے تو وہ نفلی ہوگا اور نماز ظہر علیحدہ پڑھی جائے تو وہ فریضہ ادا ہو جائے گی۔ تو جمعہ کے دن جمعہ کی نماز اور ظہر کی نماز دونوں ایک وقت میں پڑھنا حدیث مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہو گئیں۔ (مقیاس الصلوۃ: حضرت مولانا محمد عمر اچھرویؒ، باب الجمعہ، ص 261-260)۔

نماز جمعہ کے بعد دعا کرنا:

حضور ﷺ دعا کو عبادت کا مغز قرار دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جو خدا سے نہیں مانگتا خدا اس پر غضبناک ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ خود رسول اللہ ﷺ کو دعا کا بڑا اہتمام رہتا۔ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر یوں عاجزی سے دعا مانگتے جس طرح کوئی مسکین کھانا طلب کرتا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پھیلا کر دعا مانگنی چاہیئے نہ کہ ہاتھ الٹے کر کے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 214)۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان کیلئے خط میں لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرتے ہی ہر نماز کے بعد کہتے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

Marfat.com

معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے اور اسی کیلئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کوئی شان والا اپنی مرضی سے نفع نہیں پہنچا سکتا کیونکہ شان کا عطا کرنے والا تو ہے۔ (بخاری شریف، جلد سوم، حدیث 1256)۔

مصافحہ و معانقہ کرنا:

ملاقات اور مصافحہ کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "میں نے آپ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ (امتیازاً) اپنے ہم مجلس سے دور ہو کر بیٹھے ہوں یا کسی مصافحہ کرنے والے سے آپ ﷺ نے پہلے ہاتھ کھینچا ہو تا آنکہ وہ خود ہی ہاتھ نہ کھینچ لیتا"۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 225)۔

دوسرے کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت:

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ کوئی دوسرے کی جگہ نہ بیٹھے۔ نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں بیٹھے۔ میں نے نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو جلد اول: کتاب الجمعہ: حدیث 862)

Marfat.com

نفلی عبادات

نماز پنجگانہ کے علاوہ اور بھی کئی قسم کی نمازیں اور عبادات ہیں جن میں سے بعض فرض ہیں، بعض واجب، بعض سنت اور بعض مستحب ہیں۔ مثلاً نماز جمعہ، نماز جنازہ، نماز وتر، نماز عید الفطر، نماز عید الاضحیٰ، نماز سنت، نماز منت، نماز تسبیح، نماز حاجت، نماز اوابین، نماز غوثیہ (صلوٰۃ الاسرار)، نماز توبہ، نماز تراویح، نماز سورج گرہن، نماز چاند گرہن، نماز استخارہ، نماز استسقاء وغیرہ۔ (احکام القرآن: از محمد جلال الدین قادری: ص 44)۔

درس قرآن کا اہتمام کرنا:

درس قرآن دینا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ''۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں پڑھوں جبکہ قرآن مجید تو آپ ﷺ پر نازل فرمایا گیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ بیشک مجھے یہ پسند ہے کہ دوسرے کی زبان سے اسے سنوں۔ (بخاری شریف جلد سوم، کتاب التفسیر، حدیث 43)۔

نمازِ تہجد:

نمازِ تہجد کی ادائیگی کے لیے حضور ﷺ کو خصوصی حکم دیا گیا تھا۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل، آیت۔ 79) ترجمہ: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا

Marfat.com

رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

احادیث مبارکہ میں بھی نمازِ تہجد کی بہت اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دو دو رکعت (نماز تہجد) پڑھے تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھا جائیگا۔ (نسائی، ابن ماجہ، حاکم)۔

اس نماز کو آپ ﷺ نے تمام زندگی پابندی وقت کے ساتھ ادا فرمایا اور سوائے ایک دو راتوں کے جبکہ آپ ﷺ کی طبیعت ناساز تھی۔ آپ ﷺ نے اس نماز کو ترک نہیں کیا۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ: جامعہ پنجاب، لاہور: ص205 بحوالہ البخاری: 285-284)۔

نمازِ اشراق:

نمازِ اشراق ادا کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ حضور ﷺ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جائے نماز (مصلیٰ) پر خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا تو حضور ﷺ دو رکعت نمازِ اشراق ادا فرماتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ فجر ادا کر کے اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے'' یہاں تک کہ نمازِ اشراق کا وقت ہو جاتا'' (سورج نکل آتا)۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر اس وقت تک بیٹھا رہے کہ اس کے لیے اشراق کا وقت ہو جائے تو اسکی نماز کی فجر ایسی ہو جائے گی۔ جیسے کسی کا مقبول حج اور عمرہ۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر پڑھ کر طلوع آفتاب تک اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں سنت کی پیروی میں ایسا کرتا ہوں۔ (غنیۃ الطالبین مترجم، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ: ص490)۔

Marfat.com

نمازِ چاشت:

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ کسی عمل کو عمداً ترک کرتے تھے (حالانکہ اس کا کرنا آپ ﷺ کو محبوب ہوتا) تو محض اس ڈر سے کہ اگر لوگ اس کام کو کریں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے نمازِ چاشت پابندی سے نہیں پڑھی لیکن میں اسے پڑھتی ہوں''۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو جلد اول: ابواب تقصیر الصلوٰۃ: حدیث 1056)۔

نمازِ اوابین:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو پڑھے بعد نمازِ مغرب کے چھ رکعات اور بری بات نہ کرے ان کے بیچ میں، برابر ہوگا اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے''۔ (فقہا نے اس نماز کو اوابین کا نام دیا ہے) (ترمذی شریف مترجم، جلد اول، باب الصلوٰۃ صفحہ 193)۔

صلوٰۃ اللیل:

رات کو بعد نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں۔ رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر کیوں نہ ہو جتنی دیر میں بکری دوہ لی جاتی ہے اور فرض عشاء کے بعد جو نماز پڑھی جائے وہ صلوٰۃ اللیل ہے۔ رات کو سو کر اٹھنے کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں وہ تہجد ہے۔ سونے سے پہلے جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں (بہار شریعت: حصہ چہارم: ص 15 - 16)۔

Marfat.com

صلوٰۃ التسبیح:

صلوٰۃ التسبیح ایک نفلی عبادت ہے جس کی فضیلت اور اجر و ثواب کا بیان حدیث شریف میں ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو نہ نوازوں؟ کیا میں آپ پر نوازشات نہ کروں؟ کیا میں آپ کو ایسی دس چیزوں سے آگاہ نہ کروں؟ جب آپ ان کو سرانجام دیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، نئے پرانے' دانستہ نادانستہ' چھوٹے بڑے، خفیہ اور اعلانیہ تمام گناہ معاف فرمادے۔

وہ دس امور یہ ہیں کہ آپ چار رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں 75 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ درج ذیل طریقہ سے پڑھیں:

1۔ سُبْحٰنَکَ اللّٰہ کے بعد: 15 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر

2۔ اَعوذ بِسْمِ اللّٰہ اور سورۃ کے بعد: 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر

3۔ رکوع میں تسبیح کے بعد: 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر

4۔ تسبیح و تحمید کے بعد: 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر

5۔ سجدہ میں تسبیح کے بعد: 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

6۔ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد: 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر

7۔ دوسرے سجدہ میں تسبیح کے بعد: 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر (بہار شریعت جلد چہارم)

Marfat.com

نفلی روزے:

نفلی روزے رکھنا نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کا رمضان المبارک کے علاوہ پورے شعبان کے روزے، ذوالحجہ کے نو ابتدائی ایام، یوم عاشورہ، ہر ماہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں ہر ہفتے میں سے دو دن پیر اور جمعرات کے روزے رکھنے کا بھی معمول تھا، اس کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ روزے رکھتے تو اتنے رکھتے کہ محسوس ہوتا تھا اب آپ ﷺ کبھی افطار نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے تھے تو لگتا تھا کہ اب آپ ﷺ کبھی روزے نہیں رکھیں گے۔ (سیرت خیرا لانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ: جامعہ پنجاب، لاہور: ص210)

نمازِ تراویح:

نماز تراویح ادا کرنا سنت رسول مقبول ﷺ ہے۔ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے۔ کتنے ہی لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت لوگوں نے اس کا چرچا کیا تو دوسرے روز اور زیادہ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے چرچا کیا۔ پس مسجد میں حاضرین کی تعداد تیسری رات اور بھی بڑھ گئی۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو نمازی اتنے تھے جو مسجد میں سمانہ رہے تھے لیکن آپ ﷺ جان بوجھ کر تشریف نہ لائے۔ آپ ﷺ صبح کی نماز کیلئے تشریف لائے یہاں تک کہ جب نماز فجر پڑھ چکے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا، رات کو تمہاری موجودگی مجھ پر پوشیدہ نہیں تھی لیکن میں جان بوجھ کر نہ آیا کہ مبادا یہ نماز تم پر فرض

Marfat.com

ہو جائے اور تمہارے عاجز آ جانے سے ڈرا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔ (صحیح بخاری شریف مترجم جلد اول، کتاب الصیام، حدیث 1876)۔

وضاحت: حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مشورے سے یہ نماز شروع کروائی۔ اس نماز کا نام نماز تراویح رکھا۔ اسے مسجد میں پڑھنا، نماز تراویح با جماعت ادا کرنا، اس کی بیس رکعتیں پڑھنا، یہ تمام باتیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع سے قرار پائی تھیں۔

اسمائے حسنیٰ کا ذکر کرنا:

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) نام ہیں۔ انہیں جو کوئی بھی یاد کرے اور پڑھے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا اور وہ وتر (طاق) ہے۔ وہ وتر کو پسند فرماتا ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم کتاب الدعوات حدیث نمبر 1332)۔

درود شریف کا ہدیہ پیش کرنا:

نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا نہ صرف مومنین کو حکم دیا گیا بلکہ خود اللہ تعالیٰ اور فرشتے بھی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اس طرح نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا خود اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی بھی سنت ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کے، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور با ادب ہو کر سلام بھیجو (الاحزاب 56)۔

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک تحفہ نہ دے دوں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہے لیکن ہم آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجا کریں۔ فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ پر اور آل محمد پر جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت دے حضرت محمد مصطفیٰ کو اور آل محمد کو جیسے تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو۔ بیشک تو تعریف کیا گیا ہے اور بزرگی والا ہے۔ (بخاری شریف مترجم: جلد سوم کتاب الدعوات: حدیث 1282)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص درود بھیجے مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار (ترمذی شریف مترجم: جلد اول: ابواب الوتر: ص 209)

روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ''دعا لٹکتی رہتی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں اور اوپر نہیں چڑھتی جب تک درود نہ بھیجے تو اپنے نبی کریم ﷺ پر''۔ (ترمذی شریف مترجم: جلد اول، ابواب الوتر حدیث نمبر 209)۔

بسم اللہ شریف کی کثرت کا وظیفہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی آیت اتری ہے کہ کسی نبی علیہ السلام پر سوائے حضرت سلیمان علیہ السلام کے نہیں اتری۔ وہ آیت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت اتری بادل مشرق کی طرف چھٹ گئے، ہوائیں ساکن ہوگئیں، سمندر ٹھہر گیا، جانوروں نے کان لگا لئے، شیاطین پر آسمان سے شعلے گرے اور پروردگار عالم نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر فرمایا

Marfat.com

کہ جس چیز پر میرا یہ نام لیا جائے اس میں ضرور برکت ہوگی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جہنم کے انیس داروغوں سے بچنا چاہے وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بکثرت پڑھے۔ کیونکہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بھی انیس حروف ہیں۔ ہر حرف پر فرشتے سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائے گا، اسے ابن عطیہ نے بیان کیا ہے۔ اس کی تائید ایک اور حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ میں نے تیس سے اوپر فرشتوں کو دیکھا کہ وہ جلدی کر رہے تھے۔ یہ حضور ﷺ نے اس وقت فرمایا تھا جب ایک شخص نے رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ پڑھا تھا۔ اس میں بھی تیس سے اوپر حروف ہیں۔ اتنے ہی فرشتے اترے۔ اسی طرح بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں انیس حروف ہیں اور وہاں فرشتوں کی تعداد بھی انیس ہے۔ (تفسیر ابن کثیر تفسیر سورۃ الفاتحہ: ص 21)

مسند احمد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے جو صحابی سوار تھے، ان کا بیان ہے کہ حضور ﷺ کی اونٹنی ذرا پھسلی تو میں نے کہا شیطان کا ستیاناس ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہ کہو۔ اس سے شیطان پھولتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ گویا اس نے اپنی قوت سے گرایا ہے۔ ہاں بسم اللہ کہنے سے وہ مکھی کی طرح ذلیل و پست ہو جاتا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ بسم اللہ کہنا یہ بسم اللہ کی برکت ہے۔ اسی لیے ہر کام اور ہر بات کے شروع میں بسم اللہ کہہ لینا مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس کام کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع نہ کیا جائے، اس میں برکت نہیں ہوتی۔ (تفسیر ابن کثیر تفسیر سورۃ الفاتحہ صفحہ 21)۔

مراقبہ:

مراقبہ کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ عمر مبارک کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ کے مزاج مبارک میں ایک تبدیلی یہ آئی کہ آپ ﷺ خلوت کی تلاش میں

Marfat.com

رہتے۔اس جستجو میں آپﷺ غار حرا میں پہنچے۔اس میں کامل تنہائی اور یکسوئی میسر ہونے کی وجہ سے آپﷺ کو یہ جگہ بہت پسند آئی۔غار حرا میں آپﷺ نے کم وبیش چھ ماہ تک مراقبہ کیا

۔(سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 94-93)۔

قیلولہ:

دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر کیلئے لیٹ کر آرام کرنا قیلولہ کہلاتا ہے۔یہ بھی رسول اللہﷺ کی سنت مبارک ہے۔حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریمﷺ کے لیے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا چمڑے کا گدا بچھایا کرتی تھیں۔آپﷺ اسی گدے پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ان کا بیان ہے کہ جب نبی کریمﷺ سو جاتے تو میں (ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آپﷺ کا مقدس پسینہ اور موئے مبارک جمع کر لیتی اور انہیں ایک شیشی میں ڈال کر خوشبو میں ملا دیا کرتی۔حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ وہ خوشبو ان کے کفن کو لگائی جائے۔ان کا بیان ہے کہ وہی خوشبو ان کے کفن کو لگائی گئی۔(بخاری شریف جلد سوم کتاب الاستئذان، حدیث نمبر 1211)۔

دعا مانگنا:

ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت روائی کیلئے دعا کرنا، اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا، گناہوں سے بچنے کی دعا کرنا، جنت طلب کرنا اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا نیز دوسروں کیلئے دعائے خیر کرنا بھی سنت رسولﷺ ہے۔

حضورﷺ ہاتھ اٹھا کر یوں عاجزی سے دعا مانگتے جس طرح کوئی مسکین کچھ طلب

Marfat.com

کرتا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان تھا کہ ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو پھیلا کر دعا مانگنی چاہئے نہ کہ ہاتھ الٹے کر کے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، طاہرہ، زاہدہ، عابدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مطابق آپ ﷺ جامع دعائیں مانگتے تھے اور آپ ﷺ دوسروں کو بھی یہی تلقین فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد مبارک ہے کہ جو مسلمان اپنے بھائی کیلئے اس کے پس پشت دعا مانگتا ہے تو ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو اس کی دعا پر آمین کہتا ہے نیز یہ دعا مانگتا ہے کہ یہ نعمت دعا کرنے والے کو بھی حاصل ہو۔ آپ ﷺ صبح و شام کے ہر معمول کو دعا سے شروع فرماتے اور دعا ہی پر ختم فرماتے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 214)۔

محفلِ ذکر کا انعقاد:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں وغیرہ میں گشت کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر سب جمع ہو جاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہوتے رہتے ہیں جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے تو وہ آسمان پر جاتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ، باوجودیکہ ہر چیز کو جانتے ہیں پھر بھی دریافت فرماتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ وہ عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کی فلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح، تکبیر اور تحمید (بڑائی بیان کرنے اور تعریف کرنے) میں مشغول تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں یا اللہ دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت چاہتے

Marfat.com

ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ جنت کو دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا سے اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں دیکھا تو نہیں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش کرتے۔ ارشاد ہوتا ہے اچھا تم گواہ رہو میں نے ان سب مجلس والوں کو بخش دیا ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس کا شریک نہیں تھا ارشاد ہوتا ہے کہ یہ گروہ ایسا مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں ہوتا (لہذا اس کو بھی بخش دیا) (حضرت شیر ربانیؒ کا پیغام عصر حاضر کے نام: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، ص 13-14، بحوالہ بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوۃ شریف)

وعظ کیلئے دن مقرر کرنا:

حضور ﷺ ایسے وقت میں وعظ فرمایا کرتے تھے جب لوگ اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر اطمینان سے سن سکیں۔ ابو وائلؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ سے مستفید فرمایا کریں۔ فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہارے اکتا جانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ میں نے تم سے وعظ کہنے کے لیے دن مقرر کیا ہوا ہے۔ جیسے نبی کریم ﷺ نے ہمارے لیے مقرر فرمایا ہوا تھا ہمارے اکتا جانے کے ڈر سے۔ (صحیح بخاری شریف مترجم جلد اول، کتاب العلم، حدیث 70)۔

Marfat.com

ایک بار حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوچھنے پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ گھر میں آتے تو اپنا وقت تین طرح کی مصروفیتوں میں صرف کرتے۔ کچھ وقت خدا کی عبادت میں صرف ہوتا، کچھ وقت اہل عیال کیلئے تھا اور کچھ وقت اپنے آرام کیلئے۔ پھر انہی اوقات میں سے ایک حصہ ملاقاتیوں کیلئے نکالتے جس میں مسجد کی عام مجالس کے علاوہ خصوصی گفتگو کرنے والے احباب یا مہمان آ کر ملتے یا کچھ لوگ ضروریات وحاجات لے کر آتے۔ (محسن انسانیت ﷺ نعیم صدیقی ص109)۔

نماز جمعہ سے قبل ایسے لوگوں کے پاس جانا جو دین کا علم رکھتے ہوں اور ان کو معرفت الٰہی حاصل ہو اور ان کی مجالس میں حاضر ہونا نماز (نفل) سے بڑھ کر ہے (یعنی اس کا ثواب بہت زیادہ ہے)۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حدیث میں ہے کہ علم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز "نفل" سے بہتر ہے۔ (غنیۃ الطالبین: سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ص439-438)۔

اہل ایمان کو ایصال ثواب:

ایصال ثواب ایک رسم اور بدعت نہیں ہے بلکہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے ایک سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کے ہاتھ پیر اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ پس قربانی کے لیے ایسا مینڈھا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! چھری لاؤ" پھر فرمایا: "اسے پتھر پر تیز کرو"۔ میں نے اس کو تیز کیا پھر آپ ﷺ نے چھری لی۔ مینڈے کو پکڑا، اس کو لٹایا اور ذبح فرمانے لگے، پھر فرمایا: "اللہ کے نام سے اے اللہ! محمد، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے اسے قبول فرما، پھر اس کی قربانی کی" (مسلم، باب استحباب الاضحیہ و ذبحہا مباشرہ)۔

Marfat.com

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم ﷺ سے دریافت کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں کیا میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کروں'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا''ہاں کرو'' میں نے عرض کی''کونسا صدقہ افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا:''پانی پلانا'' (نسائی)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''کہ جب تم میں سے کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اسے ماں باپ کی طرف سے کرے کیونکہ اس کا ثواب ان دونوں کو ملے گا اور اس شخص کے ثواب میں کچھ بھی کم نہیں کیا جائے گا (طبرانی اوسط)۔

اشاعتِ دین:

نبی کریم ﷺ نے کتاب اللہ کے تحفظ کے لیے ابتداء ہی سے تحریری اشاعت کا بندوبست کیا۔ جب بھی آپ ﷺ پر کوئی قرآنی آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ اسے اولاً مردوں کو پڑھ کر سناتے، پھر عورتوں کو، مگر آپ ﷺ صرف سنانا کافی نہ سمجھتے تھے بلکہ آپ ﷺ کسی کاتب کو بلا کر خود لکھواتے پھر اس سے پڑھوا کر سنتے اور ضرورت کے مطابق تصحیح کراتے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ اس کے نسخے ہر مسلمان اپنے گھر میں رکھے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ، پنجاب لاہور، ص 31-32)

جنازے میں شمولیت کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ گیا ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت اور اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی اور اس کے دفن سے فارغ ہوا تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جبکہ ہر

Marfat.com

قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے اس پر نماز پڑھی اور اسے دفن کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا(صحیح بخاری مترجم، جلد اول، کتاب الایمان، حدیث 45)۔

سجدہ تعظیمی کی ممانعت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ''اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو فرماتا کہ جب شوہر گھر آئے اسے سجدہ کرے۔ اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر دی (فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص162)

تعلیٰ بن مرۃ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''ایک روز حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ ایک اونٹ بولتا ہوا آیا۔ قریب آکر حضور ﷺ کو سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سجدہ کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے'' (فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص163)۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: ''میں شہر حیرہ (نزد کوفہ) گیا، وہاں کے لوگوں کو دیکھا اپنے حکمران کو سجدہ کرتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ علیک ﷺ زیادہ مستحق سجدہ ہیں۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا اگر تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا مزار کو سجدہ کرو گے میں نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کو سجدے کا حکم فرماتا اس حق کے سبب جو اللہ نے ان پر رکھا ہے'' (فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص165)۔ ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو، نہ ان پر بیٹھو (فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص166 بحوالہ ابوداؤ، ترمذی،

Marfat.com

نسائی)۔ **زمین بوسی بھی حرام ہے** ''عالموں اور بزرگوں کے سامنے زمین چومنا حرام ہے۔ چومنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں گنہگار ہیں'' (فاضل بریلوی اور امور بدعت: سید محمد فاروق القادری، ص 168 بحوالہ شرح ہدایہ جلد 4، ص 43)۔

درس گاہ کا قیام:

عہد نبوی ﷺ میں درس کے لیے صرف ایک جامع کتاب رکھی گئی یعنی قرآن مجید جس میں سارے ہی علوم کی بنیادی چیزیں ہیں۔ عقائد و عبادات بھی، قانون بھی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بھی، تاریخ عالم بھی، اخلاق اور طریقہ معاشرت بھی۔ ہجرت سے قبل ہی مکہ معظّمہ میں قرآن کریم لکھ کر محفوظ کیا جانا شروع کر دیا گیا تھا۔ مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی اس کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس کا پڑھنا سمجھنا کسی کنبے اور کسی ایک ذات کے لوگوں سے مخصوص نہیں کیا گیا تھا۔ ہجرت سے قبل مکہ مکرمہ ہی سے ایک عالم حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ بھیجا گیا۔ ان کی کوششوں سے سال ڈیڑھ سال میں کوئی سو کے قریب خاندان مسلمان ہو گئے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف بنی تو اس میں صفّہ کے نام سے ایک ﷺ اقامتی تعلیم گاہ بھی قائم کی گئی۔ اس میں لکھنے پڑھنے جیسی سادہ تعلیم سے لے کر دین، قانون، سلوک اور اخلاق کی اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ عہد نبوی ﷺ میں مدینہ منورہ ہی میں مسجد نبوی ﷺ کے علاوہ نو مسجدیں تھیں اور ہر ایک میں مدرسہ بھی تھا۔ اہل محلّہ وہیں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ ابن حزم کے مطابق صحابیات میں سے بیس کے قریب صاحب فتویٰ فقیہ تھیں۔ باہر سے مسلمان مدینہ منورہ آتے اور تعلیم و تربیت حاصل کر کے اپنے علاقوں کو واپس جا کر وہاں معلم بنتے (سیرت خیر الانام ﷺ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 179-178)۔

Marfat.com

دینی تقریبات و محافل کا اہتمام کرنا:

حضور نبی کریمﷺ لوگوں کو دن رات خفیہ اور ظاہرہ طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے۔ آپﷺ لوگوں کی مجلسوں، ان کے جلسوں، ان کی محفلوں اور حج کے موسموں میں ان کے پاس جاتے۔ آپﷺ کو جو بھی ملتا وہ آزاد ہوتا یا غلام، کمزور ہوتا یا طاقتور، مال دار ہوتا یا فقیر آپﷺ ان کو دعوت اسلام دیتے۔ اس بارے میں تمام مخلوق آپﷺ کے نزدیک یکساں تھی۔ (

سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 287)۔

نبی کریمﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کو دعوتِ اسلام دینی چاہیئے۔ اور اُن کو دینی مسائل سمجھنے چاہئیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ نماز ادا کرتے کرتے بوڑھے ہو جاتے ہیں لیکن نماز کی ادائیگی کا صحیح طریقہ نہیں آتا۔

غیر شرعی تقریبات و مجالس سے اجتناب کرنا:

مشرکانہ تقریبات سے اجتناب کرنا سنت رسول اللہﷺ ہے۔ حضورﷺ اپنی قوم کی کسی مشرکانہ تقریب میں کبھی شامل نہ ہوئے۔ آپﷺ کا بچپن، لڑکپن اور جوانی نہایت پاکبازی اور راست بازی میں گزری۔ بدگوئی فحش بیانی، غیر مہذب اور آوارہ عادتوں سے بھی دور تھے۔ آپﷺ نے نہ تو کبھی میلے ٹھیلے میں شرکت کی اور نہ لہو ولہب میں شامل ہوئے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو

دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 84-85)۔

Marfat.com

شمائل

حیاء:

آپ ﷺ نے حیاء کو ایمان کا شعبہ قرار دیا ہے "**الحیاء من الایمان**"۔

حضور ﷺ پیدائشی طور پر شرم و حیاء کے پیکر اتم تھے، چنانچہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "**کان رسول اللہ ﷺ اشد حیاء من العذراء فی خدرھا**" یعنی آپ ﷺ پردہ دار دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھے (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور)۔

تنہا پسندی و تخلیہ:

تنہا پسندی اختیار کرنا حضور ﷺ کی سنت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے "غار حرا" میں اعتکاف کیا۔ عمر مبارک کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ کے مزاج میں ایک تبدیلی یہ آئی کہ آپ ﷺ خلوت کی تلاش میں رہتے۔ اسی جستجو میں آپ ﷺ غار حرا میں پہنچے۔ جو آپ ﷺ کو دشوار گزار راستے، کعبہ کے سامنے ہونے نیز اس میں کامل تنہائی اور یکسوئی میسر ہونے کی وجہ سے بے حد پسند آئی۔ جب حضور ﷺ یہاں پہلی بار گئے تو کچھ توشہ ساتھ لیا۔ پھر آپ ﷺ کا یہ معمول بن گیا کہ کچھ دنوں کے بعد گھر تشریف لاتے اور ایک آدھ دن قیام کر کے اور مساکین کو بھی حضور ﷺ شریک طعام کر لیا کرتے (سیرت خیر الانام ﷺ، شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 93)۔

Marfat.com

فضیلت علم وعلماء:

نبی کریم ﷺ نے علم حاصل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ایک حدیث شریف میں حضور ﷺ نے علم قرآن کے حصول کو رحمت الٰہی کا موجب قرار دیا ہے۔ نیز طلب علم کو جنت کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ایک دوسری حدیث شریف میں آپ ﷺ نے اس علم و ہدایت کو جو آپ ﷺ کو خدا کی طرف سے ملا فراواں بارش سے تشبیہ دی ہے (جو ثمر آور ہوتی ہے)۔

نبی کریم ﷺ نے رفاہ عامہ کی خاطر بے غرض حصول علم اور بے غرض اشاعت علم کو بہت سراہا ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے بذریعہ وحی فرمایا کہ میں علیم ہوں اور ہر صاحب علم سے محبت کرتا ہوں۔ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ علم کا سیکھنا اور سکھانا ذکر خدا کی طرح فضیلت رکھتا ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: کہ خود مجھے اللہ تعالیٰ نے علم کتاب سکھانے کیلئے بھیجا (مختصر اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 543)۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔
(بخاری شریف مترجم اردو جلد سوم: کتاب التفسیر: حدیث 20)

کتابت کتاب وسنت:

نبی کریم ﷺ خوشنویسی کا کام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لیتے تھے۔آپ ﷺ نے کتاب اللہ کے تحفظ کے لیے ابتداء ہی سے تحریری اشاعت کا بندوبست کیا۔ جب بھی آپ ﷺ پر قرآنی آیات نازل ہوتیں تو آپ ﷺ انہیں اولاً مردوں کو پڑھ کر سناتے، پھر مستورات کو، مگر آپ ﷺ صرف سنانا کافی نہیں سمجھتے تھے بلکہ

Marfat.com

آپ ﷺ کسی کاتب کو بلا کر لکھواتے پھر اس سے پڑھوا کر سنتے اور ضرورت کے مطابق اس میں تصحیح کرواتے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ قرآن مجید کے نسخے ہر مسلمان کے گھر میں ہونے چاہئیں (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، جلد 19، ص 31-32)۔

مزدوری کرنا

مَابَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ فَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَرْعَاھَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی معبوث نہیں فرمایا مگر اس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کیا۔ کیا آپ ﷺ نے بھی؟ فرمایا ہاں! میں نے بھی چند قیراط پر اہل مکہ کی بکریاں چرائی ہیں (بخاری شریف، جلد اول: کتاب الاجارہ: حدیث 2107)۔

سخاوت و فیاضی:

حضور ﷺ کی فیاضی اور دریا دلی کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ ﷺ کے پاس کوئی چیز موجود نہ ہوتی تو آپ ﷺ ادھار لے کر سائل کی حاجت پوری فرما دیتے۔ بقول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پاس کوئی چیز ذخیرہ نہیں رہتی تھی۔ یہ بھی حضور ﷺ کی شان رحمت عالم اور سخاوت عامہ کا نتیجہ تھا کہ اگر کوئی آپ ﷺ کے زیر استعمال بالکل نئی چیز بھی آپ ﷺ سے طلب کرتا اگرچہ وہ آپ ﷺ کو بہت ہی پسند ہوتی تو وہ بھی آپ ﷺ اس سائل کو عطا فرما دیتے۔ بعض اوقات جس مالک سے چیز خریدتے، قیمت ادا کرنے کے بعد وہ چیز اسی کو ہدیہ کر دیتے۔ آپ ﷺ کی فرط سخاوت کا یہ عالم تھا کہ اگر بر بنائے تنگی وقت کچھ مال بچ رہتا تو آپ ﷺ کی طبیعت پر یہ بہت گراں گزرتا اور آپ ﷺ کا سکون اور آرام ختم ہو جاتا۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور: جلد 19: ص 119) کیونکہ آپ ﷺ مال و دولت کو ہر وقت گردش

Marfat.com

میں رکھنے کا سبق دنیا بھر کو دینے کے لیے تشریف لائے تھے۔ اسی لیے مال و دولت کو جمع کر کے اس کے انبار لگانے کی ممانعت سورۃ ھمزۃ (پارہ 30) میں ملتی ہے اور اسکی وعید بھی۔

شفقت و محبت:

عزیز و اقارب اور رشتہ داروں سے محبت و شفقت کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

آپ ﷺ نے نہ صرف خود رشتہ داروں سے محبت کی ہے بلکہ مسلمانوں کو بھی ایک دوسرے سے محبت کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے محبت باہمی کا ایک بہترین نمونہ چھوڑا ہے اور اس کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور: جلد 19: ص 137)

غریبوں کی معاونت:

غریبوں اور ناداروں کی مدد کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت کے مطابق زمانہ قبل از نبوت میں بھی حضور ﷺ ہمیشہ غریبوں، محتاجوں اور بے کسوں کے ہمدرد، مسافروں کے خیر خواہ، بیواؤں اور ضعیفوں کے حامی و ناصر بلکہ ان کو کما کر دینے والے رہے۔ دوسروں کے لیے آپ ﷺ کے دل میں شفقت و محبت کا بے پناہ جذبہ تھا۔ آپ ﷺ کے ہاں دین کی تعبیر ہی دوسروں کی خیر خواہی کا نام تھا (سیرت الاخیر نام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور)۔

اہل مجلس سے یکساں برتاؤ:

حضور نبی کریم ﷺ ہمیشہ مجلس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ مل جل کر بیٹھتے کہ باہر سے آنے والے کو کوئی امتیاز محسوس نہ ہوتا۔ عام مجالس میں جہاں

Marfat.com

جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔ آپؐ اپنے تمام دوستوں سے ایسا محبت بھرا سلوک کرتے کہ ان کو یہ گمان گزرتا کہ وہی سب سے زیادہ آپؐ کے نزدیک ہے۔ (سیرت خیر الانام ؐ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب، لاہور)۔

حاجت برآری:

حضور نبی کریمؐ حاجت مندوں کی حاجت کو پورا کر دیتے خواہ آپؐ کو ادھار لے کر ہی پوری کرنی پڑتی۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ سے جب بھی کچھ مانگا گیا، آپؐ نے کبھی انکار نہیں کیا۔ ایک موقع پر حضرت جابر رضیللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ کو ان کے اونٹ کی قیمت ادا کر دینے کے بعد وہ اونٹ انہی کو واپس کر دیا۔ آپؐ نے اعلان فرمایا ہوا تھا کہ مرنے والوں کا ترکہ ان کے وارثوں کیلئے ہے اور قرضہ میرے ذمے۔ (سیرت خیر الانام ؐ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ص 239-238)۔

سیر و سیاحت:

حضورؐ انسانیت کے درجہ کمال پر تھے۔ آپؐ نے انسانیت کی ہر شعبہ زندگی میں رہنمائی فرمائی اور کوئی ایسا گوشہ زندگی نہ چھوڑا جس میں آپؐ نے انسانیت کی رہنمائی نہ فرمائی ہو۔ سیر کرنا بھی انسانی صحت کیلئے بہت ضروری ہے۔ اس لیے آپؐ نے انسانیت کی رہنمائی کیلئے سیر کی تا کہ لوگ اس کے فوائد سے مستفید ہو سکیں۔

شخصی طور پر آپؐ کو باغوں کی سیر کا شوق تھا، کبھی تنہا اور کبھی رفقاء کے ساتھ باغوں میں چلے جاتے اور وہیں مجلس آرائی بھی ہو جاتی۔ کبھی تفریحاً کسی کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر اس کے دہانے پر بیٹھ جاتے۔ (محسن انسانیت ؐ از نعیم صدیقی، ص 120-119)۔

Marfat.com

حسنِ اخلاق:

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ط ترجمہ: یعنی بے شک آپ خلق عظیم کے درجہ اتم پر فائز ہیں۔ خوش خلقی سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں مکارم اخلاق کی تکمیل کیلئے (بھی) معبوث کیا گیا ہوں۔ (حدیث نبوی)

انسانی معاشرہ باہمی ربط وارتباط سے تشکیل پذیر ہوتا ہے۔ اس باہمی ارتباط سے جو رشتے استوار ہوتے ہیں ان کی عمدہ طریقے پر ادائیگی حقوق العباد کہلاتی ہے، جسے معاملات کا نام بھی دیا جاتا ہے اور حسن معاملات خوش اخلاقی کا دوسرا نام ہے۔ سرور دو عالم ﷺ نے پورے انسانی معاشرے کو بحیثیت ایک کنبے، ایک قبیلے اور ایک وحدت کے تصور کیا۔ بنی آدم کو بلا امتیاز رنگ و نسل، ان کے جائز اور فطری حقوق عطا کیے۔ آپ ﷺ کی نگاہ میں عربی، عجمی، کالے اور گورے کی تفریق ہمیشہ بے معنی رہی کیونکہ **وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ** یعنی اللہ پاک نے بنی آدم کو عزت و اکرام سے نوازا ہے یہی احترام آدمیت خوش خلقی کی بنیاد ہے کہ جس کو اللہ عزت دے اسے اس سے محروم رکھنے والا کیسے محترم کہلا سکتا ہے؟

چنانچہ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں جس چیز نے سب سے زیادہ لوگوں کو متاثر کیا اور آپ ﷺ کا گرویدہ بنایا، وہ آپ ﷺ کا حسن خلق اور طرز معاشرت تھا۔ آپ ﷺ بنی نوع انسان کے لیے پدرانہ و پیغمبرانہ محبت و شفقت، نرمی اور عفو و درگزر کا بحر بے کراں تھے کیونکہ بطور رحمۃ للعالمین یہ آپ ﷺ کا منصبی تقاضا تھا۔ یہی جذبہ آپ ﷺ کی تمام حیات طیبہ پر چھایا ہوا تھا۔ عالمی رحمت کے یہ جذبات آپ ﷺ کے سینہ اطہر میں ہمیشہ موجزن

Marfat.com

رہے۔اعلان نبوت سے پہلے بھی ام المومنین حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مطابق آپ ﷺ ہمیشہ غریبوں محتاجوں اور بے کسوں کے ہمدرد، مسافروں کے بہی خواہ، بیواؤں اور ضعیفوں کے حامی و ناصر بلکہ ان کی دامے درہے بھی مدد فرماتے۔بقول مولانا حالیؒ :

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
غریبوں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اخلاق کی بلندی یہ نہیں کہ تم اس کے ساتھ نیکی کرو جو تمہارے ساتھ نیکی کرے اور اس کے ساتھ برائی کرو، جو تمہارے ساتھ برائی کرے بلکہ صحیح اخلاق تو یہ ہے کہ ہر شخص سے نیک سلوک کرو خواہ کوئی تم سے برے طریقے سے پیش کیوں نہ آئے۔اسی بنا پر آپ ﷺ کے نزدیک نیکی کا مفہوم حسن خلق یعنی دوسروں سے اچھا برتاؤ تھا۔فرمایا: ''تم میں وہی بہتر ہے جس کا اخلاق دوسروں سے اچھا ہو'' (الحدیث) ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھے بغیر روزہ رکھنے کا اور تہجد ادا کیے بغیر رات بھر قیام کا ثواب محض فضل خداوندی سے مل جاتا ہے''۔آپ ﷺ کے نزدیک حسن خلق سے مراد ''چہرے کی بشاشت، اچھائی کا پھیلانا اور لوگوں سے تکلیف دہ امور کا دور کرنا ہے''۔(سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور صفحہ 251-250)۔

Marfat.com

سادگی و میانہ روی:

آپ ﷺ ہر معاملہ میں سادگی اور میانہ روی اختیار فرماتے ۔ نبی کریم ﷺ کو کھانے پینے ، پہننے اوڑھنے میں تکلف اور تصنع سخت ناپسند تھا۔ سادگی ہمیشہ آپ ﷺ کا معمول رہی ۔ جو کچھ سامنے آجاتا کھالیتے ۔ جو کچھ ملتا پہن لیتے ۔ اپنے صحابہ کرام سے بھی آپ ﷺ یہی توقع رکھتے تھے کہ ان کے رہن سہن میں سادگی اور بے تکلفی رہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ اپنی لخت جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے مگر دروازے ہی سے واپس آ گئے ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سبب پوچھا تو فرمایا: کسی پیغمبر کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں زیب و زینت ہو۔ ہوا یہ تھا کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر کی سجاوٹ کیلئے رنگین پردے دروازے پر ڈال لیے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں چھت گیر لگی دیکھی تو فوراً اتار دی اور فرمایا، کپڑا خود پہننے کیلئے ہوتا ہے اینٹ کو پہنانے کیلئے نہیں ۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 225-224) ۔ نبی کریم ﷺ ہر معاملہ میں میانہ روی خود بھی اختیار کرتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی میانہ روی کی تلقین فرماتے ۔ حتیٰ کہ عبادت و ریاضت میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین فرماتے ۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ: جامعہ پنجاب، لاہور: ص 241)

دینی مسائل کے بارے میں اتنے اہتمام کے باوجود آپ ﷺ کو رہبانیت کا اسلوب قطعی پسند نہ تھا۔ اگر کسی نے اپنے طبعی میلان کی وجہ سے آپ ﷺ سے اس کی اجازت مانگی بھی تو آپ ﷺ نے سختی سے اسے منع فرما دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے طرز عمل کے متعلق

Marfat.com

فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے تم سب کی نسبت زیادہ ڈرنے والا ہوں مگر روزہ بھی رکھتا ہوں اورنہیں بھی رکھتا۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں۔ اس طرح عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: ''یہ میرا طریقہ سنت ہے جس نے میرے طریقے کو چھوڑا وہ میری امت میں سے نہیں''۔ (ایضاً)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے ہمیشہ روزہ سے رہنے کی اجازت مانگی تو فرمایا: زیادہ سے زیادہ تم صوم داؤد یعنی ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھ سکتے ہو''۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے بدن کا بھی حق ہے، تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ آپ ﷺ کی میانہ روی صرف زبانی حد تک ہی نہیں تھی بلکہ خورد و نوش اور دوسرے تمام معاملات میں بھی آپ ﷺ میانہ روی کو پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے۔ ''میں ایک عبد کی طرح زمین پر بیٹھتا ہوں (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور صفحہ 242-241)۔

جاہ وجلال نبوی ﷺ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''جس نے آپ ﷺ کو اچانک دیکھا وہ دہشت زدہ ہو گیا جس نے کچھ عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ گزارا وہ آپ ﷺ سے محبت کرنے لگا۔ میں نے آپ ﷺ جیسا شخص نہ پہلے کبھی دیکھا اور نہ آپ کے بعد''۔

ایک دفعہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کی وجاہت سے مرعوب ہو گیا۔ آپ ﷺ اس کی اس حالت کو تاڑ گئے چنانچہ اس کا حوصلہ بڑھانے کیلئے فرمایا'' میں بادشاہ نہیں، میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھاتی تھی'' (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، صفحہ 243)۔

Marfat.com

حق گوئی و بے باکی:

نبی کریم ﷺ نے پوری زندگی حق گوئی میں گزار دی تھی۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام تر مخالفت، عداوت اور دشمنی کے باوجود کسی بھی دشمن نے آپ ﷺ پر امانت میں خیانت کرنے اور جھوٹ بولنے کا الزام نہیں لگایا۔ اس کے برعکس بعثت مبارکہ سے پہلے آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ میں محمد ﷺ کی بجائے ''الامین'' اور ''الصادق'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

(سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ: دانش گاہ پنجاب، لاہور: ص 223)

آپ ﷺ اللہ کی طرف سے حق گوئی پر مامور تھے۔ ایک موقع پر حضرت ابوطالب نے مشرکین کی مخالفت بڑھ جانے کی وجہ سے آپ ﷺ کو مشورہ دیا کہ آپ ﷺ بت پرستی کی مذمت چھوڑ دیں مگر آپ ﷺ نے اشکبار آنکھوں سے فرمایا: بخدا! اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج لا کر رکھ دیں تو بھی میں دین اسلام کی تبلیغ و دعوت سے نہیں رکوں گا۔ تاوقتیکہ یہ فریضہ تبلیغ و رسالت پایہ تکمیل کو پہنچ جائے یا میرا دم نکل جائے۔ قرآن مجید میں آپ ﷺ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''کہہ دو کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت صرف اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔ آپ ﷺ کی عملی زندگی کا ہر پہلو آپ کی حق گوئی اور بے باکی کا ناقابل تردید ثبوت فراہم کرتا ہے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، صفحہ 224-223)۔

توکل للّٰہیت:

آپ ﷺ نے پوری زندگی اللہ تعالیٰ پر توکل (بھروسہ) کرتے ہوئے گزاری اور اسی توکل کا نتیجہ تھا کہ دین اسلام کو فروغ ملا اور مدینہ منورہ میں ایک اسلامی ریاست قائم ہوئی کیونکہ اللہ کی ذات بابرکات بھی اسلام کا فروغ چاہتی تھی۔

Marfat.com

• ایک مرتبہ جب آپ ﷺ ایک غزوہ سے واپسی کے موقع پر ایک درخت کے نیچے آرام فرمارہے تھے تو ایک بدّو نے جو وہیں تاک میں تھا اچک کر آپ ﷺ کی تلوار اٹھالی اور اسے فضا میں لہراتے ہوئے آپ ﷺ سے کہنے لگا اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے اسے جواب دیا: ''اللہ'' یہ سنتے ہی اس بدو کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور صفحہ 233)

آپ ﷺ نے کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر جب ہجرت مدینہ کے دوران غار ثور میں قیام فرمایا تو کفار مکہ آپ ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے غار ثور کے قریب پہنچ گئے تو سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دشمنوں کو دیکھ کر گھبرا گئے لیکن نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے فرمایا: ''اے صدیق غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قریب پہنچنے کے باوجود ان کو ناکام و نامراد لوٹا دیا۔ (سیر خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور صفحہ 124-123)۔

جب آپ ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساحل کے ساتھ ساتھ مدینہ کی طرف جارہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اس نے سو اونٹوں کے لالچ میں آپ ﷺ کا پیچھا شروع کر دیا۔ جب سراقہ کا گھوڑا اس مقدس کارواں کے نزدیک پہنچا تو سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت پریشان ہوئے اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں خطرہ محسوس کرنے لگے تو آپ ﷺ نے سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے اللہ کے حضور دعا کی: ''اے اللہ تو جس طرح چاہے اس سے خود نپٹ لے'' نتیجہ یہ نکلا کہ پہلے تو اس کا گھوڑا گرتے گرتے بچا پھر جب وہ آگے بڑھنے لگا تو گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ اس پر سراقہ نے معافی مانگتے ہوئے

Marfat.com

آپ ﷺ سے امان طلب کی، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے امان دے دی۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ: جامعہ پنجاب، لاہور صفحہ 126-125)۔

انصاف پسندی و صلح جوئی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورج طلوع ہوتے ہی آدمی کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے (صحیح بخاری شریف)

تحمل و بردباری:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحمل اور بردباری کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی۔ جو قیامت تک انسانوں کیلئے ایک روشن دلیل اور مشعل راہ ہے۔

لوگوں کے ساتھ معاملات کرنے میں اکثر حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ ایسے مواقع پر حضور ﷺ کا طرز عمل عفو و بردباری کا رہا۔ چنانچہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ’’آپ ﷺ نے تمام زندگی اپنے اوپر کی گئی زیادتی کا بدلہ نہیں لیا۔ بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کیا گیا ہو۔ تو اس صورت میں آپ ﷺ سختی سے مواخذہ فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے طاقتور وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے‘‘۔ ایک شخص نے ایک موقع پر آپ ﷺ سے نصیحت سننے کی خواہش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ’’غصہ نہ کیا کرو اور اسے تین مرتبہ دہرایا‘‘۔ ایک مرتبہ ایک بدو آیا اور پیچھے سے آپ ﷺ کی چادر پکڑ کر اس زور سے جھٹکا دیا کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک پر نشان پڑ گیا۔ آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے نہایت درشتی سے کہا ’’میرے ان اونٹوں پر کچھ

Marfat.com

مال لاددے کیونکہ تو نہ اپنے مال سے لادے گا اور نہ اپنے باپ کے مال میں سے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں اور تین مرتبہ استغفر اللہ پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے نہ صرف اس کو معاف کر دیا بلکہ اس کے ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں لادنے کا حکم دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا "تجھے کس چیز نے اس گستاخی پر ابھارا؟" اس نے فوراً کہا: "آپ ﷺ کے حلم اور بردباری نے"۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ: جامعہ پنجاب، لاہور، صفحہ 251)

عیب جوئی کی ممانعت:

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اچھی باتوں کا حکم دو اور بری باتوں سے روکو، قبل ازیں کہ تمہارے نیک لوگوں کی دعائیں قبول نہ ہوں اور تم استغفار کرو مگر تمہیں معاف نہ کیا جائے۔ خوب سمجھ لو کہ اچھائی کا حکم نہ دینا برائی سے نہ روکنا رزق کو دور کرتا ہے اور عمر کی مدت کو کم کرتا ہے۔ خوب سن لو! کہ یہودی علماء اور عیسائی عابدوں نے نیکی کا حکم دینا اور بدی سے روکنا جب ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پیغمبروں کی زبان سے ان پر لعنت بھیجی اور سب کو مصیبت میں ڈال دیا (غنیۃ الطالبین مترجم: حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، ص 122)۔

نیک کام کی راہنمائی کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس فعل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 620)۔

Marfat.com

ذوق خودکاری:

اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ نبی کریم ﷺ اپنے کام خود کیا کرتے تھے، آپ ﷺ گھر کے کام کاج میں اپنی ازواج کا ہاتھ بٹاتے۔ کپڑوں میں پیوند لگاتے۔ گھر میں جھاڑو دیتے، دودھ دوہ لیتے۔ بازار سے سودا سلف لے آتے، ڈول درست کر دیتے، اونٹ کو اپنے ہاتھ سے باندھ دیتے، غلام کے ساتھ مل کر آٹا گوندھ دیتے، کوئی جانور بیمار ہو جاتا تو اسے علاج کے طور پر داغ دیتے، کوئی چیز مرمت طلب ہوتی تو اس کی مرمت کر دیتے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص 247-248)۔

سلام کہنے میں سبقت لے جانا:

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا اسلام بہتر ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور ہر ایک کو سلام کیا کرو چاہے تو اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو (سنن ابن ماجہ)۔

ہجرت کرنا:

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام عراقی باشندے تھے لیکن وہ ہجرت کر کے شمالی فلسطین میں آ بسے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ کا حکم پا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت حاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسمٰعیل علیٰ نبینا و علیہ السلام کو مکہ مکرمہ میں آباد کیا اور اسی جگہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیٰ نبینا و علیہ السلام کے ساتھ مل کر بیت اللہ شریف کو تعمیر کیا۔

آنحضرت ﷺ کے حکم پر مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے دو دفعہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

Marfat.com

جب مسلمان قریش مکہ مکرمہ کے مظالم سے تنگ آ گئے تو حضور ﷺ نے مسلمانوں کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ مسلمانوں نے آپ ﷺ کے حکم کے مطابق چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کی شکل میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ بعدازاں حضور ﷺ بھی ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، جلد 19، ص 36-40)۔

داڑھی مبارک کی اہمیت:

داڑھی بڑھانا ملت ابراہیمی میں شریعت ابراہیمی کا طریقہ ہے۔ صدر کلام میں احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ کی حدیث ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزری کہ حضور سیدنا عالم ﷺ فرماتے ہیں: دس چیزیں شرائع قدیمہ مستمرہ انبیاء کرام علیہم السلام سے ہیں۔ لبیں ترشوانی اور داڑھی بڑھانی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ: داڑھی بڑھانی راہ قدیم حضرات رسل علیہم الصلاۃ والتسلیم ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا کہ راہ انبیاء کی پیروی کرو۔ (فتاویٰ رضویہ: کتاب الحظر والاباحت: ص 124)

مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہیں کہ روز اول سے مسلمانوں کی راہ داڑھی رکھنی ہے۔ اہل بیت کرام وصحابہ عظام وآئمہ اعلام اور ہر قرن وطبقہ کے اولیائے امت وعلمائے ملت بلکہ قرون خیر میں تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ کسی جوان کے چہرے پر پیدائشی طور پر داڑھی نہ نکلتی تو وہ اس پر سخت تاسف کرتا اور یہ نقص ہر عیب سے بدتر سمجھا جاتا۔ علمائے کرام علامات قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ داڑھیاں منڈائیں، کتروائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ: کتاب الحظر والاباحت، ص 125-124)۔

حدیث شریف میں ہے اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں کہ قسم یوں کھاتے ہیں:

Marfat.com

اس ذات کی قسم جس نے فرزندان آدم کو داڑھی سے زینت بخشی رسول اللہ ﷺ کے حلیہ شریف میں ہے کہ ریش مبارک گھنی تھی۔ اور ایسے ہی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی دراز و باریک تھی۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی چوڑی، سارا سینہ بھرے ہوئے تھے۔ احنف بن قیس کہ اکابر ثقہ تابعین وعلماء وحکمائے کاملین سے تھے۔ زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے۔ 67 یا 72 ہجری میں وفات پائی) عاقل وحلیم تھے اور پاؤں میں کج تھا ایک آنکھ جاتی رہی تھی۔ داڑھی پیدائشی طور پر نہ نکلی تھی۔ ان کے اصحاب نہ اس کج پر افسوس کرتے نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے پر کراہت کا ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف رضی اللہ عنہ کے لیے داڑھی خریدتے (فتاوی رضویہ: کتاب الحظر والاباحت، ص125)۔

حضور ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔ مونچھ مبارک کٹوا دیا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ مشرکین کی مخالفت کرو یعنی داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو خوب کٹواؤ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص309)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مِنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مونچھوں کو کتروانا فطرت میں داخل ہے (صحیح بخاری شریف مترجم، جلد سوم، کتاب اللباس، حدیث 832)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مونچھیں پست کرو اور داڑھی

Marfat.com

بڑھاؤ۔(صحیح بخاری شریف مترجم جلد سوم، کتاب اللباس، حدیث 837)۔

مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں چھوڑ رکھو۔(مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)۔مونچھیں کترواور داڑھیاں بڑھنے دو۔(صحیح مسلم شریف)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا''۔لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم انکار کون کرے گا؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔(صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد سوم: کتاب اخبار الاحاد: حدیث نمبر 2114)۔

جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کا نامہ اعمال اس سے قیامت تک کے لئے الگ کرلیا جاتا ہے لیکن داڑھی ایک ایسی سنت مبارکہ ہے جو مرنے کے بعد بھی آدمی سے الگ نہیں ہوتی بلکہ قبر میں بھی اس کے ساتھ جاتی ہے۔اے انسان! ذرا سوچ ایسا عمل (نیکی) جو قبر میں بھی تیرے ساتھ جاتی ہے اس کو کیوں چھوڑ دیتا ہے؟ اے انسان! قبر میں ساتھ دینے والا عمل (نیکی) کو خود اپنے عمل سے الگ نہ کر بلکہ اس کو اپنے ساتھ قبر میں لے کر جا۔تاکہ تمہیں سو شہیدوں کا ثواب ملے۔

سرمہ لگانا:

آنکھوں میں سرمہ لگانا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔حضور نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ بھی ڈالتے تھے۔(سیرت خیر الانام ﷺ، جامعہ پنجاب لاہور، ص202)۔

Marfat.com

بالوں میں کنگھی کا استعمال:

نبی کریم ﷺ اپنے بالوں میں کنگھی کیا کرتے تھے، وضو کرنے کے بعد داڑھی مبارک میں بھی کنگھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق پانچ اشیاء سفر و حضر میں ہمیشہ آپ ﷺ کے ہمراہ رہتی تھیں یعنی کنگھی، شیشہ، تیل، مسواک اور سرمہ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، ص 202)۔

تبسم:

آپ ﷺ کی ہنسی کبھی مسکراہٹ (تبسم) سے آگے نہیں بڑھی جس میں سامنے کے دانت نمایاں ہو جاتے۔ چہرہ مبارک غصہ میں تمتما اٹھتا کہ اس پر نگاہ کا ٹھہرنا مشکل ہو جاتا اور اس پر پسینے کے قطرے موتی کی طرح چمکتے۔ (سیرت خیر الانام ﷺ: اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب، لاہور، ص 198 بحوالہ بخاری شریف جلد 3 صفحہ نمبر 108)۔

شیریں گفتگو:

میٹھی زبان سے بات کرنا سنت کی مطابعت ہے۔ حضور ﷺ کی زبان نہایت شیریں اور باوقار تھی۔ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ مخاطب الفاظ گن سکتا تھا جس بات پر خصوصی زور دینا ہوتا اسے کئی بار دہراتے۔ آواز اتنی بلند تھی کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیان کے مطابق رات کو تلاوت کرتے تو ان کے گھر کے صحن میں صاف سنائی دیتی تھی (سنن ابن ماجہ شریف)۔

Marfat.com

مزاح کرنا:

ایسا مزاح کرنا جس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو سنت کے مطابق ہے۔

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مذاق بھی فرمایا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس سے لطف اٹھاتے۔ حضور ﷺ کا ایک سادہ لوح سا صحابی تھا جو کوئی زیادہ خوش رو نہ تھا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اسے مدینہ کے بازار میں جاتے دیکھا۔ حضور ﷺ دبے پاؤں پیچھے سے اس کے پاس گئے، اسے اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا اور فرمایا: ''کیا کوئی یہ غلام خریدنا چاہتا ہے''۔ صحابی نے گردن موڑ کر دیکھا کہ اسے کس نے بازوؤں میں لے رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ اس نے اپنی پشت حضور ﷺ کے سینے کے ساتھ زور سے لگاتے ہوئے کہا ''یا رسول اللہ ﷺ اس غلام کی فروخت سے آپ ﷺ کو کچھ زیادہ رقم نہیں ملے گی۔'' رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا ''مگر خدا کی نظروں میں تمہاری قدر و قیمت بہت زیادہ ہے'' (نقوش، رسول ﷺ نمبر 661-662)۔

عقیدۂ ختم نبوت تمام علوم کا جامع

قرآن میں نبوت و رسالت کے تمام علوم جمع ہو گئے۔ حضور ﷺ کی وحی جامع اور کامل وحی قرار دی گئی۔ جملہ معارف اور متقدمین کو دی جانے والی ہر روحانی نعمت آپ کو عطا کر دی گئی اور یوں بھی آپ کی ذات پر کمالِ نبوت و رسالت تمام ہوا۔ خدا کی حمد اور تعریف انبیاء سابقہ نے بھی کی۔ مگر احمد ﷺ نے اس باب میں بھی خدا کی تعریف کو اپنے کمال پر پہنچا دیا اور خدا شناسی کا ایک نیا معیار پیش کیا لہٰذا خدا کا احمد ہونے کے اعتبار سے بھی کوئی نبی یا رسول حضور ﷺ کی ذات کی

Marfat.com

طرح کامل اور اکمل نہیں ہے اور یہ حضور ﷺ کی عبودیت کی حیثیت کا کمال ہے۔ قرآن نے حضور ﷺ کے کمال کی ایک شہادت یوں بھی دی کہ ''اقراء'' کا حکم آپ کی ذات کے سوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی دوسرے نبی یا رسول کو نہیں ملا۔ گویا آپ کی تربیت، خاص عطائے الٰہی ہے اور یہ تاریخ رسالت میں ایک منفرد اعزاز ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی علمی تکمیل بغیر کسی واسطہ کے ہوئی۔ اس لیے فقط آپ کو ''مہدی'' کہا گیا۔ (نور اسلام، گولڈن جوبلی نمبر: جلد اول: صفحہ نمبر۔ 39)

عقیدۂ ختم نبوت تمام مقاصد کی تکمیل کا سبب

نبی کریم ﷺ کے ساتھ نوع انسانی کے اتحاد اور عالمگیر برادری کی مادی، اخلاقی، سیاسی، اجتماعی اور دستوری نشوونما ہوتی ہے۔ حکم کے سرچشمہ قرآن مجید کے نزول کی تکمیل کے ساتھ انذار اور تبشیر کا فریضہ پورا ہوا۔ بعثت انبیاء کے ہر مقصد کی تکمیل اسلام نے کردی اور نبی اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت انسانیت کے لیے ایک عظیم مستقبل کی نوید لیکر آئی۔ اب انسان کے فکر اور وجدان کو ایک ساتھ آگے بڑھنا تھا۔ ہر چند کہ دوسری تحریکوں نے بھی نوع انسان کے قدم کسی نہ کسی اعتبار سے آگے بڑھائے۔ لیکن یہ کارنامہ اسلام کو دنیا کے تہذیبی استکمال کے سلسلہ میں انجام دینا تھا۔ وہ صرف نبی اکرم ﷺ کی رسالت و نبوت کی قطعیت اور حاکمیت نے سنبھالا۔ حضور ﷺ کی رسالت کا مقصد خالصتاً انسانی معاشرہ کو وجود میں لاکر نصب العین، قیادت، اطاعت، آئین حیات، راہ عمل غرض ہر چیز کو ایک مرکز پر مرتکز کرنا تھا اور یہ مقصد پورا ہو گیا۔ بقول علامہ اقبال۔ آپ کی ذات کے ساتھ نبوت اپنے کمال کو پہنچ گئی اور وہ مقصد پورا ہو گیا۔ جس کے لیے اس ادارے کی ابتداء ہوئی تھی۔ (نور اسلام، گولڈن جوبلی نمبر: جلد اول: صفحہ نمبر۔ 39۔40)

Marfat.com

آج کا عالم اسلام

1	افغانستان	16	گیمبیا	31	مراکش	46	تیونس
2	البانیہ	17	گنی	32	نائیجر	47	ترکمانستان
3	الجزائر	18	انڈونیشیا	33	نائیجیریا	48	ازبکستان
4	آذربائیجان	19	ایران	34	اومان	49	متحدہ عرب امارات
5	بحرین	20	عراق	35	پاکستان	50	یمن عرب جمہوریہ
6	بنگلہ دیش	21	اردن	36	فلسطین	51	عوامی جمہوریہ یمن
7	برکمینا فاسو	22	کویت	37	قطر	52	موزنبیق
8	برونائی دارالسلام	23	قازقستان	38	سعودی عرب	53	سری نیم
9	چاڈ	24	کرغستان	39	سینیگال	54	کیمرون
10	کوموروس	25	لبنان	40	صومالیہ	55	گیبون
11	کوٹ ڈی آئیوایر	26	لیبیا	41	سیرالون	56	اپروولٹا
12	جبوتی	27	مالدیپ	42	سوڈان	57	گنی بساؤ
13	ایتھوپیا	28	ملائیشیا	43	شام	58	یوگنڈا
14	اریٹیریا	29	مالی	44	تاجکستان	59	ویسٹرن سہارا
15	مصر	30	موریطانیہ	45	ترکی		

Marfat.com

Marfat.com

ماہنامہ

نورِ اسلام

شرقپور شریف

مسلک اہلسنت و جماعت کا نقیب اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ترجمان روحانی اور اخلاقی قدروں کا حامل

موجودہ دور میں تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ "تم میں ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہیے جو دین کی تبلیغ میں مصروف رہے"۔ اس فرمان کے تحت ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کی تبلیغ اور ترویج سُنّت کی کوشش کرتا رہے۔ اسی سلسلہ میں ماہنامہ "نورِ اسلام" کا اجراء کیا گیا تھا جو مسلک اہلسنت و جماعت کا نقیب اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ترجمان ہے اور عرصہ 52 سال سے رشد و ہدایت کی روشنی پھیلا رہا ہے۔ آج کے سائنسی دور میں اشاعت کی جتنی آسانیاں پیدا ہوئی ہیں اتنے مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں۔ کاغذ کی گرانی اور دیگر اشاعتی اخراجات کو برداشت کرنا کسی ایک ادارے کے بس کی بات نہیں رہی۔ اس لیے ضروری ہے کہ نہ صرف خود رسالہ کو جاری کروائیں بلکہ اپنے دوستوں کو بھی ترغیب دیں کہ وہ رسالہ کے سالانہ خریدار بنیں تاکہ رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رہے۔ رسالہ کے بارے میں اپنی آراء سے بھی آگاہ کرتے رہا کریں تاکہ رسالہ کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

دفتر: کاشانہ شیر ربانیؒ مکان نمبر 5، اجمیری سٹریٹ
ہجویری محلّہ داتا گنج بخشؒ لاہور۔ Tel: 7313356

Marfat.com